پاسبان مسلک اہلسنت والجماعت

مجلہ دوماہی نورِ سنت کراچی

جلد 2 | کتابی سلسلہ | شمارہ 8

خصوصی اشاعت

آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
"نورسنت" ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

مرتب
مفتی نجیب اللہ عمر

مناظرہ جھنگ نمبر

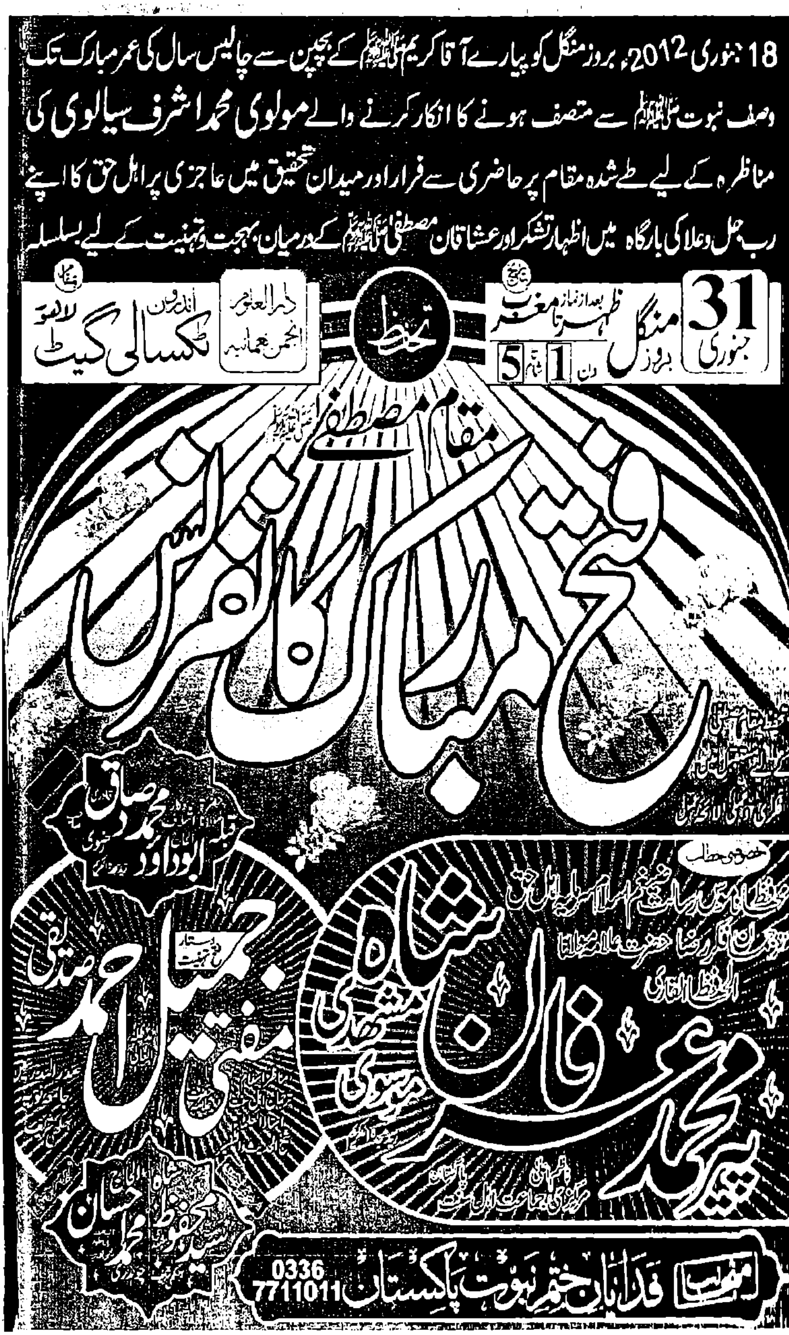
جو کہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی اور اشرف سیالوی بریلوی کے مابین ہوا

رضاخانیوں کی طرف سے چھپنے والی کتاب
"مناظرہ جھنگ" کی روئیداد پر بے لاگ تبصرے



مدیر
علامہ محمد معاویہ قادری

انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ



18 جنوری 2012ء بروز منگل کو پیارے آقا کریم ﷺ کے بچپن سے چالیس سال کی عمر مبارک تک
وصف نبوت ﷺ سے متصف ہونے کا انکار کرنے والے مولوی محمد اشرف سیالوی کی
مناظرہ کے لیے طے شدہ مقام پر حاضری سے فرار اور میدان تحقیق میں عاجزی پر اہل حق کا اپنے
رب جل وعلا کی بارگاہ میں اظہار تشکر اور عشاقان مصطفی ﷺ کے درمیان بہجت وتہنیت کے لیے بسلسلہ
31 جنوری
بروز منگل
بعد از نماز ظہر تا مغرب
تحفظ
دار العلوم انجمن نعمانیہ
اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور
مقام مصطفی ﷺ
فتح مبارک کانفرنس
ابوداؤد محمد صادق
مفتی جمیل احمد صدیقی
خصوصی خطاب
پیر محمد عرفان شاہ مشہدی رضوی
سید محفوظ
محمد حسان
مجلس فدایان ختم نبوت پاکستان
0336 7711011

دو ماہی

مجلّہ نورِ سنت کراچی

مناظرہ جھنگ نمبر

ساجد خان

پاسبان مسلکِ اہلسنت والجماعت

شمارہ نمبر 8

قیمت خصوصی اشاعت 100/-

قیمت فی شمارہ عمومی: 25/-

سالانہ زرِ تعاون 200/-

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:
www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:
Youtube/rahesunnat

نوٹ: سالانہ ممبرشپ لینے والے جن حضرات کی مدت ختم ہو چکی ہے وہ جلد از جلد رابطہ فرمائیں، بصورت دیگر ادارہ رسالہ بھیجنے سے معذرت خواہ ہوگا۔

بیاد
فاتح بریلویت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا
امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ

بطرز
قاری عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ

رسالہ مستقل لگوانے کے لیے رابطہ کریں
0312-5860955, 0313-2002750

تاریخ اشاعت: فروری 2013ء

ناشر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

فہرست

ادار یہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناظرہ جھنگ کیوں پیش آیا....؟

مفتی نجیب اللہ عمر کے قلم سے

حکیم اور ڈاکٹر پوری کوشش کرتا ہے کہ مریض دواؤں سے صحت یاب ہو جائے اور آپریشن کی نوبت نہ آئے اور کاٹ پیٹ تک معاملہ نہ پہنچے۔ لیکن جب تمام دوائیں بے کار ہو جائیں تو بالآخر آپریشن کرنا ہی پڑتا ہے

درس۔ تدریس۔ وعظ۔ نصیحت سے اور دیگر تمام مثبت طریقہ کار اکارت اور بے فائدہ نظر آئیں تو آخرکار مناظرہ، مجادلہ، اور مباہلہ کی ضرورت محسوس ہو جاتی ہے۔ مناظرہ کا مطلب قومی وحدت اور ملی اتحاد کو پارہ پارہ کرنا نہیں ہوتا نہ ہی مناظرہ ومجادلہ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ھاں اگر علمی پیرائے پر مناظرہ ومجادلہ نہ کیا جائے بلکہ صرف ناحق کو حق بتلانا نیت میں داخل ہوا اور فریق مخالف پر بہتان بازی کا ارادہ ہو (جیسا کہ اھل بدعت کا طرۂ امتیاز رہا ہے) تو ایسا مناظرہ واقعتاً ملکی سالمیت کا شیرازہ منتشر کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

مناظرہ جھنگ: کیوں پیش آیا؟ اس حقیقت سے وہ انسان قطعاً باخبر نہیں ھوسکتا جو معاملہ کے درمیان میں آ چکا ہو۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید ۱۹۷۳ سے جامع مسجد پپلیاں والی میں امام تھے۔ اللہ تعالی نے امیر عزیمت کو دلکش سیرت دلنشین صورت اور خوش اخلاقی اور حسن سلوک، معاملہ فہمی، علمی سرمایہ، اور تہذیب وآداب، اور اچھے برے کی تمیز کھرے کھوٹے کا فرق، حق وباطل میں امتیاز کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔ جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سنبھالتے ھی علاقہ مکین مولانا کے فن خطابت کی وجہ سے گرویدہ ہو گئے اور دور کے علاقوں سے جمعہ کا خطاب سننے کیلئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ جعلی اور دو نمبر سنی کہلانے والوں کے مریدین ان سے کٹ کر امیر عزیمت کے معتقد بنتے جا رہے تھے۔ نقلی سنیوں کی دکان بند ھونا شروع ہو گئی تھی۔ اھل بدعت کے تیجے اور چالیسویں۔ گیارھویاں اور بارھویاں، ساتویں عرس، وغیرھم اور طرح طرح کے حیلے بہانوں سے عوام کے مال پر ڈاکہ ڈالنے کے طریقوں سے عوام واقف ہونے لگی۔ اور خود استاذ

العلماء مولانا عبدالرحیم صاحب۔ حال مہتمم جامع محمودیہ جھنگ بھی امیر عزیمت سے متاثر ہونے والوں میں سے تھے۔　　سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۸۳۔

سب سے زیادہ تکلیف قریب کی بدعتی عیدگاہ والی مسجد کے خطیب مولوی صدیق کو ہوئی اور سب سے زیادہ تکلیف اسے ہی ہونی بھی چاہئے تھی، پھر کیا تھا۔ اسکی حرام روزی پر لات لگنے کے درد نے اسے ایسا بے چین کر دیا تھا کہ پھر اسنے خطبہ جمعہ میں عوام کو امیر عزیمت سے برگشتہ کرنے کے لئے اکابرین اھل سنت پر کفر و گستاخی کے فتوئے برسانا شروع کر دئے۔

یاد رہے کہ اس امت میں زمانہ قریب میں افتراق وانتشار کا سب سے بڑا باعث احمد رضا خان بریلوی ہے۔

آنے والے احمد رضا کے فتوؤں کو بغور اور بہ نظر انصاف پڑھیں اور بتائیں کہ کیا احمد رضا کا یہ انداز گفتگو تہذیب کے دائرہ کار میں تھا یا بدتہذیبی کا اعلیٰ نمونہ تھا۔

۱۔ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ رشید احمد گنگوھی واشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین ومتبعین وپیروان ومدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو انھیں کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جاننا　　عرفان شریعت صفحہ ۵۸

۲۔ نانوتوی وگنگوھی وتھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار ومرتدیں ہیں جو انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، اس (دیوبندی) سے دور بھاگنا اور اسے دور کرنا۔ اس سے بغض کرنا اور اسکی اہانت کرنا اور اسکا رد کرنا فرض ہے اور اس کے پاس بیٹھنا حرام اسکے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قرابت زناء خالص ہے اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اسکے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام ہے اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر　　عرفان شریعت صفحہ ۶۲۔

۳۔ کافر ومرتد ہیں ......اور جو یہ کہے کہ یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہیں ہے۔ عرفان صفحہ ۶۳

۴۔ وھابیہ خزلھم اللہ تعالیٰ (اللہ انکو رسوا کرے)　　احکام شریعت صفحہ ۹۷

۵۔ وھابی دیوبند کے ذبیحے محض نجس ومردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لے یہ سب مرتد ہیں۔ احکام شریعت صفحہ ۱۰۷

۱ ۱۰ کام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق وہابی
۱۰ کام شریعت صفحہ ۱۰۸

۷۔ وہابیہ (کے پاس بچے پڑھانا) حرام۔حرام۔حرام۔احکام شریعت صفحہ ۱۸۶

۸۔ اے علم میں الوگدھے کتے سؤر کے ہمسرو تمھید ایمان صفحہ ۱۶

۹۔ ایسے ہی وھابی قادیانی دیوبند جملہ مرتدین ہیں کہ انکے مرد اور عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد، انسان ہو یا حیوان، محض زناء خالص ہوگا اور اولاد ولد الزناء۔

اھل سنت کو۔مرتد۔کافر گستاخ، بددین، منافق، فاسق اور قسم قسم کے فتوے دینے والا احمد رضا ہی وہ پہلا شخص تھا۔

اہل سنت نے شرک، وبدعت، اور گستاخی کے رد میں بہت کچھ لکھا۔لیکن احمد رضا جیسا طرز کہ نام لے لیکر مخالفین پر بہتان لگانا اور ننگی گالیاں دینا صرف فریق مخالف کے پیشوا کا طریقہ کار تھا۔

جھنگ کے مولوی صدیق نے بھی اپنے پیشوا احمد رضا کے ورثے سے ملی ہوئی زبان کا استعمال کیا اور آئے دن گلی سڑی گالیاں دینا شروع کیں منبر ومحراب کا تقدس پامال کر دیا۔اور چیلنج بازی کا بازار گرم کر رکھا تھا۔

ہم پر افتراق کا الزام لگانے والے اہل بدعت نے کبھی پلٹ کر اپنی تاریخ نہیں دیکھی اور ہم پر فرقہ واریت کا بہتان باندھنے والوں نے کبھی اپنا گریبان جھانک کر نہیں دیکھا۔اکابرین اہلسنت دیوبند کے خلاف دشنام طرازیوں کی جو گردان احمد رضا نے پڑھی اگر ہم اسکا ہزاروں حصہ بھی زبان پر لائیں تو اہل بدعت کے تن بدن آگ سے خاکستر ہو جائیں لیکن ہم نے ہمیشہ توحید وسنت کی دعوت کو مقدم رکھا لیکن گالی کا بدلہ گالی سے نہیں دیا برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔لیکن ہم نے آخر تک برداشت کا دامن نہیں چھوڑا ہمارے اکابرین کو ''حاملہ کتیا'' جیسی سینکڑوں گالیاں دی گئی۔بریلوی مذہب کے بانی اور قائد احمد رضا خان نے ۱۳۲۶ میں المبین ختم النبیین نامی ۲۵ ورقی رسالہ چھاپا۔یہ جان کر آپ کو حیرت ہوگی اس مختصر اور چند صفحات پر مشتمل رسالہ میں احمد رضا نے بانی دارالعلوم دیوبند حجۃ اللہ فی الارض مولانا قاسم نانوتوی کو ۱۴۱ گالیاں

دیں اور دجال اور لعنت جیسی غلیظ زبان استعمال کی ۱۳۱۱ھ میں برکات الامداد کے نام سے مذکورہ خان صاحب نے ۱۹ صفحات کا کتابچہ لکھا اور اسمیں اہلسنت کو ۱۹ گالیاں دیں ہم یہاں احمد رضا خان کے تمام رسائل کا احاطہ نہیں چاہتے اسکے لئے کوئی اور موقع سہی۔ لیکن اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اہل بدعت کے پیشوا نے ہمیشہ اہلسنت کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی۔

میں اس واسطے چپ تھا کہ تماشہ نہ بنے　　　تو سمجھتا ہے کہ مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں۔

اور احمد رضا کی یہ صفت اسکے بیٹے مصطفیٰ رضا میں بھی کامل درجے کی پائی جاتی تھی بلکہ ''کٹورے پے کٹورا۔ بیٹا باپ سے بھی گورا'' والے مصداق کے مطابق مصطفیٰ رضا میں قدرے بے تھذیبی اپنے باپ سے بھی زیادہ تھی۔ اگر کسی نے بدتہذیبی کے چند نمونے دیکھنے ہوں تو وقعات السنان مصنفہ مصطفیٰ رضا ہی دیکھ لیں۔ انتہائی فحش اور اخلاق سے گری ہوئی گالیوں کا مجموعہ ہے؟ (وقعات احمد رضا کی کتاب ہے، بقول خلیل رانا، بحوالہ بدعات کے خلاف سو فتوے۔)

امیر عزیمتؒ کے اثر ورسوخ سے نالاں اور پریشان ہوکر بریلوی مولوی صدیق خطیب نے وہی احمد رضا والے فتوے دہرانے شروع کئے۔ ہم نے کچھ تو پہلے نقل کردیئے اور کچھ ہم ذیل میں ان میں سے نقل کرتے ہیں۔

دیوبندی عقیدے والے خود مرتد ہیں اور ان سے میل جول مطلق حرام (فتاوی رضویہ صفحہ ۱۹۳ جلد ۱۳)

دیوبندیوں کو مسلمان جاننا انکے کفر میں شک کرنا کفر ہے (فتاوی رضویہ)

دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔ دیوبندی گمراہ بے دین ہیں۔ (فتاوی رضویہ)۔

امیر عزیمت پھر بھی تقریر کا اکثر حصہ وعظ ونصیحت میں صرف کرتے صرف تقریر کے آخر میں چند منٹ مولوی صدیق کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیتے۔ اور وہ ایسے جوابات ہوتے تھے کہ مولوی مذکور کو اگلے بیان میں دوبارہ وہی اختلاف دھرانے کی ہمت نہ ہوتی۔ جب مولوی مذکور نے دیکھا کہ اسکی مسجد کے نمازیوں کی ایک بہت بڑی تعداد امیر عزیمت کے پاس جانا شروع ہوگئی ہے تو اس رضا خانی مولوی نے اپنی تقریر میں وہ بائیکاٹ دھرانا شروع کردیا جو کہ سب سے پہلے امت میں تفریق ڈالنے کے لئے احمد رضا نے کیا تھا۔

اور مولوی مذکور نے فتوی جاری کیا کہ جس دکان پر یا رسول اللہ نہ لکھا ہو اس سے خرید و فروخت نہ کی جائے۔

جواباً مولانا جھنگوی نے فرمایا کہ اہل سنت اپنی دکانوں پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا شروع کر دیں۔ اور جہاں رسول اللہ لکھا ہو۔ وہاں دکان دار سے کہو کہ ہم اس جگہ یا مٹا کر محمد لکھنا چاہتے ہیں اگر لکھنے دے تو لکھ دو اور اگر وہ انکار کر دے تو مجھے بتاؤ میں مہم شروع کروں گا کہ انہوں نے کلمہ یا کا پڑھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں پڑھا اور یہ درحقیقت مرزائی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

پھر کیا تھا؟ دکان داروں نے محمد رسول اللہ لکھنا شروع کر دیا اور یوں بھی اہل بدعت کی دال نہیں گلنے دی گئی۔ جب امیر عزیمت نے اس بریلوی کو چیلنج کیا تو مذکورہ مولوی پردہ نشین ہو گیا اور سامنے آنے کی ہمت نہ ہو سکی جب مولوی صدیق رضا خانی ہر طرح سے لاجواب اور نامراد ہو گیا اور اسکی مسجد کے کچھ لوگ مایوس ہو گئے تو انہوں نے مولوی صدیق بریلوی کو مسجد کی امامت سے چھٹی دے دی اور یوں امیر عزیمت کو فتح و کامرانی کا پہلا تمغہ نصیب ہوا۔

دوسری طرف ان دنوں امیر عزیمت جھنگ کے جاگیرداروں کو للکار رہے تھے اور انکی شیعہ نوازی کے رد پر تقریر بھی ہوتی رہتی۔ اور پھر حکومت جو کہ قومی اتحاد کے خلاف کمر باندھے تھی اور انتظامیہ کو امیر عزیمت کے بیان حقائق سے بھرپور تقریر بھی ہضم نہیں ہوتی تھی۔

گویا بالفاظ دیگر۔ روافض، جاگیردار، انتظامیہ، حکومت، سبھی حق گوئی کی وجہ سے امیر عزیمتؒ سے نالاں تھے اور روافض کے لنگوٹی بھائی رضا خانی بھی اپنے بھائیوں کے مکروہ کردار و نظریات سے پردہ دری پر خفا تھے۔ اسی لئے امیر عزیمتؒ کی کردار کشی کیلئے بریلوی اور شیعوں نے مل کر مولانا شہیدؒ پر سپیکر چوری کا مقدمہ کرایا جس پر چوک اٹھارہ ہزاری پر احتجاجی جلسہ ہوا۔ بحوالہ سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۹۹ ۔

عیدگاہ مسجد کی انتظامیہ نے مولوی صدیق بریلوی کو مسجد کی شکست کی وجہ سے خطابت سے معزول کر کے مولوی اشرف سیالوی کو مقرر کر دیا۔

تو انتظامیہ نے مناظرے کیلئے ماحول کو سازگار بنایا اور اس وقت کے ڈی سی نے علاقہ ملینوں کو اپنے دفتر بلوایا اور امیر عزیمت کو ہرانے کیلئے اور انکی کردار کشی کیلئے انتظامیہ نے اپنی

مرضی کے منصف رکھے اوران منصفین میں ایک شیعہ تھا، ایک بریلوی تھا، اورایک بریلویوں
جانبدار تھا۔

ڈی سی نے یہ ظاہر کیا کہ یہ تینوں غیر جانبدار ہیں اوراس دوران زبردستی علاقہ کے چند
فراد سے ڈرادھمکا کر دستخط لے لئے۔ اب امیر عزیمت کے پاس دوراستے تھے یا تو مناظرے
انکار کردیتے۔ ایسے میں یہ ڈھنڈورا پیٹا جاتا کہ مولانا جھنگوی مناظرے سے جان چھڑانا چاہتے ہیں
اوراگر مناظرے کے لئے حامی بھرتے ہیں تو بھی منصفین جانبدار تھے۔ کیا کیا جائے۔؟

امیر عزیمت نے تو کلاً علی اللہ تمام حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے مناظرہ کو قبول فر
لیا لیکن منصفین پر جانبداری کے اندیشے کے پیش نظر امیر عزیمت نے غیر جانبداری کا حلف لینے
کا کہا تو باوجود اصرار کے بریلویوں کی مداخلت کی وجہ سے اسے رد کردیا گیا۔ ملاحظہ ہو مناظر
جھنگ صفحہ ۴۸

اور یوں مناظرہ شروع ہوگیا۔

انتظامیہ کی طرف سے بریلویت کی جانبداری کا اندازہ آپ یہاں سے لگا سکتے ہیں کہ
استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ جھنگ فرماتے ہیں کہ
ناچیز اس وقت ابھی درجہ عالیہ کا طالب علم تھا ایک ملاقات میں مولانا مرحوم نے فرمایا کہ کوئی میرا
معین بننے کو تیار نہیں آپ وقت نکالیں کبیر والا اور ملتان سے کچھ کتابیں لانی ہیں۔

ناچیز نے رفاقت قبول کرلی پھر مولانا مرحوم نے اپنا حاصل مطالعہ باحوالہ جو ایک رجسٹر
میں درج کیا ہوا تھا مجھے دے کر فرمایا کہ درج شدہ حوالہ جات کا ایک بار اصل کتب سے موازنہ کر
لیں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا کہ کل صبح آٹھ بجے احرار پارک کے قریب مکان میں مناظرہ
طے ہے آپ میرے ساتھ رہیں۔ مگر میرے گھر سے فون آ گیا کہ والدہ بیمار ہے ضرور ایک بار چند
انوا لہ محلہ میں مکان پر آئیں۔ ناچیز کو مجبوراً آنا پڑ گیا ارادہ تھا کہ صبح سات آٹھ بجے پہنچ جاؤں گا مگر
اھل بدعت نے مقامی انتظامیہ سے ملی بھگت کر کے نماز فجر کے فوراً بعد مولانا مرحوم اور وہاں
موجود چند علماء وانتظامیہ کو گاڑی میں ڈال کر گوجرہ روڈ پر شہر سے چھ میل دور پہنچا دیا اور اھل حق
کے لئے ناکہ بندی کردی حتی کہ کھانا تک کے پہنچانے کی اجازت نہ دی جبکہ اھل بدعت کا کھانا
سلوتی گاڑیوں پر لے جایا گیا۔ ناچیز نے تو اطلاع ملنے پر پیدل پہنچنے کی کوشش کی مگر جگہ جگہ کی

رکاوٹیں تھیں بالآخر وہاں تک رسائی نہ ہوسکی شام کو افواہ پھیلا دی گئی کہ مولانا مرحوم شکست کھا گئے ہیں۔ ہر طرف طوفان بدتمیزی برپا ہے اور اھل بدعت بھنگڑے ڈال رہے ہیں۔

حضرت مرحوم کا گلا نہ چلتا تھا، صدر مناظر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ نے تقریر فرمائی اور کہا کہ جھنگ انتظامیہ نے جانبداری کا ثبوت دیا ہے اور ججز صاحبان نے بھی دھوکہ دیا ہے لھذا اھم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ فیصلہ تسلیم نہیں کرتے مجلس برخاست ہوگئی۔ (بحوالہ سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۸۳)

اس مناظرہ میں منصفین اور انتظامیہ کی بریلوی جانبداری کی تفصیل تو آپ کو آنیوالے صفحات میں مل جائے گی لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ بریلوی کی طرف سے ''انعقاد مناظر کا پس منظر'' کے عنوان سے مناظرہ جھنگ میں انتھائی جھوٹ اور دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے اور امیر عزیمت کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کی گئی ہے کہ جو حضرت نے یا تو کہی نہیں تھی یا پھر جواب آں غزل کے طور۔ لیکن بریلوی فرقہ کی مثال اس آدمی جیسی ہے کہ جس نے عدالت میں جا کر گواہی دی کہ فریق مخالف نے مجھے دوسرا تھپڑ چوتھا تھپڑ اور چھٹا تھپڑ مارا۔ لیکن جج نے پوچھا کہ تم نے پہلا۔ تیسرا۔ اور پانچواں تھپڑ کیوں بیان نہیں کیا تو وہ معصومیت کے انداز میں بولا کہ وہ تو میں نے اسے مارے تھے۔

اس مقدمہ کے لکھنے والے ''اشرف سیالوی یا گمنام قادری'' جو بھی ہو اس نے یہی انداز استعمال کیا ہے۔

جھگڑے کی ابتداء بریلوی حضرات کی طرف سے ہوئی اور اسے امیر عزیمت کے سر دھر دیا۔

احمد رضا خان۔ مصطفیٰ رضا۔ نعیم الدین۔ حشمت علی قادری۔ محبوب علی خان اور دیگر سیکڑوں بریلوی جب علماء اھلسنت دیوبند پر کفر وارتداد کے فتوے لگا رہے تھے اور گالم گلوچ کی زبان استعمال کر رہے تھے تو اس وقت امیر عزیمت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

ھم چیلنج سے کہتے ہیں اور بیانگ دھل کہتے ہیں کہ ھمارے اور بریلوی بزرگوں کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لی جائیں نام لے لے کر گالیاں دینے کی ابتداء کس نے کی؟ مجرم خود بخود پردے سے باہر آجائے گا

یہ جو دامن پہ تمھارے ہیں لہو کے چھینٹے　　تم کو اک عمر گزر جائے گی دھوتے دھوتے

مقدمہ نگار نے امیرِ عزیمت کی طرف یہ بیان منسوب کیا ہے کہ انہوں نے ۱۲۷ اکتوبر کے مناظرے میں بریلویت کے چیتھڑے چوک میں لٹکانے کی بات کی تھی۔ مناظر جھنگ صفحہ ۸

اس انتساب میں صداقت کتنی ہے۔؟ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن اس قدر بات حقیقت ہے اور فریق مخالف نے بھی تسلیم کی ہے کہ ساری زندگی دوسروں پر گستاخی کے فتوے لگانے والوں نے اس مناظرے کے فیصلے پر دستخط کر کے اپنا اور اپنے بزرگوں کا نسبتاً گستاخ ہونا تسلیم کر لیا۔ ہم نے چونکہ یہ فیصلہ تسلیم ہی نہیں کیا جیسا کہ پیچھے مولانا منظور چینوٹی کے بیان سے ظاہر ہو چکا ہے۔

اسلیے بریلوی بہر حال نسبتاً اپنا گستاخ ہونا تسلیم کر چکے ہیں اور چیتھڑے کیسے اڑتے ہیں۔ مجرم نے عدالت میں کھڑے ہو کر اپنے جرم کا اقرار کر لیا توالمرء یوخذ باقرارہ کے پیش نظر کون اسکی براءت کر سکتا ہے اور آنے والی تحرایرات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ اشرف سیالوی نے خود اپنے خلاف اور اپنے مسلک کے خلاف اس مناظرے میں کتنی باتیں کیں؟ اور پھر آنے والے وقتوں میں وہی اشرف سیالوی بریلوی جماعت کے کئی علماء کے فتوؤں سے گستاخ رسول ٹھہرا۔

نصف صد سے زائد بریلوی علماء کے نزدیک آج بھی اشرف سیالوی گستاخ رسول بے دین بے ادب کافر و مرتد ہے۔

یہ عذرِ امتحاں جذبِ دل کیسا نکل آیا
میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

جایئے۔ اشرف سیالوی صاحب دیکھئے آپکی بریلویت کے چیتھڑے مولانا جھنگوی کے علاوہ خود آپکے ہم مسلک علماء نے بھی بیچ چوراھے لٹکا دیئے ہیں یا نہیں۔؟ بریلوی اس مناظرے کو [illegible] مثالی قرار دیتے ہیں۔ مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۰

واقعی ایسا مناظرہ کسی نے نہیں دیکھا ہوگا جسمیں مناظر اپنے آپ کو نسبتاً گستاخ مان کر [illegible] اشرف سیالوی نے کیا۔

[illegible] مذکورہ مناظرہ میں جو فیصلہ دیا گیا جس پر بریلوی خوش ہیں یہ فیصلہ۔

ا نتظامیہ اور بریلوی جماعت کی ملی بھگت سے ایک سال پہلے کا تحریر کردہ ہے مناظرہ سن ۱۹۷۹
میں ہوا اور فیصلہ ایک سال قبل ۱۹۷۸ میں انتظامیہ اور بریلوی جماعت کی ملی بھگت ہو چکا تھا۔
دیکھیئے! فیصلہ کے نیچے تاریخ ایک سال پہلے کی درج ہے۔ تسلی کیلئے خود دیکھیں مناظرہ
جھنگ صفحہ آخری صفحہ ۲۹۴ مکتبہ فریدیہ ساھیوال۔ اسے کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ
اس طرح مناظرہ جھنگ کے ھر پرانے نسخے میں یہی تاریخ درج ہے اسی طرح مولوی عبدالحکیم
شرف قادری نے اپنی کتاب عظمتوں کے پاسبان ۲۵۱ پر بھی بالکل صاف طور پر ۷۸ ۔ ۸ ۔
۲۷ کی تاریخ درج کی ہے اور پھر اسی کتاب کے صفحے ۲۵۲ پر اصل تحریر کا عکس بھی موجود ہے اور
اس میں بھی یہی تاریخ موجود ہے۔ ۷۸ ۔ ۸ ۔ ۲۷۔

مناظرے سے ایک سال پہلے سے طے شدہ فیصلہ میں ملوث بریلوی انتظامیہ۔ اور منصفین کو ھم کیسے ۔ فاتح ۔ غیر جانبدار اور منصفین کی انصاف پسندی کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد واضح طور پر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اھل سنت کے خلاف سازش کی گئی اور نا انصافی کی گئی۔

میری رسوائی کی عالمگیر ہے یہ تحریک
یہ منصوبہ مجھ کو سوچا سمجھا لگتا ہے

پھر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اگر اس مناظرے میں اشرف سیالوی خود کو فاتح سمجھتے تھے تو پھر انہیں مناظرہ جھنگ لکھتے ہوئے ۴۷ کے قریب مقامات پر حاشیہ لگانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اور بار بار یہ کیوں لکھنا پڑا کہ میں مناظرے میں وقت ختم ہونے کی وجہ سے اس بات کا جواب نہیں دے سکا اب دے رہا ہوں۔ دیکھئے (مناظرۂ جھنگ مختلف صفحات) کیا آپ مناظرۂ جھنگ میں کئی باتوں کا جواب نہیں دے سکے تو پھر آپ فاتح کیسے ٹھہرے۔؟ یہ کون سی دنیا کا انصاف ہے کہ ہر بات کا جواب دینے والا شکست خوردہ اور جوابات نہ دے سکنے والا فاتح۔؟

قربان جاؤں علماء اہلسنت و جماعت دیوبند کے مقام پر کہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری پر کفر کا فتوی لگانے والے احمد رضا کو پھر کبھی حرم جانے کی توفیق نہ ہوئی اور بریلی ہی میں ہی مقبرہ بنا۔ لیکن جس سہارنپوری پر فتوی لگایا گیا اسے اللہ تعالی نے ہمیشہ کے لئے مدینہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جنت البقیع میں جگہ عطاء فرمائی اور انکی قبر تا قیامت نبی ﷺ کے پڑوس

میں رہے گی اور فتوے لگانے والا احمد رضا بریلی میں مدفون رہے گا، اور پھر شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کرامت دیکھئے کہ احمد رضا نے اس مردِ مجاھد پر گستاخی کا فتوی لگایا اور تکفیر کی۔ (دیکھئے الکوکبۃ الشہابیۃ) اور کہا کہ جو انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (فتاوی رضویہ، عرفان شریعت) لیکن احمد رضا نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے یہ فتوی دیا کہ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ ملفوظات

اور یوں وہ کافر نہ کہہ کر اپنے ہی فتوے سے کافر ٹھہرے۔ وہ مردِ مجاہد تو پہلے بھی احمد رضا کے فتوے سے محفوظ تھے اور آخر تک رہے لیکن تکفیر کرنے والا احمد رضا خود اپنے فتوے سے ہی اور اپنے ہی منہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اسی طرح اشرف سیالوی جو کہ امیرِ عزیمتؒ کو گستاخ ثابت کرنے آیا تھا لیکن امیرِ عزیمتؒ کی شکست ثابت کرنے کے بجائے وہ اس فیصلے پر دستخط کر کے اپنے آپ کو نسبتاً گستاخ مان گیا۔

اور آنے والے مضامین میں آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ مناظرۂ جھنگ کا موضوع تھا گستاخ کون؟ دیوبندی یا بریلوی۔ اور اشرف سیالوی نے جس طرح مناظرے کے آخر میں اپنا نسبتاً گستاخ ہونا تسلیم کیا تھا۔ تو پھر اسی طرح پچاس سے زائد علماء بریلویہ نے بھی اشرف سیالوی کو کافر قرار دے دیا (تفصیل آنے والی سطور میں ملاحظہ فرمائیے)

جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطاء ہوں میں — کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا

اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس مناظرے میں بریلویوں کی طرف سے مناظر مولوی اشرف سیالوی اور معاون مولوی طاہر القادری تھے۔ اور یہ دونوں جو کہ علماء اھلسنت کو کافر اور گستاخ ثابت کرنا چاہتے تھے آج بریلوی جماعت کی اکثریت کے ہاں خود کافر اور گستاخ ٹھہر چکے ہیں۔ یہ علماء اھلسنت دیوبند کی کرامت ہے کہ جو بھی انکی تکفیر کرتا ہے وہ سب سے پہلے اپنوں کے فتوؤں سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ سچ فرمایا اللہ نے حدیث قدسی میں کہ جو اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے اللہ اس سے اعلان جنگ کرتا ہے۔

جل گیا میرا نشیمن تو کوئی بات نہیں — دیکھنا یہ ہے کہ اب آگ کدھر لگتی ہے

الحمد للہ۔ امیرِ عزیمتؒ آج بھی علماء اھلسنت کے ہاں قابل قدر ہستی ہیں اور انکے بارے میں کچھ تو ہم آنے والے صفحات میں علماء اھلسنت کی آراء پیش کر دیں گے لیکن باقی اگر

کسی نے تفصیل دیکھنی ہوتو وہ سالنامہ سرخرو کا امیرعزیمت نمبر ملاحظہ کرے۔ جسمیں مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام دینی قائدین معاصرین اھل علم ودانش مبلغین ومناظرین اور سماجی شخصیات نے امیرعزیمتؒ کوخراج عقیدت پیش کیا ہے۔

باطل جوصداقت سے الجھتا ہے تو الجھے ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

مناظرہ جھنگ کا مطالعہ کرنے والے سے قطعا یہ بات پوشیدہ نہیں رہے گی کہ امیر عزیمت کا پلڑا آخر تک بھاری رہا۔ آنے والے مضامین میں یہ بات واضح ہوجائے گی اشرف سیالوی نے امیرعزیمت کے کئی دلائل کا یا تو سرے سے جواب ہی نہیں دیا، یا پھر سرسری طور پر جان چھڑانے کی کوشش کی اور اسکا اقرار خود بریلوی مسلک کے مولوی نصیرالدین گولڑوی نے بھی اپنی کتاب لطمۃ الغیب میں کیا ہے۔

مناظرے کے بالکل آخر میں جب امیرعزیمت نے پیرمھر علی شاہ کے حوالے سے دلیل دی کہ انہوں نے شاہ اسمٰعیل شہید کو شکر اللہ سعیھم (اللہ انکی کوششوں کا بدلہ دے) اور ماجور (ثواب کا بدلہ پانے والا) اور مثاب (ثواب کا حق دار) کہا ہے۔ اور یہ تین دعائیں پیر صاحب نے شاہ اسماعیل صاحب شہید کو دی ہیں تو اشرف سیالوی نے پہلی گڑبڑ تو یہ کی کہ امیر عزیمتؒ کے الفاظ کیسٹ سے غلط نقل کئے اور ماجور اور مثاب کے بجائے معذور مصاب نقل کئے اور دوسری یہ کہ تتمہ کے عنوان سے جواب دینے کی کوشش کی، لیکن ناکام رہے۔ اسلئے کہ جس طرح یہاں پیر صاحب نے شاہ اسماعیل شہید کے لئے خراج عقیدت کے الفاظ لکھے ہیں اسکے بعد پیر صاحب سے کبھی بھی شاہ صاحب کی تکفیر ثابت نہیں۔ اور امیرعزیمتؒ نے حاجی امداداللہ کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا رشید احمد گنگوہی پر فتوی کفر پر مشتمل کتاب ''تقدیس الوکیل'' پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ جس سے پتہ چل گیا کہ ان مصنفین کو وہ مسلمان جانتے تھے اور جب وہ مسلمان جانتے تھے تو ظاہر ہے ان عبارات کا یہ مطلب نہیں تھا اور نہ ہی ان بزرگوں نے یہ مطلب لیا، حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی پیرمھر علی شاہ صاحب کے بھی پیر ہیں جنہوں نے انکی بیعت کی ہے اتنے بڑے بڑے اساتذہ جبکہ یہ چیزیں تسلیم کررہے ہیں تو اس کے بعد اعتراض کا کیا معنی؟ مناظرہ جھنگ صفحہ ۲۵۹

تو تتمہ میں گھر بیٹھ کر اشرف سیالوی نے اس حوالے کا یہ جواب دیا کہ اگر حاجی صاحب

ان عبارات کو کفریہ نہ سمجھتے تو فتوی کفر پر دستخط کرنے پر کیوں آمادہ ہوتے ،الی آخرہ......مناظرہ جھنگ ۲۵۹

جبکہ یہ اشرف سیالوی کا بالکل سفید جھوٹ ہے کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی فتوی کفر پر دستخط کرنے پر آمادہ تھے۔ بلکہ حضرت نہ تو اسپر آمادہ تھے اور نہ کبھی حاجی صاحب نے تکفیر کی۔

باقی بریلوی جعل سازی میں انتہائی ماہر ہیں ہر ایک کے نام سے دستخطی فتوے شائع کرنا انکے دائیں ہاتھ کا کام ہے جیسا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور کئی علماء کے نام سے انہوں نے فتوے گھڑ لئے ہیں بلکہ بریلویوں کی کتاب ''پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں'' وغیرہ میں تو اس قدر بھی لکھا ہے کہ بریلوی جماعت کے ایک بہت بڑے عالم نے مولوی عبدالقیوم ہزاروی بریلوی کے نام سے فتوی گھڑ لیا۔ تو اس گھڑنتو جماعت کے کسی فتوے پر کیسے عمل کیا جائے ۔ اور یہی حال بریلوی جماعت نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی عبارت کے ساتھ بھی کیا ہے انکی واضح عبارت انوار ساطعہ ۔ مصنفہ عبدالسمیع رامپوری پر موجود ہے کہ انہوں نے رام پوری سے کہا کہ یہ مقدمہ (اختلاف) جتنا دب سکے دبائیو اور ہرگز نہ بڑھائیو فقط والسلام ۔انوار ساطعہ صفحہ ۳۰ ۔لیکن گھڑنتو جماعت نے انکے نام سے بعد میں معاملے کو بڑھانے والا فتوی گڑھ لیا۔اب ظاہر ہے کہ جب وہ معاملہ کو دبانا چاہتے تھے تو پھر خود اسکی مخالفت کیوں کرتے۔؟

دلائل مولانا حق نواز جھنگوی ؒ کے مضبوط اور زیادہ تھے اور اشرف سیالوی کے ہر سوال اور اعتراض کا جواب بھی امیر عزیمت ؒ نے دیا لیکن اشرف سیالوی بعد میں حاشیے لگا کر جواب دیتا رہا۔ پھر منصفین اور انتظامیہ بھی جانبداری کا مظاہرہ کرتے رہے اور دیگر کئی حقائق ہیں جو ہم نے اس رسالے میں بیان کردیئے ہیں تو پھر جیت اشرف سیالوی کی کیسے مانی جائے ؟ بریلوی کئی عرصے سے جھنگ کی سرزمین پر فتح مبین منا کر اور مینارہ بنا کر افتراق کو ہوا دے رہے ہیں جبکہ اس میں انکی واضح شکست ہوئی تھی ۔ کہیں ایسا ہوتا ہے کہ آدمی شکست کھا کر فتح کے جشن منائے ؟ جی ہاں! خود بریلویوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہار کر بھی انہیں خفت مٹانے کے لئے جیت اور فتح مبین کے جشن مناتے ہیں۔ جیسا کہ عبدالقادر بریلوی لکھتا ہے۔

اہل انصاف سے اپیل:

• مناظرے میں مفکر اسلام نے اپنے موقف پر جو دلائل پیش کئے عابد جلالی (بریلوی)

کسی دلیل کا رد نہ کر سکا اور عابد جلالی نے جو دلائل پیش کئے مفکر اسلام نے سب کا رد فرمایا۔

مناظرے میں اتنی واضح شکست کے باوجود عابد جلالی کی طرف سے فتح مبین کانفرس کا انعقاد انتہائی عجیب محسوس ہوتا ہے۔ روئیداد مناظرہ صفحہ ۳۵

لیکن یہ عجیب محسوس نہیں ہونا چاہئے۔کیونکہ بریلویت کی یہ تاریخی عادت ہے کہ احمد رضا کبھی علماء اہلسنت کا سامنا نہ کر سکا۔لیکن بریلوی پھر بھی اسے فاتح قرار دیتے ہیں۔

اگر اشرف سیالوی بھی فاتح ہوتا تو اسکا معاون طاہر القادری بعد میں امیر عزیمت کی خدمت میں آکر معافی کیوں مانگتا۔؟

صاف ظاہر ہے کہ معافی اپنے جرم اور مجرم ثابت ہونے کی مانگی جارہی تھی۔آخر ہم مولوی اشرف سیالوی کے مناظرہ جھنگ کے ریمارکس لکھتے ہیں اور بریلوی جماعت سے فتوی طلب کرتے ہیں کہ انکے قائل کا کیا حکم ہے۔؟اشرف سیالوی بریلوی شاہ شہیدؒ کو صراط مستقیم کی عبارت پر مشورہ دیتے ہیں کہ

"تصور سے منع کر دیا جاتا کہ حضور کا خیال ہی نہ آنے دیا جائے اور نماز کے اندر سرکار کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ اسمیں تعظیم مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوگی اللہ کی توحید میں خلل آئے گا اتنا ہی کہہ دینا کافی تھا،مسئلہ سمجھانے کے لئے یہ الفاظ موجود تھے یا یوں کہہ دیا جاتا کہ اگر چہ سرکار کا خیال ہی کیوں نہ ہو اسکی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے ادھر سے توجہ ہٹا لینی چاہئے تا کہ ایسی تعظیم لازم نہ آئے جو توحید کے منافی ہو۔"

مناظرۂ جھنگ صفحہ ۱۰۹۔

عبارت نمبر ۲۔

"اگر ذمی کوئی کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے اور دار السلام میں رہتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے تو اسکو قتل کر دیا جائے گا۔" مناظرۂ جھنگ صفحہ ۱۳۸۔

جواب کا منتظر: نجیب اللہ عمر

اظھار تشکر

ہم دارہ نور سنت کے تمام اراکین علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ اس رسالے کی تیاری میں کسی بھی قسم کی معاونت کی ہے۔

مثلاً مناظر اہلسنت مولانا منیر احمد اختر صاحب،

صاحب زادہ اہلسنت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب،

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم صاحب جامعہ محمودیہ،

مناظر اہلسنت مولانا رب نواز حنفی صاحب،

شیر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب،

فاتح بریلویت مولانا حماد احمد نقشبندی صاحب،

مصنف کتب کثیرہ مولانا ثناءاللہ سعد شجاع آبادی،

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی صاحب،

محترم اشتیاق احمد صاحب، مدیر بچوں کا اسلام،

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب،

شہزادہ امیر عزیمت مولانا مسرور نواز صاحب،

محترم بھائی ساجد خان نقشبندی صاحب،

مفتی مجاھد صاحب،

محترم بھائی محمد سفیان معاویہ صاحب ۔

امیر عزیمت کی حیات کا مختصر خاکہ

ادارہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہید مھر خاندان سے تعلق رکھتے تھے ضلع جھنگ سے بیس میل دور علاقہ چنڈ تھانہ مسن موضع چیلہ رجانہ میں بوھڑہ والا کوہ جو دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے ان کی جائے پیدائش ہے پیدائش ۱۹۵۲ صبح صادق، حضرت کے والد مھر ولی محمد پیشہ زمینداری سے وابستہ تھے انکی کھوجی کی صفت تھی جس سے وہ مخلوق کی خدمت سرانجام دیتے تھے، حضرت نے حفظ قرآن اپنے ماموں حافظ جان محمد صاحب سے کوہ بوھڑ والا میں کیا۔ مولانا نے جھنگ ملتان میں کئی مدارس قائم کرنے والے پیر مبارک شاہ بغدادی کے مدرسہ جامع مسجد شیخاں میں گردان مکمل کی جو کہ عبدالحکیم میں ہے، ابتداء سے مشکوٰۃ (موقوف علیہ) تک کی تعلیم جامعہ دارالعلوم کبیر والا سے حاصل کی دورہ حدیث شریف جامع خیر المدارس ملتان سے کیا، دوران تعلیم آپ نے تقابل ادیان کورس مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب سے تنظیم اہل سنت کے مرکزی دفتر چوک نواں شہر میں کیا۔ انیس سال کی کم عمری میں سند فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا محمد علی، مولانا منظور الحق، مولانا محمد صدیق جالندھری ،مولانا محمد شریف کشمیری، مفتی عبدالستار صاحب،

۲۳ اگست ۱۹۷۳ فراغت کے کچھ عرصہ بعد محلہ پیلاں والی کی جامع مسجد (موجودہ جامع مسجد حق نواز) میں خطابت کے فرائض سنبھالے، ۲۲ فروری ۱۹۹۰ جمعرات بمطابق ۲۷ رجب نماز عشاء ادا کرنے کے بعد آپ گھر آئے اور قریب کی ایک تقریب جانے کے لئے نکلے ہی تھے کہ سفاک قاتلوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کردی اور اسطرح بے باک نڈر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام صحابہ ماھتاب علم عمل آفتاب نور و عرفاں ہمت و عزیمت کے کوہ گراں نے اپنی جان صحابہ کی چوکیداری میں قربان کردی نماز جمعہ کے بعد جنازہ ہوا جو کہ مولانا عبداللہ درخواستی نے ادا کرایا ہلکی ہلکی بوندا باندی میں لاکھوں افراد نے جنازہ ادا کیا اور انکے اپنے جاری کردہ ادارہ جامعہ محمودیہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی علمائے اہلسنت کی نظر میں

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

اگر چہ مولانا حق نواز جھنگوی کی امت مسلمہ کو ابھی ضرورت تھی مگر ان کا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔

مولانا سید عطاء المہیمن شاہ بخاری

انکے اخلاص اور جذبہ للّٰھیت کی وجہ سے حرم نبوی میں انکے لیئے دعائیں ہوتی تھیں بلکہ تمام مسلمان انکے لیئے دعاء گو تھے اور ہیں۔ سرخرو صفحہ ۱۵۹ ۔

قاری حنیف جالندھری۔

آپ نے پوری زندگی عجیب فقر و استغناء کی ملی جلی کیفیت میں گزاری، سرخرو صفحہ ۱۷۴۔

مولانا انور اکاڑوی

مولانا کو دنیا سے گئے اگر چہ بیس برس کے قریب ہو چکے ہیں مگر انکی مجاہدانہ اور مخلصانہ مساعی اور انکا مشن تا حال زندہ ہے۔ سرخرو صفحہ ۱۷۵۔

علامہ خالد محمود صاحب۔

مولانا حق نواز کی ان قربانیوں سے دین حق کے لئے پہلے قربان ہونے والوں کی تاریخ بھی جاگ اٹھی۔ سرخرو صفحہ ۱۸۰۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید (جعل اللہ الجنۃ مثواہ) کا تعارف مختصر یوں کرایا جا سکتا ہے۔ عالم باعمل صاحب عزیمت، شعلہ بیان، مقرر نڈر، اور بے خوف سپہ سالار اور فدائے اصحاب رسول، سنی قوم کی متاع عزیز جو بگولہ بن کر اٹھا آندھی کی طرح آیا اور شہادت کا عظیم مرتبہ پا کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ صفحہ ۱۸۱۔

مولانا فضل الرحمٰن۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی پوری زندگی دین حق اور اسلام کی تبلیغ میں گزری انہوں نے مجاہدانہ انداز میں اپنے کام کو آگے بڑھایا، انہوں نے دین کیلئے اور راہ حق میں قربانی دینے والوں کی تاریخ میں اپنے خون سے اسکی آبیاری کی ہم مولانا جھنگوی کے کردار پر شرمندہ نہیں وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔ صفحہ ۸۱۔

مولانا سمیع الحق صاحب۔

انہی مردان باصفا میں سے حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے آپ شمع حق کے ایسے پروانے تھے جنہوں نے نا صرف اپنی ساری زندگی اس شمع کی حفاظت ونصرت میں بسر کی بلکہ اسی شمع حق پر اپنی جان بھی نچھاور کردی۔ صفحہ ۲۰۲۔

مولانا خواجہ خان محمد۔

مولانا حق نواز جھنگوی صاحب اور انجمن سپاہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے پروگرام کے لحاظ سے بالکل صحیح ہیں۔ صفحہ ۷۸۔

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب۔

راقم مولانا حق نواز جھنگوی کی اس سلسلے میں مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ صفحہ ۸۰۔

مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے متعلق میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں ان کو اصل حق کے دکھی دل کی آرزو اور آواز سمجھتا ہوں۔ صفحہ ۸۰۔

طاہرالقادری اپنوں کی نظر میں

ادارہ

ا: قاضی عبدالرحمٰن بریلوی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

بندہ کی رائے طاہرالقادری صاحب کے بارے میں یہ قائم ہوئی ہے کہ وہ گم کردہ راہ ہیں

خطرہ کی گھنٹی صفحہ ۱۵۷

۲: محمد شریف ملتانی:

میرے نزدیک وہ گمراہ ہے من شذ شذ فی النار کا مصداق ہے۔ ص ۱۵۸

۳: کوکب نورانی:

اکابر علماء حق کا یہی اعلان ہے کہ پروفیسر بھٹکا ہوا ہے صفحہ ۱۵۹

۴: عطا محمد بندیالوی:

ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ صفحہ ۱۶۴

۵: احمد سعید کاظمی:

طاہرالقادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ صفحہ ۱۶۵ ندائے اہلسنت لاہور جون صفحہ ۱۹۸۹

۶: مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد کا فتوی:

طاہرالقادری اب بالکل بہک چکا ہے اور اسکی چرب زبانی نے اسے گمراہی کے عمیق ترین گڑھے میں گرادیا اور اسکا اندرونی خبث باہر آ گیا ہے۔ صفحہ ۱۷۵

۷: مرکزی دارالافتاء بریلی کا فتوی:

صاحب کتاب مصنف ضال، مضل گمراہ اور گمراہ کن ہے...... ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس گمراہ شخص کی صحبت، اس کی کتاب کے مطالعے، اسکی تقریر سننے سے اجتناب کرے۔ صفحہ ۱۴۹

۸: نبیرۂ احمد رضا اختر خان بریلی:

آپ کا ہر فعل خود آپ کے اقرار سے دین میں رخنہ اندازی و تفرقہ پروری ہو کر صریحاً کفر کے مترادف ہوا صفحہ ۱۵۰

۹ مسعید اسعد :

پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کی وجہ سے بھی اہلسنت و جماعت کو شدید نقصان پہنچا۔ صفحہ ۲۹۰

اب ہم ان بریلوی علماء اور اکابرین کے صرف ناموں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے طاہر القادری کو بددین ضال مضل، کافر یا گستاخ کہا ہے:

۱۔ ابوداؤد محمد صادق
۲۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی
۳۔ محمود احمد رضوی
۴۔ میاں جمیل احمد شرقپوری
۵۔ صاحبزادہ فضل کریم
۶۔ مفتی غلام سرور قادری
۷۔ صاحبزادہ فیض القادری
۸۔ بشیر القادری
۹۔ بشیر احمد ھاشمی
۱۰۔ محبوب الرسول قادری
۱۱۔ محمد نواز کھرل
۱۲۔ نواسۂ احمد رضا تقدس علی خان
۱۳۔ شاہ احمد نورانی
۱۴۔ عبدالستار خان نیازی
۱۵۔ ابوالخیر محمد حسین قادری سکھر
۱۶۔ مفتی محمد ابراہیم القادری سکھر
۱۷۔ محمد رفیق سکھر
۱۸۔ مولوی محمد عارف مہتمم مدرسہ انوار مصطفیٰ سکھر
۱۹۔ مفتی قاسم یاسینی
۲۰۔ مفتی احمد میاں برکاتی حیدرآباد
۲۱۔ سید عابد حسین علی پور
۲۲۔ علامہ الٰہی بخش لاہور
۲۳۔ ضیاء اللہ قادری سیالکوٹ
۲۴۔ مفتی عزیز احمد لاہور
۲۵۔ مولوی عبدالمنان

تفصیل کے لیے دیکھئے: خطرہ کی گھنٹی۔ مولوی ابوداؤد محمد صادق رضاخانی

متنازعہ ترین شخصیت: محمد نواز کھرل

یہ سب کیا ہے؟

پروفیسر کی علمی گرفت

مناظرہ جھنگ کی جھلکیاں

ادارہ

ا۔ بریلوی مولوی محمد صدیق، امیر عزیمت رحمہ اللہ نے جب اسکو چیلنج کیا تو اس نے راہ فرار اختیار کی۔

۲۔ اور اس وجہ سے انتظامیہ مسجد نے اسے مسجد کی خطابت سے فارغ کر دیا۔

۳۔ بالآخر بریلوی اور حکومت کی ملی بھگت سے اشرف سیالوی کو بلوایا گیا جس کو سیال شریف سے رائیندہ درگاہ کر دیا گیا تھا۔

۴۔ انتظامیہ اور حکومت بیچ میں گھس گئی اور جانبداری کا مظاہرہ کرنے لگی۔

۵۔ انتظامیہ نے جانبدار منصفین لاکر مناظرہ کی تاریخ طے کر دی۔

۶۔ مناظرے کی جگہ عین موقع پر بدل دی گئی تاکہ مداخلت کا خوب موقع مل سکے۔

۷۔ بریلوی حضرات نے امیر عزیمت کی شکست کے اشتہارات پہلے سے چھپوا کر مناظرے والے دن ہی لگا دئے۔

۸۔ امیر عزیمت کو ہرانے کی سازش حکومت اور بریلویوں اور جانبدار منصفوں نے مل کر ایک سال قبل ترتیب دی تھی جسکا ثبوت ججوں کے فیصلے والی تحریر پر ہے۔

۹۔ مناظرہ ۱۹۷۹ میں ہوا اور ججوں کے دستخط ۱۹۷۸ کی تاریخ کے ساتھ ہیں۔

۱۰۔ مولانا جھنگویؒ ۲۷ سال کے ابتدائی دور کے خطیب تھے، جبکہ بریلوی مسلک کی طرف سے شیخ الحدیث ۱۸ سالہ مدرّس، اور اپنے طبقہ کے قد آور شخصیت کو چنا گیا جو عمر میں بھی بڑا تھا۔

۱۱۔ مناظرہ میں امیر عزیمتؒ کی طرف سے گستاخانہ عبارتوں کے حوالہ جات زیادہ تھے سیالوی کے حوالہ جات کم تھے۔

۱۲۔ اشرف سیالوی کی طرف سے پیش کی جانے والی ہر عبارت کا جواب مولانا جھنگویؒ نے دیا تھا جبکہ مولانا جھنگویؒ کے کئی حوالوں کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ بعد میں حاشیہ میں جواب دیئے گئے۔

۱۳۔ جج مسلسل جانبداری کا مظاہرہ کرتے رہے اور امیر عزیمتؒ کو ٹوکتے اور ہنستے رہے۔

۱۴۔دوران مناظرہ اہلسنت کو باہر سے اندر اور اندر سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی، اور نہ ہی کھانا لانے کی اجازت دی گئی لیکن اہل بدعت کے لئے سرکاری گاڑیوں پر کھانا لایا گیا۔

۱۵۔ایک بار اصولی طور پر اشرف سیالوی کو شکست ہو چکی تھی لیکن ججوں نے مخالفت کر کے بریلوی کو بچالیا۔

۱۶۔ بلکہ ایک جج منظور خان نے تو سیالوی کی شکست کا اعلان بھی کر دیا تھا لیکن اسے بٹھا دیا گیا اور بریلوی کی جان بخشی کر دی۔

۱۷۔ججوں کے غلط فیصلے کو علماء اہلسنت نے جانبداری کی وجہ سے رد کر دیا تھا۔

۱۸۔ بریلویوں نے فیصلے کو مان کر خود کا نسبتاً گستاخ ہونا مان لیا۔

۱۹۔مناظرے کے بعد پروفیسر طاہر القادری نے آ کر امیر عزیمتؒ سے معافی مانگی۔

۲۰۔پیر نصیر الدین بریلوی کے بقول اشرف سیالوی آخر تک اپنے ممدوح کی عبارتوں کا جواب نہ دے سکا۔ حطمہ الغیب۔

۲۱۔امیر عزیمتؒ اپنی ہر تقریر کی ابتداء میں تحمید و صلوٰۃ سے کرتے جبکہ اشرف سیالوی سوائے چار مقامات کے ہر دفعہ اس فضیلت سے محروم رہا۔

۲۲۔اور اب مرنے سے پہلے اشرف سیالوی کو بریلوی علماء گستاخ کافر کہہ چکے ہیں اور یوں مناظرے کا فیصلہ امیر عزیمت کی کرامت ظاہر ہو گئی۔ تفصیل دیکھئے کتاب میں

مقام عزت مجتبیٰ ﷺ اور انجام شاتم مصطفیٰ ﷺ

از عاشق محبوب خدا دنجیب اللہ عمر

امابعد:

ناموس رسالت کا تحفظ مسلمانوں پر فرض ہے

فالذین اٰمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون (الاعراف ۱۰۷)

بس جولوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اوران کی حمایت کرتے ہیں اوران کی مدد کرتے ہیں اورنور کی پیروی کرتے ہیں جوان کیساتھ بھیجا گیا ایسے ہی لوگ پوری کامیابی پانے والے ہیں۔

لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه (الفتح ۹)

تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اوراس کے رسول پر اوران کی مدد کرو اوران کی عظمت کا خیال رکھو

نبی مومنوں کے ہاں ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم (الاحزاب ٦)

نبی ﷺ ایمان والوں کے ساتھ تو ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے میں دنیا اور آخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ اوراقرب نہ ہوں اگر تمہارا دل چاہے تواس کی تصدیق کیلئے یہ آیت پڑھ لو النبی اولیٰ بالمؤمنین (بخاری)

نبی ﷺ کی محبت کائنات میں سب سے بڑھ کر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو۔ (بخاری مسلم)

یعنی کائنات میں سب سے زیادہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ھونا ضروری ہے ورنہ اس کے بغیر ایمان ہی غیر معتبر ہے۔

نبی کے احکامات کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہیے اپنی خواہشات اور نفسانیت کو مقدم رکھنا ہرگز ناروا فعل ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی کی علامت ہے۔

بدعتی بھی چونکہ سنت کا تارک ہوتا ہے اور خواہش کا پیروکار اس لیے اس کا دعوی محبت غلط ہوتا ہے کیونکہ وہ حکم رسول اور طریقہ رسول ﷺ کے آگے اپنی بدعت مقدم رکھتا ہے اور اسی بدعت سے محبت کرتا ہے۔

نبی ﷺ کو تکلیف دینا اللہ کو ایذاء دینا ہے:

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا (احزاب ۵۷)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو انکو میرے بعد اپنی تنقید کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے بغض رکھا میرے بغض کی وجہ سے رکھا۔ اور جس نے انکو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو ایذاء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمائے گا۔ (ترمذی)

مذکورہ بالا آیۃ کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ:

یہ آیت کریمہ ان لوگوں کو قتل کرنا واجب قرار دے رہی ہے جو دانستہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں، جیسا کہ اس کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آ رہی ہے اور اس سلسلہ میں معاہد بھی ان کو نہیں بچا سکتا کیونکہ ہم نے ان سے معاہدہ اس بات پر نہیں کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے اذیت دینے کے مرتکب ہوں۔ (الصارم المسلول ۴۶)

مذکورہ آیت وحدیث اور علامہ ابن تیمیہؒ کے قول سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ اگر اہل ذمہ گستاخی کا ارتکاب کریں گے تو انہیں بھی اس جرم کی سزاء کے طور پر قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ ہم نے ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کی اجازت نہیں دی ہم نے تو اس بات پر ان سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ اپنے دینی معاملات آزادی کے ساتھ سرانجام دے سکیں (الصارم المسلول ۴۷)

مولوی اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے کہ:

اگر ذمی کوئی کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے اور دارالاسلام میں رہتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ مناظرۂ جھنگ ص ۱۳۸)

لیکن مذکورہ بالا آیت حدیث اور علامہ ابن تیمیہ کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس بریلوی کا یہ کلام سراسر غلط ہے۔

اس لیے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ:

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی تنقیص شان کرے خواہ مسلمان ہو یا کافر واجب القتل ہے۔ میرے رائے میں اس گستاخ کو قتل کیا جائے اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے جو معاہد عہد شکنی کرے اور اسلام میں گستاخی جیسا کوئی فتنہ پیدا کرے وہ واجب القتل ہے۔ کیونکہ مسلمانون نے اس فتنہ انگیزی کی رخصت پر عہد ذمہ نہیں دیا۔ (الصارم المسلول ۲۸۱)

گستاخ رسول ﷺ مسلمان ہو یا کافر، واجب القتل ہے یہ جمہور علمائے اسلام کا نکتہ نگاہ اور مذہب ہے (الصارم المسلول ۲۳)

اللہ تعالیٰ کی شان الوهیت قرآن حکیم دین اسلام یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی وجہ سے ذمی غیر مسلم کا عہد ذمہ ٹوٹنے اور اس کا قتل واجب ہو نیز گستاخی کا ارتکاب کرنے والے مسلمان کے واجب القتل ہونے کے دلائل کتاب وسنت اجماع صحابہ وتابعین اور عقل وقیاس سے ثابت ہے۔ (الصارم المسلول ۳۰)

مولانا حکیم وکیل احمد صاحب فرماتے ہیں:

امام (ابوحنیفہؒ) یہ کہتے ہیں کہ جو کافر ذمی کہ مطیع اہل اسلام ہو گیا ہو اور جزیہ دینا اس نے قبول کرلیا ہو اور باداۓ جزیہ اس نے اپنی جان ومال کی حفاظت کرلی ہو وہ اگر آنحضرت ﷺ کو

گالی دے تو اس گالی دینے سے اس کا عہد امان نہیں ٹوٹے گا اور عقد ذمیت اس سے مرتفع نہ ہوگا بشرطیکہ اعلان اور مداومت نہ کرے اس وجہ سے کہ گالی دینا آنحضرت ﷺ کو کفر ہے اور ذمی میں کفر پہلے ہی موجود ہے۔ پس ہرگاہ کفر سابق قدیم اس کا مانع اس کے ذمی ہونے سے نہ ہوا اور باوجود کفر کے بسبب ادا کرنے جزیہ کے جان و مال کا اس کے محفوظ رکھنا اہل اسلام پر واجب ہوا پس کفر طاری جو ذمی ہونے کی حالت میں اس سے صادر ہوا کیوں اس کے عہد کو توڑ ڈالے گا۔ اور بایں ہمہ اس کے بھی امام قائل ہیں کہ اگرچہ قتل اس کا واجب نہیں مگر تادیب اور تعزیر دینا اس کو واجب ہے اور تعزیر بالقتل بھی جائز ہے۔ درمختار میں ہے: **ویودب الذمی ویعاقب علی سبه دین الاسلام او القرآن او النبی حاوی وغیره . قال العینی واختیاری فی السب انه یقتل وتبعه ابن الهمام انتهی** ۔یعنی حاوی وغیرہ میں ہے کہ ادب دیا جاوے ذمی اور عقاب کیا جاوے اس پر بسبب گالی دینے کے دین اسلام کو یا قرآن یا نبی کو اور کہا عینی نے کہ مختار میرا گالی دینے میں یہ ہے کہ مار ڈالا جاوے اور تابع ہوا ان کے جواز قتل میں ابن الہمام۔ اور ردالمحتار میں خیر الدین رملی استاد صاحب درمختار سے منقول ہے: **لایلزم من عدم النقض عدم القتل وقد صرحوا قاطبة بانه یعزر علی ذلک ویؤدب وهو یدل علی جواز القتل زجر الغیرة اذ یجوز الترقی فی التعزیر الی القتل انتهیٰ** ۔حاصل اس کا یہ ہے کہ نہیں لازم آتا ہے نہ ٹوٹنے سے عہد ذمیت کہ ناجائز ہونا قتل کا اور تحقیق تصریح کی ہے تمام مشائخ نے اس امر کی کہ گالی دینے والا ذمی تعزیر کیا جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مار ڈالنا بھی اس کا جائز ہے۔ جب اس سے مقصود تنبیہ اوروں کو ہو کیونکہ تعزیر ساتھ قتل کے بھی جائز ہے۔ اور اس کے بھی امام قائل ہیں کہ وہ حکم اسی وقت تک ہے جب ذمی اعلان اور تکرار نہ کرے بلکہ ایک دو مرتبہ پوشیدہ گالی دے دیوے اور اگر وہ بطور اعلان کے سبھوں کے سامنے بیباک ہو کے گالی دیت ہو یا اس کی عادت گالی دینے کی ہو اور اکثر اس سے یہ حرکت ہوتی ہو تو ایسی صورت میں قتل اس کا ضرور ہے۔ ردالمحتار میں اور منتقی سے منقول ہے: **ای اذا لم یعلن فلو اعلن بشتمه او اعتقاده قتل ولو امراة وبه یفتی الیوم انتهی** یعنی ذمی کو بسبب گالی دینے آنحضرت ﷺ کو اس وقت ہے جب کہ وہ بطور اعلان کے گالی نہ دے۔ پس اگر اعلان کیا اس نے شتم نبی کا یا عادت کر لی اس کو مار ڈالا جاوے گا۔ اگرچہ عورت ہو اور اسی پر فتویٰ ہے اس زمانے میں۔ اور بھی

ردالمختار میں ابن تیمیہ کی کتاب الصارم المسلول سے منقول ہے: **افتی اکثرھم بقتل من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اھل الذمۃ وان اسلم بعد اخذہ وقالوا یقتل سیاسۃ انتھی** یعنی فتویٰ دیا ہے اکثر حنفیہ نے اس ذمی کے مارڈالنے کے ساتھ جو گالی دے آنحضرت ﷺ کو اگرچہ اسلام لائے وہ بعد گرفتار ہونے اور کہا حنفیہ نے کہ مارڈالا جاوے وہ بنظر سیاست۔اور بھی درمختار میں ہے: **رایت فی معروضات المفتی ابی السعود انہ ورد امر سلطانی بالعمل بقول ائمتنا القائلین یقتلہ اذا ظھر انہ معتادہ انتھی** یعنی دیکھا میں نے معروضات مفتی ابوالسعو دراوی ہیں کہ وارد ہوا حکم بادشاہی واسطے عمل کرنے کے اوپر قول ائمہ حنفیہ کے کہ قتل کیا جاوے جب کہ گالی دینا اس کی عادت ہووے۔اور یہی درمختار میں ابن کمال باشا سے منقول ہے: **الحق انہ یقتل عندنا اذا اعلن بشمتہ علیہ السلام صرح بہ فی سیر الذخیرۃ انتھی.** یعنی حق یہ ہے کہ ذمی گالی دینے والا نبی ﷺ کو قتل کیا جاوے گا جب کہ اعلان کرے ساتھ گالی دینے کے تصریح کی ہے اس کی کتاب السیر میں ذخیرہ برہانیہ کے۔ایسے ہی اور کتب فقہ میں مصرح ہے۔(حقائق الفقہ ص420 بحوالہ نصرۃ المجتہدین ص 51)

ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ذی کو گستاخی رسالت کرنے پر قتل کردیا جائے گا اور اشرف سیالوی بریلوی کا اس سلسلے میں قول بالکل مردود ہے۔ کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کے دور میں بنوقینقاع کی ایک ذمہ عورت اور کعب بن اشرف یہودی ذمی کا قتل ہوا۔

اشرف سیالوی!ذمیوں کی طرف داری کیوں؟

شاید اس کی وجہ وہی ہوسکتی ہے جو کہ بریلوی مسلک کے پیر نصیر الدین گولڑوی نے لکھی ہے کعب ابن اشرف یہودی قرظی (بحوالہ حاشیہ بخاری) جو اپنے ہجویہ اشعار اور کفار مکہ کے ساتھ اندرونی ساز باز کے ذریعے اسلام اور بانی اسلام کو نقصان پہنچانے کی ناپاک سازش کرتا اور آنحضرت ﷺ کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہوئے آپ کو اذیت پہنچاتا رہا اس کے خاتمے کیلئے بھی دربار رسالت سے یہ حکم جاری ہوا **من لکعب بن اشرف فانہ فقد اذی اللہ ورسولہ**۔یعنی آپ نے صحابہ کرامؓ کو اس کار ثواب پر آمادہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے کیونکہ اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی

ہے۔

وہ اشرف کا بیٹا کعب تھا، جسنے اپنی ناپاک زبان کے ذریعے اللہ کے رسول اور رسولوں کے سردار کو تکلیف پہنچائی۔ یہاں تو اس کعب کے بھی باپ خود اشرف صاحب ہیں جنہوں نے اپنے گستاخ قلم سے نہ صرف اللہ کے ایک ولی، بلکہ ولیوں کے شہنشاہ کو ایک دوزخی سے کھلی تشبیہ دیکر آپ کو آپ کی اولاد اور آپ کے سچے نیاز مندوں کو دلی تکلیف پہنچائی ہے وہ کعب بن اشرف قرظی تھا اور یہ اشرف تقریظی ہے قرظی اور تقریظی لفظی مشابہت کے علاوہ بہ اعتبار مادۂ اشتقاق بھی قریب قریب ہیں۔(لطمۃ الغیب)

نبی کی بی بیاں مومنوں کی مائیں ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وازواجہ امھاتھم، اور ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔

لہٰذا ماں کا ادب واحترام بھی بیٹے پر فرض ہوتا ہے اور ماں کی توہین کرنے والا بے ادب ہوتا ہے۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی توہین کرنے والا کیسے گستاخ اور بے ادب نہ ہوگا۔ امام مالکؒ سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکرؓ کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں اور جو حضرت عائشہؓ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا جو حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھے وہ قرآن کی مخالفت کا مرتکب ہوا۔(الصارم المسلول ۵۰۵)

اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ موجودہ دور میں روافض قادیانی ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن حکومت وقت انہیں گرفتار کر کے سزا دینے پر آمادہ نہیں ہوتی۔ جو کہ تمام فساد کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اور پھر احمد رضا خان بریلوی کے دو قول بیان کر کے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ اس جرم کا ارتکاب بانی بریلویت نے بھی کیا ہے۔

چنانچہ احمد رضا لکھتا ہے:

ام المؤمنین صدیقہؓ جو الفاظ شان اجلال میں ارشاد کر گئیں ہیں۔ دوسرا کہے تو گردن ماری جائے (ملفوظات ص ۲۲۹ حصہ سوم)

دوسری جگہ یہی لکھتا ہے:

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات ۲۵۱ حصہ سوم) اور حدائق بخشش حصہ سوم ۳۷ میں ام المومنین کی گستاخی میں جو حیا سوز اور عقیدہ شکن مسدس ہے وہ یہاں نقل کرنے کی سکت نہیں ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

امہات المؤمنین پر الزام تراشی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے باعث اذیت ہے اس کی دلیل صحیحین کی وہ حدیث ہے جو واقعہ افک کے ضمن میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ (منافقین کی اس الزام تراشی پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر اقدس پر جلوہ گر ہو کر فرمایا۔

اے گروہ مسلمانان مجھے اس شخص (عبداللہ ابن ابی منافق) کے بارے میں کون معذور رکھتا ہے جس کی اذیت رسانی میرے اہل خانہ کے متعلق مجھ تک پہنچی ہے۔ بخدا میں اپنے اہل (زوجہ محترمہ کیلئے خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ انہوں نے ایک شخص کا بھی ذکر کیا ہے بخدا میں اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتا۔ وہ میرے ساتھ ہی میرے گھر والوں کے پاس جاتا ہے تنہا نہیں جاتا۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاریؓ اور عرض کیا یا رسول ﷺ اس بات کی میں ذمہ داری لیتا ہوں اور اس منافق کی شرارتوں کا میں جواب دونگا۔ اگر اس بہتان تراش کا تعلق بنو اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں سے ہے تو آپ حکم دیں ہم تعمیل ارشاد کریں گے۔ الخ (الصارم المسلول ۶۸)

نبی کو ایسے مت پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو:

لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (النور ۶۳)

نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم توقیر وتشریف فرض ہے اور وہ کام جو آپ کی تخفیف شن اور بے ادبی کا سبب بنے حرام ہے۔

خانقاہ معظمیہ مرولہ شریف کے صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوی لکھتے ہیں کہ:

پھر ذرا نسبتا کھلے سماج میں دیکھیں تو بسوں، ٹرکوں، عمارتوں، اور حتیٰ کہ کلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔فرمایا کہ یا محمد میں لفظ یا ندائیہ ہے اگر مقصود حصول برکت وسعادت ہے تو اس کے لیے اسم پاک ہی بہت کافی ہے۔ندا کے بعد رسول خدا ﷺ کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوء ادبی ہے۔(ھو المعظم ۴۲)

اور پھر بانی بریلویت سمیت بریلوی اکابرین نے لفظ یا محمد سے ندا کرنے کو حرام تک لکھا ہے، دیکھئے۔حیات اعلیٰ حضرت ۳۵۰ ج ا۔جاء الحق ص ۱۴۳)

لیکن موجود بریلوی علماء نے بے ادبی اور حرام کے لقب یافتہ الفاظ سے نبی کو پکارنے کو بریلویوں کی شناخت قرار دیا ہے۔تفسیر نعیمی ص ۶۵۱ جلد ۱۶ مصنفہ صاحبزادہ اقتدا احمد بریلوی

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس لفظ کو حرام کہا گیا تھا آج بریلوی حضرات نے اسی لفظ کو اپنی شناخت بنا کر یہ ثابت کر دیا کہ۔ہم بریلوی ہی نہیں اگر ہم کوئی حرام چھوڑیں دیں اور پھر آپ نے امام ابن تیمیہ کا قول پڑھ لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر فرض ہے۔(الصارم المسلول ص ۶۷)

اسی لیے صاحبزادہ نظام الدین مرلوی لکھتے ہیں کہ:

میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموس مصطفیٰ کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کی پرورش پر زیادہ کوشش ومحنت سے کام کر رہے ہیں۔اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذھب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے (ھوالعظم ص ۴۳)

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے اور گستاخوں اور بے ادبوں کو ان کی بداعمالی کی سزا دے آمین۔

موت العالِم موت العالَم

ادارہ نور سنت، ترجمان اہلسنت استاذ العلماء قاطع رافضیت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب اور رہنمائے جمعیت علمائے اسلام مولانا محمد امیر بجلی گھر صاحب کے انتقال پر ملال پر تمام علماء اور مسلمان بالخصوص ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرتا ہے

ہوشیار باش اے سنی

مناظر اسلام حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ

برادران اسلام: نہایت قلق وافسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی مذہب کے بانی احمد رضا نے ان دیکھی قوتوں کے ایماء اور اشارے پر امت مسلمہ کے سینے پر جو تیشے اور ہتھوڑے برسائے ہیں اور اکابرین اسلام پر جو تکفیر تفسیق اور تضلیل کی گولہ باری کی ہے اور جو امت کے شیرازے کو بکھیرہ ہے وہ کام کوئی اعلانیہ دشمن بھی نہ کر سکا۔

اس بات کا اقرار بریلویوں کو بھی ہے کہ

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک کے مستقل دو مکتب فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی (سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۸)

ہمیں تفرقہ بازی کا طعنہ دینے والے اور فساد کا بیج بونے والا کہنے والے رضا خانی اور اشرف سیالوی کو یاد ہونا چاہیے کہ احمد رضا خان، نعیم الدین، مصطفیٰ رضا، حشمت علی، محبوب علی، امجد علی، احمد یار گجراتی وغیرہم کی تحریریں اور ان کی زبانیں افتراق کا سب سے بڑا باعث ہیں اشرف سیالوی نے امام الموحدین شاہ اسماعیل شہیدؒ پر فساد کا بیج بونے کا الزام لگایا اور تقویۃ الایمان کو افتراق کا باعث بتایا لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دیوبندی بریلوی اختلاف شاہ اسماعیلؒ کی ذات سے اگر شروع ہوتا تو بریلوی حضرات کے اکابرین کبھی شاہ صاحب کی تعریف نہ کرے اور نہ ہی انہیں مسلمان بتاتے اور نہ انہیں مجددیت کے متہم کہتے اور نہ ہی انہیں مسلمانوں کا پیشوا کہنے کی جرأت کرتے۔ لیکن دیکھئے بریلویوں کے مسلمہ بزرگ کیا کہتے ہیں؟

حکیم محمود احمد برکاتی (جو بریلوی حضرات کے ہاں بھی مسلم ہیں) لکھتے ہیں کہ مولانا معین الدین اجمیری (بریلوی بھی مانتے ہیں) نے ایک استفتاء کے جواب میں کہ کیا حضرات (شاہ محمد اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد) کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں براءۃ الابرار ص ۲۰۷)

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم ص ۱۸۴)

جنہیں اشرف سیالوی افتراق کا باعث اور فساد کا بیج بونے والا کہہ رہا ہے انہیں یہ حضرات (جو بریلوی کے ہاں مسلم ہیں) مسلمان اور مسلمانوں کا پیشوا فرما رہے ہیں اب یا تو ہم یہ کہہ دیں کہ اشرف سیالوی جھوٹ بول رہے ہیں یا پھر ہمیں یہ کہنا پڑے گا اشرف سیالوی چونکہ خود کو مسلمانوں میں سے نہیں سمجھتے اسلیے یہ حضرات ان کے اکابر نہیں ہیں۔

دوسری طرف مولانا فضل حق خیر آبادی کے شاگرد مولانا معین الدین اجمیری کے ہم جماعت حکیم سید برکات احمد فرماتے ہیں کہ:

اکابر علماء کا طریقہ ہے کہ جو کسی عالم کی تصنیف میں غلطی ہو جائے تو اس کو حتی الامکان بناتے ہیں اگر صحیح ہو تو فہو المراد اگر وہ غلطی صحیح نہ ہو سکے تو مصنف کو برائی سے یاد نہ کرے چہ جائے کہ اس کو کافر کہیں اگر تقویت الایمان میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو حتی الامکان صحیح کرنا چاہیے اگر صحیح نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دے مصنف کتاب کو کافر نہ کہے یہ متقدمین کے خلاف ہے اگر تقویت الایمان سمجھ میں نہیں آئی تو اس کو نہ دیکھیں۔ (مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم ص ۱۹۰)

دیکھئے یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ شاہ صاحبؒ کو کافر نہیں کہنا چاہیے اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ جسے کتاب سمجھ نہ آئے تو وہ نہ دیکھے۔

لیکن اشرف سیالوی بغیر سمجھے یا جان بوجھ کر نا سمجھ بنتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے کہ یہ کتاب افتراق کا باعث ہے۔کون سچا ہے؟ فیصلہ بریلوی کریں۔

معروف سجادہ نشین صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی (جنہیں بریلوی تسلیم کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ:

جیسے شاہ ولی اللہ صاحب قبلہ کہ وہ تمام کچھ مہیا کرایا جس کی دین کو ضرورت تھی اور جس سے شاہراۓ صراط مستقیم واضح اور بے خطر ہو چکا تھا۔لیکن وہ ایک عام دعوت نہ دے سکے جس کیلئے وہ کچھ مہیا کیا گیا تھا، خواہ فرصت نہ ملی، خواہ اس کی استعداد و دیعت نہ فرمائی گئی اسی وجہ سے بعض اکابر نے کھلا اقرار کیا ہے کہ شاہ صاحب نے مجددین کا خاکہ پیش کیا اور سید صاحب شہید اور اسماعیل شہیدؒ ان کے مجددیت کے متمم ہوئے گویا مجددیت کے کام کو تین ہستیون نے سرانجام دیا۔(توحید ۱۷۵)

اس جگہ سید احمد شہید بریلوی اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کو صاحبزادہ صاحب نے مجددیت کا متمم قرار دیا۔اب ہم اشرف سیالوی کی بات کو کیسے سچ تسلیم کر سکتے ہیں؟

اسی طرح مولانا محمد ذاکر صاحب (خلیفہ درگاہ سیال شریف، جو بریلویوں کے ہاں مسلم ہیں) کے رسالے میں ہے۔

شیخ اسماعیل شہید اور سید احمد بریلوی میدان میں نکل آئے، انگریزوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف جہاد کیا وہ ہندوستان میں خالص اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے (رسالہ الجامعہ کا اتحاد و عالم نمبر ۱۱۶ شمار ۱۲۔۱۱۔ جلد ۲۳)

اب اشرف سیالوی بتائیں کے وہ خود کو شاہ صاحب کا محبّ سمجھتے ہیں یا اسلام دشمن؟ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بریلوی کی تقدیم کے ساتھ چھپنے والی کتاب میں ہے۔

مولوی اسماعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے (تحفۃ الابرار ۴۴۵)

بریلی حضرات کے عالم دین مولوی شاہ ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں کہ:

میں نے خود رسالی میں کہن سال افراد سے سنا ہے کہ شاہ عبدالعزیز مولانا اسحٰق مولانا اسماعیل کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے ہیں شکر ہے اللہ کو جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق (مولانا اسماعیل دھلوی اور تقویۃ الایمان ۴۵)

مندرجہ ذیل کتب میں بریلوی علماء نے شاہ صاحب کو اسلامی القاب سے نوازا:

۱......شاہ اسماعیل شہید......بحوالہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ۲۵۷ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود

(۲) مولوی اسماعیل صاحب مرحوم دھلوی......بحوالہ انکشاف حق ص ۴۶ مفتی خلیل خان برکاتی بدایونی

(۳) شاہ اسماعیل شہید......بحوالہ مقدمہ مقابیس المجالس ص ۲۲۷ لطمۃ الغیب ص ۲۱۰ مقدمہ مکتوبات قدوسیہ ص ۵۱

(۴) مولانا اسماعیل مرحوم......بحوالہ فتاویٰ مظہریہ ص ۳۵۰ مفتی مظہر اللہ دہلوی بریلوی

(۵) مولوی اسماعیل شہید......بحوالہ ڈھول کی آواز ص ۳۰ حافظ محمد فضل حق

(۶) شاہ اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ ...... روئیداد مناظرہ گستاخ کون؟ ص ۴۴۲ حنیف قریشی رضا خانی

(۷) اسماعیل شہید......بحوالہ کشف المغیبات ص ۲۹ نظام الدین ملتانی

اور اشرف سیالوی کے مذہب کے بانی احمد رضا خان لکھتا ہے کہ (جنہیں بریلوی معصوم سمجھتے ہیں)

میرا مسلک یہ ہے کہ وہ (شاہ اسماعیل شہیدؒ) یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ ملفوظات ص ۱۰۲، مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳

اور یاد رہے کہ یزید کے بارے میں مولوی غلام رسول سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں مسلمان لکھا ہے اور مولوی عبدالسمیع رامپوری بریلوی نے انوار ساطعہ ص ۷۱ میں لکھا ہے کہ یزید تابعی تھا۔

اور اس کتاب پر احمد رضا خان کی بھی تقریظ موجود ہے تو ظاہر ہے یہی رائے احمد رضا خان کی بھی ہوئی اب ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر قارئین خود ہی نتیجہ اخذ کر لیں۔

لیکن اتنی بات واضح ہوگئی کہ احمد رضا خان شاہ صاحب کو بہر حال مسلمان جانتے تھے اور یہ بھی یاد رہے کہ احمد رضا خان کا یہ کہنا کہ اگر کوئی کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے۔ تو اس کی وضاحت بھی سن لیں کہ احمد رضا خان کہہ چکے ہیں کہ علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں (تمہید ایمان ۳۶)

تو ان عبارات سے پتہ چلا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ احمد رضا کے نزدیک مسلمان تھے۔ اب اشرف سیالوی کا ایک مسلمان پر بہتان لگانا کس قدر غلط جسارت ہے۔ اور ممکن ہے کہ ہماری ان گذارشات سے اشرف سیالوی کی عقل ٹھکانے پر آ گئی ہوگی۔ لیکن اگر کسر باقی رہ گئی ہو تو سنیئے خود اشرف سیالوی کا اقرار دیکھ لیں کہ:

البتہ اسماعیل کو اس کی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے کی بنا پر کافر نہیں کہا'' (مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳)

جب ان درجن بھر علماء سے ہم نے شاہ اسماعیل شہیدؒ کی برأت ثابت کردی تو اب اشرف سیالوی کے واویلے کی طرف کیسے توجہ کی جاسکتی ہے اور اسے کیسے سچا مانا جاسکتا ہے اور یہ کیسے مانا جاسکتا ہے کہ دیوبندی بریلوی اختلاف کی بنیاد تقویۃ الایمان اور شاہ اسماعیل شہیدؒ ہیں بلکہ واضح طور پر خود بریلوی کے اقرار سے یہ ثابت ہوتا کہ احمد رضا خان ہی وہ پہلا شخص جوان دیکھی قوتوں کے اشاروں پر فرنگیت کے پس پردہ عزائم کی تکمیل میں سرگرداں تھا اور اس کی کوششوں اور محنتوں سے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر کر پارہ پارہ ہوگیا۔

اشرف سیالوی اور اس کے ہمنوا رضا خانی حضرات کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ: جس تقویۃ

الایمان کی بنیاد پر تمہیں اعتراض ہے وہی کتاب ان سب بزرگوں کے پیش نظر تھی لیکن پھر بھی یہ مذکورہ بزرگ شاہ صاحبؒ کو تعظیمی القاب سے یاد کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رضاخانیوں کا شاہ صاحبؒ کو غلط کہنا بالکل سو فیصد غلط اور باطل نظریہ ہے۔

رضاخانی اپنے گریبان میں جھانکیں:

اپنی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے رضا خانیوں نے علماء اہلسنۃ پر کفر کی بوچھاڑ کی۔

ہم بریلویوں کے چند عقائد لکھ کر آپ سے اس پر رائے طلب کرتے ہیں۔

(۱) احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو — کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ص ۷ حصہ دوم)

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ص ۷ حصہ دوم)

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود — عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش ص ۲۹ حصہ دوم)

انجام وے آغاز رسالت باشد — اینکہ گوہم تابع عبدالقادر

(حدائق ص ۲۷ حصہ دوم)

فتح باب نبوت پہ بے حد درورد — ختم دردو رسالت پر لاکھوں سلام

حدائق ص ۲۸ حصہ دوم)

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر — یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت

کہ ہوئے جائے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

(حدائق ص ۳۷ حصہ سوم)

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس وانور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل ونائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال

وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۶)

یہ چند وہ عبارات ہیں جو ہم نے احمد رضا کی صرف دو کتابوں سے پیش کی ہیں۔

اگر ہم اس پر مزید حوالہ جات پیش کریں تو یہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائیگی ہم نے طوالت کے خوف سے صرف احمد رضا کی چند عبارات پیش کی ہیں۔

اسپر اگر آپ نے مزید عبارات دیکھنی ہوں تو۔ ہدیۂ بریلویت۔ بریلویوں کی شیطان سے محبت وغیرہ کا مطالعہ کریں اور بتائیں کہ کیا یہ عقیدہ سراسر باطل نہیں۔

مولوی عمر اچھروی بریلوی لکھتا ہے کہ:

حضور زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر وناضر ہوتے ہیں (مقیاس حنفیت ص ۲۹۱)

اور یہی صاحب لکھتا ہے کہ:

تو میرے خیال میں مصنف مذکور جو قرآن شریف نبی پر اترا ہے اس کی اتباع کی کیا ضرورت ہے۔ کسی لڑکے یا دیوانے یا کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ہی ایمان لے آئے اور عو عو کرتا پھرے تا کہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کو کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ ملے اور نہ مصنف مذکور اس توہین مصطفیٰ ﷺ سے عذاب الیم میں گرفتار ہو (مقیاس حنفیت ص ۲۲۳)

مولوی عبدالسمیع رامپوری بریلوی لکھتا ہے کہ:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک وناپاک مجالس مذھبی اور غیر مذھبی میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعویٰ نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفر وغیر کفر میں پایا جاتا ہے (انوار ساطعہ ص ۳۵۹)

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتا ہے کہ:

رہے گناہ ان کی تفصیل یہ ہے کہ انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کرسکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیانا خطا صادر ہوسکتے ہیں۔ (جاء الحق ص ۳۴۰)

چور مچائے شور

بریلوی رضا خانی جماعت کے اکابرین کو جب اس بات کا ڈر ہوا کہ علماء اھل السنۃ کے مشن نشر توحید وسنت اور رد شرک وبدعت کی وجہ سے کہیں [illegible] ات کو سمجھ جائیں گے اور چور لے

چہرے سے پردہ ہٹ جائے گا اور باطل بے نقاب ہوجائے گا اور یوں اہل بدعت کی جگ ہنسائی ہوگی۔

توانہوں نے فوراً اھل السنۃ کے خلاف طوفان تکفیر برپا کردیا۔

چنانچہ جب اھل السنۃ اپنے دفاع میں مصروف ہوجائیں گے تو ہمیں معاشرے میں پھلنے پھولنے کا موقع مل جائے گا۔

اسلیے احمد رضا خان نے تکفیر کے فتوے جاری کردیئے:

اھل السنۃ نے بارہا ان اھل بدعت کے الزامات واعتراضات کے دوٹوک اور مسکت جوابات دیئے کئی مناظرے اور مجادلے ہوئے اور اس میں اھل السنۃ کو فتح مبین کی سعادت ملی مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری اور مولانا منظور نعمانی اور دیگر علماء اھل السنۃ نے اھل بدعت کو گھر جاکر للکارا اور منہ توڑ جوابات دیئے لیکن بریلوی حضرات کی ضد اور ہٹ دھرمی میں کوئی فرق نہ آیا بغض وحسد کی آگ نہ بجھی۔ اھل السنۃ پر الزامات کی بوچھاڑ پھر بھی نہ رکی تو آخر کار اھل بدعت کو انکا چہرہ دکھانے کیلیئے اھل السنۃ نے انہیں اپنی عبارات کی طرف متوجہ کیا اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری کے بعد وہی دعویٰ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے بھی کیا

فریق مخالف کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہم پر اکابرین دیوبند نے کبھی گستاخی وتکفیر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

بالکل غلط ہے اسلیئے کہ شیر اھل السنۃ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری جنہوں نے احمد رضا خان کے دور میں اسے اسی موضوع پر چیلنج کیا اور وہ نہ آیا۔

اسی طرح امیر عزیمتؒ نے مولوی صدیق رضا خانی کو چیلنج کیا تو اس نے بھاگنے میں عافیت سمجھی اور یوں اشرف سیالوی سے مناظرہ طے ہوا جس کی حقیقت آنے والے صفحات میں انشاء اللہ واضح کردی جائے گی۔

اس مناظرۂ جھنگ کے دوران جس طرح اشرف سیالوی نے اپنے مسلک پر ہتھوڑے چلائے ہیں (جن کی تفصیل آپ آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے)

اس طرح اس بریلوی نے یہ مسئلہ بھی حل کردیا کہ:

ہم کافی عرصہ سے اپنی عبارات کا جواب دیتے ہوئے کہتے تھے ہماری عبارات میں قطعا گستاخی کا شائبہ تک نہیں بلکہ یہ احمد رضا کی سینہ زوری اور غلط فہمی کا نتیجہ ہے اور احمد رضا کا کسی

عبارات کو غلط جامہ پہنا کر پیش کرنا اور غلط سمجھنا ہم پر حجت نہیں تو ہمارے اس جواب کو قابل التفات نہیں سمجھا جاتا تھا۔

لیکن مناظرۂ جھنگ میں جب امیر عزیمتؒ کی طرف سے رضا خانیوں کی عبارات پیش کی گئی تو اشرف سیالوی نے وہی جواب دیا جسے پہلے رد کر دیا جاتا تھا اور اپنی عبارات کے دفاع میں کہا کہ مفتی احمد یار صاحب نے حضو کو دھوکے باز کہا ہے یا آپ نے ان کی عبارت سے سمجھا ہے آپ کا سمجھنا انپر الزام اور حجت نہیں ہے۔ (مناظرۂ جھنگ ص ۷۸)

جب اھل السنۃ کا کسی عبارت کو بے ادبی والا سمجھنا تم پر حجت اور الزام نہیں ہے تو پھر احمد رضا خان اور رضا خانیوں کا ہماری عبارتوں کو گستاخی کا جامہ پہنانا ہم پر کیسے حجت ہو سکتا ہے۔ علماء اھل السنۃ کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا تھا کہ ہمارے اکابرین نے اپنی زندگیاں عشق رسالت اور گستاخوں کی تردید میں گزار دی لیکن ہمارے اس جواب کو ناکافی سمجھنے والے رضا خانی جماعت کے اشرف سیالوی مولوی عمر اچھروی کے دفاع میں یہ کہنا پڑ گیا کہ وہ تو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی گستاخی پر گرفت کر رہے ہیں وہ خود کیسے گستاخی کر سکتے ہین (مناظرۂ جھنگ ص ۱۶۸)

اگر اشرف سیالوی کا یہ اصول درست ہے تو پہلے ہمارے اکابر کے ایمان پر دستخط کریں پھر ہمارے سامنے ایسے قانون پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ اہل بدعت کو سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔ اور اھل سنت کو دنیا آخرت میں کامیاب فرمائے آمین۔

مناظرۂ جھنگ کیوں ہوا؟

ابن امام اہلسنت مولانا عبدالقدوس خان قارن

مشہور مقولہ ہے ''تنگ آمد بجنگ آمد'' جب کوئی اور صورت نہ رہی تو امیر عزیمت نے مناظرہ قبول کرلیا۔ اس میں کامیابی تو امیر عزیمت کو یہ ہوئی کہ مناظرہ کے لئے مقامی کسی بریلوی عالم کو میدان میں اُترنے کی جرات نہ ہوئی بلکہ انہوں نے سیال شریف کے شیخ الحدیث محمد اشرف صاحب سیالوی کو مناظرہ کے لئے بلایا، اور دوسری کامیابی یہ ہوئی جس بات سے بریلوی حضرات ہمیشہ گریز کرتے رہے اسی کو موضوعِ مناظرہ قرار دیا گیا اور اس پر مناظرہ ہوا۔ بریلوی حضرات ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کسی عبارت میں گستاخانہ انداز نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی ہماری کسی عبارات پر کسی نے اعتراض کیا ہے۔ اس لئے ہماری عبارات کو موضوعِ مناظرہ بنایا ہی نہیں جاسکتا۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے اس لئے کہ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور ان جیسے دیگر حضرات نے ان لوگوں کی کئی عبارات پیش کی ہیں جو قابلِ اعتراض ہیں بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا عبدالستار صاحب نیازی نے ایک تحریک شروع کی تھی کہ بریلوی اور دیوبندی مسالک میں مصالحت ہونی چاہئے اور اس لئے انہوں نے حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''ہفت مسئلہ'' کو مدار بنانے کے ساتھ یہ شرط رکھی کہ علماء دیوبند کی جن عبارات پر ہمیں اعتراض ہے ان عبارات کو ان کی کتابوں سے نکال دیا جائے۔ اس تحریک میں انہوں نے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب جیسے دیوبندی علماء کو بھی شامل کر لیا۔ جب یہ معاملہ حضرت والد محترم امام اہل السنّت کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے دیوبندی علماء سے فرمایا کہ صلح بہت اچھی چیز ہے مگر صلح میں صرف ایک فریق کا نہیں بلکہ دونوں فریقوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اگر وہ ان مصالحت میں مخلص ہیں تو علماء بریلویہ کی جن عبارات پر ہمیں اعتراض ہے وہ بھی ان کو اپنی کتابوں سے نکال دیں تاکہ معاملہ برابری کا ہو۔ جب یہ بات مولانا عبدالستار صاحب نیازی تک پہنچی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عبارات تو قابلِ اعتراض ہیں ہی نہیں، اس لئے ہم کوئی عبارت نکالنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ حضرت والد صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کئی دفعہ یہ واقعہ سنایا کہ میں حرم مکہ میں بیٹھا تلاوت کر رہا تھا کہ کسی ساتھی

نے مجھے اطلاع دی کہ مولانا عبدالستار صاحب نیازی آپ سے ملنے آرہے ہیں۔تھوڑی دیر بعد وہ تشریف لائے ان کے ساتھ چند افراد اور بھی تھے۔دورانِ گفتگو نیازی صاحب کہنے لگے کہ ہم نے بریلوی اور دیوبندی مصالحت کی کوشش کی تھی مگر آپ نے اس میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ میں نے سوال کیا کہ میں نے کیسے رکاوٹ ڈالی ہے؟ تو نیازی صاحب کہنے لگے کہ آپ نے خواہ مخواہ یہ شرط لگادی ہے کہ بریلوی علماء کی عبارات کو بھی ان کی کتابوں سے نکالا جائے حالانکہ ہماری تو کوئی عبارت قابلِ اعتراض نہیں ہے۔تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ آپ اس عمل کو آگے بڑھائیں یہ ہمارا کام ہے کہ ہم تمہیں تمہاری قابلِ اعتراض عبارت سے آگاہ کریں، انشاء اللہ العزیز عبارات آپ علماء دیوبند کی پیش کریں گے ہم اس سے دوگنا قابلِ اعتراض عبارات تمہاری کتابوں سے پیش کریں گے اس پر نیازی صاحب اٹھ کر چلے گئے۔ بریلوی حضرات نے ان عبارات کو موضوعِ مناظرہ بنانے سے ہمیشہ گریز کیا مگر امیر عزیمت نے موضوع مناظرہ میں یہ شامل کروا کر کامیابی حاصل کی کہ دیوبند مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علماء بریلی کی عبارات جو ان کی کتبِ معتبرہ میں موجود ہیں گستاخانہ اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں جیسے بریلوی علماء کی عبارات پر اعتراض کیا جس کا جواب بریلوی مناظر کو دینا پڑا۔

بریلوی مناظر اپنے طبقہ کی قد آور شخصیت تھی جبکہ امیر عزیمت اس وقت اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے ابتدائی دور میں تھے۔مناظرہ کو اختتام پر پہنچانا اور درمیان میں ہی کسی بات کا جواب نہ دے سکنے کے باعث مناظرہ کا ختم نہ ہو جانا بھی امیر عزیمت کی کامیابی تھی مگر ثالثوں نے قد آور شخصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے بریلوی مناظر کا پلہ بھاری قرار دیا مگر امیر عزیمت کی شکست کا فیصلہ وہ بھی نہ دے سکے۔امیر عزیمت نے ثالثوں کے اس فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کیا۔اس مناظرہ سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ بریلوی مناظر سیالوی صاحب کو ان کے طبقہ نے جو آسمان پر چڑھا رکھا تھا اس کو اپنی حیثیت کا پتہ چل گیا کہ اس کے مقابلہ میں دیوبندی مکتبہ فکر کے کہنہ مشق مدرس یا شیخ الحدیث کے منصب پر فائز کو لانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا مقابلہ ایک خطیب بھی کر سکتا ہے، اسی لئے اس مناظرہ کے بعد اس کے للکارے پہلے کی بہ نسبت کم ہو گئے، پھر اس مناظرہ سے امیر عزیمت کو ایسی شہرت ملی کہ ضلع جھنگ سے باہر بھی ان کو پراگراموں میں شرکت کی دعوت دی جانے لگی۔

مناظرہ جھنگ ایک تجزیاتی مطالعہ

مفتی ابوقتادہ نقشبندی

الحمدلله و كفى والصلوة والسلام على محمد المصطفى اما بعد

آج سے چند سال پہلے کی بات ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے سوال دریافت کیا تھا کہ مناظرہ جھنگ جو مولانا حق نواز شہیدؒ اور علامہ اشرف سیالوی بریلوی کے درمیان ہوا تھا اس کے بارے میں آپ کچھ اظہار خیال فرمائیں۔ بندہ نے اسی وقت کچھ گزارشات اس سائل کو گوش گزار کی تھیں۔ اسی وقت سے خیال تھا کہ اس مسئلہ پر کوئی تفصیلی تحریر آنی چاہئے تا کہ مناظرہ جھنگ کے بارے میں بریلوی مکتبہ فکر کے جھوٹے پرپگینڈے کا منہ توڑ ہو جائے۔ اللہ جزائے خیر دے "نور سنت" کی انتظامیہ کو، جنہوں نے اس کار خیر کا ارادہ کیا اللہ پاک ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مناظرہ جھنگ کے بارے میں عام طور پر بریلوی حضرات کی طرف سے یہ جھوٹا پروپگینڈا کیا جاتا ہے کہ اس میں بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی کی جیت ہوئی تھی حالانکہ اصولِ تحقیق کی روشنی میں اگر اس مناظرے کو پرکھا جائے اور تعصب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے تو ایک عام طالب علم بھی یہ کہہ اٹھتا ہے کہ حقائق کچھ اور ہیں۔ بندہ کی اس تحریر کی بنیاد صرف وہ مناظرہ جھنگ (روئداد) ہے جو علامہ اشرف سیالوی کے مکتبہ سے تحریری شکل میں چھپا ہے۔

مناظرہ میں جیت کا معیار

کسی بھی مناظرے میں چند امور ایسے ہیں جن کی بنیاد پر اس مناظرہ کو تحقیق کے ترازو میں تولا جاتا ہے۔ اجمالی طور پر عرض ہے کہ ان امور میں سے تین چار بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(ا)　فریقین کے دعویٰ اور دلائل کی مطابقت۔

(۲) مدعی کی جانب سے جو دلائل پیش کئے گئے ان کا جواب اسی طرح مدعی علیہ کی جانب سے الزامی جوابات اور اس کے دلائل کو توڑنا۔

(۳) دونوں طرف سے دلائل کی قوت، تعداد اور طرز استدلال اور جواب۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار امور ہیں جن میں لہجہ، طرز کلام وغیرھما امور ہیں۔ ان امور کے لحاظ سے مناظرہ جھنگ کا جائزہ لیا جائے تو ایک عام آدمی بھی جو بلا تعصب جائزہ لے، وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس مناظرے میں جیت علمائے اہلسنت دیوبند کی ہوئی۔ اس پر مستزاد، اگر غیر جانبدارانہ اور محققانہ جائزہ لیا جائے تو اس مناظرے میں منصفین کا کردار ایک الگ ہی کہانی سناتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کی سہولت کیلئے سب سے پہلے اسی پہلو کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے۔

منصفین کا کردار۔ایک تجزیہ

مناظرہ جھنگ میں فیصلہ دینے کیلئے تین حضرات کے نام آئے ان میں سے دو حضرات کے نام تبدیل ہوئے اور ان کی جگہ دو نئے منصفین شامل ہوئے۔ تبدیل ہونے والے حضرات پروفیسر سعید انصاری اور پروفیسر حنیف چودھری صاحب تھے جن کی جگہ ایک عام درجے کا وکیل اور ایک سکول کے ماسٹر صاحب کو مقرر کیا گیا۔ صدر منصف کے طور پر جناب تقی الدین انجم صاحب کو مقرر کیا گیا جو کہ ایک سکول ٹیچر تھے ایک عام قاری بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ تینوں اشخاص کسی بھی معاملے کے درمیان فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ ان میں سے کوئی شخص نہ قاضی تھا، نہ کوئی ریٹائرجج نہ ہی کوئی پنچائیت کا سربراہ ان تینوں حضرات کے ہاتھ میں کسی معاملے کا فیصلہ دینا ایسا ہی تھا جیسا کسی بچے کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی دینا۔

ایک سوال کا جواب

ممکن ہے یہاں کوئی سوال کرے کہ جب علمائے دیوبند نے ان کو متفقہ طور پر مان لیا تھا تو آج آپ کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟

جواب

(۱) یہ کہنا کہ علمائے دیوبند نے متفقہ طور پر ان کو منصف مانا، یہ بات درست نہیں کیونکہ

علمائے اہلسنت کا ماننا مشروط تھا دو شرطوں کے ساتھ:

(۱) منصفین غیر جانبدار رہیں گے۔

(۲) حلف اٹھائیں گے۔

ان دونوں شرطوں کی پاسداری نہ کی گئی۔۔علمائے دیوبند ان منصفین سے واقف نہ تھے اور علمائے اہلسنت دیوبند کی طرف سے حلف اٹھانے والا مطالبہ بھی تھا۔مگر ان منصفین کی جانب سے باقاعدہ ڈرامے کے حصے کے تحت اس سے انکار کیا گیا۔جس کی تفصیل آگے آرہی ہے اسی لئے مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے آغاز ہی میں کہا تھا کہ:

''میں بھی ان حضرات سے واقف نہیں''۔(مناظرہ جھنگ:ص۴۴)

اور اس اعتماد پر مناظرہ کا آغاز کردیا گیا کہ منصفین ان دونوں شرطوں کی پاسداری کریں گے مگر منصفین نے اپنا طے کردہ ڈرامہ بڑے اچھے طریقے سے نبھایا جس کے ثبوت ملاحظہ ہوں۔یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہ تینوں منصفین فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے اور اس پر مستزاد ان کی بددیانتی اور جانبداری۔

ثبوت نمبر ۱ (صدر منصف تقی الدین انجم کا اعتراف)

جناب تقی الدین صاحب جو ایک سکول ٹیچر تھے اور دینی تعلیم سے ناآشنا تھے،وہ خود اعتراف کرتے ہوئے مناظرہ کے آغاز میں کہتے ہیں کہ:

> ''میں نے اپنی ساری زندگی بحیثیت ایک ٹیچر گزاری ہے اور دینی علم کا کوئی اتنا بڑا ذخیرہ میرے پاس موجود نہیں اور نہ ہی میرے پاس اتنی معلومات ہیں جتنی آپ حضرات کو ہونگی لیکن تجزیہ (Analese) (اصل عبارت میں اسی طرح غلط spelling لکھی ہوئی ہے) کی کیفیت کو اپنے ذہن میں رکھوں گا''۔

(مناظرہ جھنگ:ص۴۱)

یہاں ایک عام طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ analysis کرنا باقاعدہ ایک فن ہے اور ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھا بھی جاتا ہے وہ شخص کیا analysis کرے گا جو سکول ٹیچر کے طور پر بچوں کو پڑھاتا رہا ہو۔سکول ٹیچر ہونا کوئی معیوب بات نہیں ہمارا اعتراض تو ایسے شخص کے فیصلے کو اتنی اہمیت دینے پر ہے کہ بریلوی حضرات پر تعجب اور افسوس ہے کہ ایک نااہل اور جانبدار شخص

...ے غلط فیصلے پر سچے سنی حنفی مذہب کو بدنام کرنا اور سنیت کے خلاف جھوٹا پرپگینڈا کرنا کہاں کی دانش مندی ہے؟

ثبوت نمبر۲ (حلف اٹھانے سے انکار)

اگر یہ منصفین واقعۃً غیر جانبدار تھے تو انہوں نے علمائے اہلسنت کے مطالبے کے باوجود حلف کیوں نہ اٹھایا اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان منصفین نے جب حلف اٹھانے سے انکار کیا تو ان کی وکالت بریلوی صدر مناظر نے کی۔ آخر کیوں؟ صرف اسی لئے کہ بریلویوں کا یہ طے شدہ ڈرامہ تھا جس کا پول اس عکسی فیصلے سے بھی کھل گیا جس میں مناظرہ ہونے سے ایک سال پہلے کی تاریخ ہے گویا مناظرہ ہونے سے پہلے ہی فیصلہ کرلیا گیا تھا ملاحظہ فرمائیں:

''مولانا عبدالرشید صاحب رضوی (بریلوی صدر مناظر) اگر ان کو منصف ہی قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے۔

انجم صاحب: حضرت میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ کہ ہم نے یہ فیصلہ دراصل خدا کے ہاں دینا ہے۔۔۔۔

حضرت مولانا عبدالرشید صاحب: ہمیں کوئی شک نہیں جب کہ ہم نے منظور کرلیا ہے کہ ہم ان کا فیصلہ مانیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے''۔

(مناظرہ جھنگ: ص ۴۸۔۴۹)

ثبوت نمبر۳ (صدر منصف کی بددیانتی)

قارئین کسی بھی منصف کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبداری سے فریقین کی بات کو سنے مگر ان نام نہاد منصفین نے انصاف کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے انتہائی جانبداری اور بددیانتی کا ثبوت دیا۔

حوالہ نمبر۱

پہلی ٹرن میں جس میں علمائے اہلسنت مدعی تھے کہ بریلوی گستاخ ہیں جب پہلی عبارت کے جواب میں اشرف سیالوی بری طرح پھنس گئے اور جو جواب انہوں نے دیا مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس جواب پر اعتراض کیا۔ اب اصولاً بریلوی مناظر کو اپنی باری میں اس کا

جواب دینا چاہئے تھا یا بریلوی صدر مناظر کو اگر کوئی اعتراض تھا تو وہ کرتا مگر ایک عجیب ترین بات ہے کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے اعتراض کا جواب صدر منصف بریلوی مناظر کی وکالت کرتے ہوئے دے رہا ہے۔ ملاحظہ ہو:

''دیوبندی مناظر: نحمده و نصلی علی رسوله الکریم میں گزارش کروں گا کہ اس وقت فاضل مناظر نے خلط مبحث کرتے ہوئے ہمارے فریق یا ہمارے علماء کی عبارتیں پیش کرنا شروع کر دیں۔

پروفیسر تقی الدین انجم۔ صدر منصف

جناب وہ تو انہوں نے آپ کے اعتراض کے جواب میں پیش کی ہیں کہ اگر ادھر مثال ہے شکاری کے ساتھ تو ادھر مثال ہے کمہار اور لوٹے کے ساتھ''۔ (یہ جواب اور صفائی بھی غلط ہے کیونکہ مولانا حق نوازؒ کا اعتراض تشبیہ پر نہیں دھوکہ دینے پر تھا۔ از ناقل)

(مناظرہ جھنگ: ص ۷۱)

حوالہ نمبر ۲

دوسری ٹرن میں جس میں بریلوی حضرات مدعی تھے، مولانا حق نوازؒ، اشرف سیالوی کی پیش کردہ عبارت کا جواب دے رہے تھے۔ اس جواب پر اعتراض کرنے کا حق بریلوی مناظر کا تھا مگر یہاں بھی صدر منصف صاحب نے بریلوی مسلک سے وفاداری نبھاتے ہوئے اور اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مولانا کے جواب پر سوال کر دیا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص: ۹۰)۔

حوالہ نمبر ۳

علمائے اہلسنت کا دعوی تھا کہ بریلوی گستاخ ہیں۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس دعوے پر پے در پے دلائل پیش کیے جن کا جواب دینے سے مولوی اشرف سیالوی عاجز آ گئے۔ انوار شریعت کے جواب پر سیالوی صاحب نے غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی مگر جب اگلی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کیا گیا تو بجائے اس کے کہ بریلوی مناظر اپنی باری میں صفائی پیش کرتا، انجم صاحب نے ''حقِ دوستی'' نبھاتے ہوئے ایک بار پھر سیالوی صاحب کی جان بچائی اور ان کی طرف سے اپنے زعم اور گمان میں جواب دیا کہ:

''مستند کتاب کا حوالہ پیش کریں''۔

(مناظرہ جھنگ:ص ۱۳۱)

:ب مولانا حق نوازؒ نے سوال کیا کہ:

''کیا یہ بریلوی کی کتاب ہے یا نہیں؟ تو انجم صاحب نے کہا کہ:

''ہو یا نہ ہو آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے''۔ (مناظرہ جھنگ:ص ۱۳۱)

کیا یہ ایک منصف کی زبان اور کردار ہے؟ ہمارا سوال تمام بریلویت سے ہے کہ تقی الدین انجم صاحب کو کیسے پتہ چلا کہ یہ بندہ غیر معتبر ہے یہ بات تو وہی کر سکتا ہے جو بریلوی مسلک کا ماننے والا ہو۔ نیز سیالوی صاحب کی بار بار جان بچانا بھی کسی اندرون خانہ ڈرامے کی قلعی کھول رہا ہے نیز اس جملے کی شدت پر بھی غور فرمائیے:

''ہو یا نہ ہو آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے''۔ (مناظرہ جھنگ:ص ۱۳۱)

واہ! واہ! بریلوی مسلک سے ایسی وفاداری کہ اپنے ہم مسلک کی گستاخانہ عبارت آئی تو سیخ پا ہو گئے کہ چاہے یہ بریلوی ہو یا نہ ہو مگر حوالہ پیش نہیں کرنا۔

حوالہ نمبر ۴

مناظرہ کے بیچ میں جب منصفین کی جانبداری کا بھانڈا پھوٹا اور علمائے اہلسنت نے ان پر اعتراض کیا تو انجم صاحب نے رسوائی کے ڈر سے کہ کہیں اصل ڈرامہ ہی نہ آشکارا ہو جائے جان چھڑاتے ہوئے ثالثی سے انکار کر دیا اسوقت انجم صاحب کو منانے بریلوی ہی گئے تھے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بریلوی اور منصف کا آپس میں گٹھ جوڑ تھا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ:ص ۱۸۴)

حوالہ نمبر ۵

مناظرہ کے اختتام پر جب فاتح بریلویت مولانا حق نوازؒ نے احمد رضا خان کے خلاف ایک مستند مولوی قاضی عبدالنبی کوکب کا حوالہ پیش کیا تو انجم صاحب کی رگ بریلویت ایک بار پھر پھڑکی اور انھوں نے مولانا حق نواز شہیدؒ کی تقریر کے دوران مولانا حق نوازؒ کی تقریر میں مداخلت کرتے ہوئے جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ جب دوسرے منصف نے بھی دیکھا کہ معاملہ اب قابو میں نہیں آتا تو غلام باری صاحب جو کہ دوسرے منصف تھے نے بھی بددیانتی میں

انجم صاحب کا ساتھ دیا اور بحث کا رخ موڑنے کیلئے سوال داغ دیا۔

(دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۲۵۶)

حوالہ نمبر ۶

اسی طرح جب فاتح رضا خانیت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے بریلوی علماء کے حوالے اکابر اہلسنت دیوبند کے حق میں پیش کئے تو بجائے بریلوی مناظر کے، منصفین چیخ اٹھے افسوس صد افسوس کہ کس طرح انصاف کا خون کیا گیا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۲۳۲)

معاون منصفین کی بد دیانتی

معاون منصفین میں سے خان منظور احمد صاحب نے حق جانبداری خوب نبھایا۔

حوالہ نمبر ا

جب انوار شریعت کی گستاخانہ عبارت کا حوالہ سنیوں کی طرف سے بریلویوں پر پیش کیا گیا تو ابتداً اشرف سیالوی نے اس حوالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا اور بعد میں غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی تو خان منظور صاحب نے بریلویت کی محبت سے بے تاب ہو کر (گویا ہاتھ باندھتے ہوئے) اشرف سیالوی سے کہا:

> ''قبلہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلا اعتراض جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھا اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں''۔

(مناظر جھنگ: ص ۱۲۵)

یہ لہجہ ایک زرخرید غلام کا تو ہو سکتا ہے غیر جانبدار منصف کا نہیں پورے مناظرے میں کسی منصف نے ایک بار بھی یہ لہجہ سنی علماء کیلئے نہیں استعمال کیا۔ اللہ جانے کہ بریلویوں نے کتنا ان منصفین کو کھلایا تھا کہ انہوں نے انصاف کا خون کیا۔

حوالہ نمبر ۲

اسی طرح صفحہ ۱۵۱ پر خان منظور صاحب نے اشرف سالوی کی حتی الامکان طرف داری کرنے کی کوشش کی۔

حوالہ نمبر۳

صفحہ ۲۰۶ پر خان منظور صاحب نے جب دیکھا کہ اشرف سیالوی جواب دینے میں پٹری سے اتر گیا ہے تو اصول کے خلاف، مداخلت کرتے ہوئے سیالوی صاحب کی جان بچانے کی کوشش کی۔ یہی منظر صفحہ ۱۹۱ پر بھی نظر آتا ہے۔

خلاصہ کلام

(۱) تینوں منصفین فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔

(۲) مناظرے میں حلف اٹھانے سے انکار کر کے بددیانتی کا آغاز کیا گیا۔

(۳) بے شمار مقامات پر منصفین نے انتہائی جانبداری اور بریلوی مسلک سے وفاداری کا ثبوت دیا۔

(۴) بے شمار مقامات پر بددیانتی کے واضح ثبوت ہیں۔

اور یہ بات مسلم ہے کہ جو قاضی فیصلہ دینے میں بددیانت ہو اور خائن ہو اس کا فیصلہ کالعدم ہوتا ہے چہ جائیکہ ایک شخص جو قاضی بننے کا اہل ہی نہ ہو، وہ فیصلہ دے جبکہ وہ بددیانت اور خائن بھی ہو۔ ایسے فیصلے کو کند ہم جنس باہم جنس پرواز کے مصداق بددیانتوں کا ٹولہ یعنی رضاخانیت ہی گلے لگا سکتی ہے سچے سنی نہیں۔ اور بریلویوں کا جشن فتح منانا جھوٹ اور بددیانتی کی فتح ہے جو حقیقت میں باطل ہے۔

دلائل کا تجزیہ

دلائل کے مختصر جائزے سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جیت علمائے دیوبند کی ہوئی۔ مختصراً عرض ہے۔

پہلی دلیل

مناظرے میں دو دعوے تھے ایک کے مدعی بریلوی تھے اور دوسرے کے مدعی اہلسنت وجماعت علمائے دیوبند۔ پہلی ٹرن سنی حضرات کو ملی اور دوسری ٹرن بریلویوں کو ملی جس کے وہ مدعی تھے۔ کل چھ (۶) گھنٹے مناظرہ چلا جس میں تین گھنٹے میں مدعی سنی تھے اور تین میں بریلوی۔ مجموعی

طور پر علمائے اہلسنت دیوبند کی طرف سے اپنے دعوے کہ بریلوی گستاخ ہیں کی تائید میں گیارہ حوالے پیش کئے گئے۔اور بریلوی مسلک کی طرف سے سات عبارتیں الزام لگاتے ہوئے پیش کی گئیں۔دلائل کی تعداد کے لحاظ سے بھی علمائے اہلسنت دیوبند کو برتری حاصل ہے۔

دوسری دلیل

گیارہ عبارتیں جو بریلویوں کی گستاخی کے طور پر پیش کی گئیں آئے دیکھتے ہیں کہ بریلوی مناظر نے ان میں سے کتنی عبارتوں کا جواب دیا اور کتنی عبارتیں لاجواب رہیں۔

مرحلہ وار جائزہ

پہلی عبارت

علمائے اہلسنت کی طرف سے پہلی عبارت ''جاء الحق'' کی پیش کی گئی اس عبارت کے حوالے سے دیوبندی حضرات کا اعتراض تھا کہ اس سے آقا علیہ السلام کی ذات اقدس پر نعوذ باللہ دھوکے اور دوغلے پن کی نسبت ہورہی ہے۔علامہ اشرف سیالوی نے اس کے جواب میں سارا زور تمثیل اور تشبیہ پر لگادیا۔اشرف سیالوی نے اس عبارت کا جواب یہ کہہ جان چھڑائی کہ یہ آپ کی حاشیہ آرائی ہے۔(مناظرہ جھنگ:ص۶۴)

سیالوی صاحب کی طرف سے اس کے جواب میں اپنے زعم میں مزید کچھ دلیل بھی دی گئی جس کا تعلق اصل اعتراض سے نہیں تھا سیالوی صاحب دوحیثیت ہونے پر تقریر کرتے رہے حالانکہ مولانا حق نواز شہیدؒ کا اعتراض اس غلط طرز کی نشاندہی تھی جس کا تذکرہ بریلوی کتاب جاء الحق میں گستاخی کرتے ہوئے کہا گیا تھا۔یوں سیالوی صاحب اس عبارت کا جواب دینے میں ناکام رہے۔

دوسری عبارت

مولانا حق نواز شہیدؒ کی طرف سے دوسری عبارت بھی جاء الحق کی پیش کی گئی جس میں گستاخی کرتے ہوئے نبی علیہ السلام کے بارے میں غلط طرز سے کلام کیا گیا تھا۔اہلسنت کا اعتراض تھا کہ جس طرز کی نشاندہی اس عبارت میں کی گئی اس سے آقا علیہ السلام کی طرف نعوذ

باللہ جھوٹ بولنے کی نسبت لازم آتی ہے۔مولوی احمد یار نعیمی نے جاء الحق کی اس عبارت میں نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ طرز اختیار کیا کہ میرے پاس زمین و آسمان کے خزانے ہیں مگر کفار کے چوری کرنے کے ڈر سے یہ فرمایا کہ میرے پاس خزانے نہیں ہے۔اس سے آقا علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹ بولنے والا ثابت کیا گیا۔اس کے جواب میں سیالوی صاحب نے یہ موقف اختیار کیا کہ نہ بتانا اور شے ہے اور نہ کہنا اور شے ہے۔(مناظرہ جھنگ:ص۷۰) مولانا حق نوازؒ نے اپنی باری میں مفتی احمد یار نعیمی کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر لکھا ہوا تھا کہ:

''میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں''۔

(مناظرہ جھنگ:ص۷۴)

اشرف سیالوی نے اپنی باری میں یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ دونوں لفظوں میں کوئی فرق نہیں یوں اس اعتراض کا بھی کوئی مدلل جواب سیالوی صاحب نہ دے سکے جو حوالے پیش کیے وہ غیر متعلقہ تھے۔اعتراض اس جھوٹ والے طرز (نعوذ باللہ) کا تھا۔مگر سیالوی صاحب اس اعتراض کو نہ توڑ سکے۔(مناظرہ جھنگ:ص:۷۸)

تیسری عبارت

سنیوں کی طرف سے تیسری عبارت انوار شریعت کی پیش کی گئی جس میں (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناکام کہا گیا۔سیالوی صاحب اس عبارت کی صفائی پیش کرنے میں سو فیصد ناکام رہے اور غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی۔

چوتھی عبارت

سنیوں کی طرف سے چوتھی عبارت مقیاس حنفیت کی پیش کی گئی تھی جس میں اچھروی صاحب نے نعوذ باللہ کتے کے نازل کردہ قرآن پر ایمان لانے کا مشورہ دے کر انتہائی گستاخانہ طرز عمل اختیار کیا تھا۔اس عبارت کے حوالے سے دو اعتراض تھے۔

(۱)　کتے کے نازل کردہ قرآن پر۔

(۲)　اس طرح کرنے سے عذاب سے بچنے پر۔(نعوذ باللہ من ذالک الکلمات)

سیالوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ حضرت تھانوی کی عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے حالانکہ

رد کرتے ہوئے بھی کفریہ جملہ بولنا درست نہیں۔سیالوی صاحب آخر دم تک اس عبارت پر اعتراض اٹھانے میں ناکام رہے بار بار حفظ الایمان کی عبارت کولیکر بیٹھ جاتے۔حالانکہ ان کو چاہئے تھا کہ اس طرح رد کرتے ہوئے کفریہ جملہ بولنا کیا جائز تھا؟اس پر پورے مناظرے میں ایک بھی حوالہ نہیں ملے گا۔حتی کے جب سیالوی صاحب عاجز ہو گئے تو یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ:

''مولانا عمر صاحب کل فوت ہوئے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم زمان ہیں ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے''۔

(مناظرہ جھنگ:ص۱۹۱)

پانچویں عبارت

انوار رسالت کی تھی ۔یہ عبارت ایسی سنگین تھی کہ منصفین بھی چھلانگ لگا کر سیالوی صاحب کی جان بچانے آ گئے اور کہا کہ ہم اس کتاب کو بھی نہیں مانتے۔اصولا بریلویوں کو چاہئے تھا کہ اگر وہ اس کتاب کو معتبر نہیں سمجھتے تھے تو انہیں اس عبارت پر حکم شرعی لگانا چاہئے تھا اور یہی مطالبہ اہلسنت دیوبند کے مناظر کی طرف سے کیا گیا۔(مناظرہ جھنگ:ص۱۳۱)

چھٹی عبارت

اس عبارت میں مقیاس حنفیت کے حوالے سے اعتراض کیا گیا تھا کہ بریلوی مسلک کے مولوی عمر اچھروی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا (نعوذ باللہ) کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہ گئے۔اور اسی لئے بے ہوشی کی تکلیف میں مبتلا رہے۔نیز اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں فرق کا کہا گیا اور نبی کیلئے یہ کہا گیا کہ وہ خدا کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔(ص:۱۸۷۔۱۸۸)

سیالوی صاحب نے اس کے جواب میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور تذکرہ الرشید سے استدلال کرنے کی سعی لاحاصل کی مگر اس اعتراض کو ہاتھ بھی نہ لگایا کہ کلام اور عمل میں فرق کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔صرف اتنا کہہ کر جان چھڑائی کہ یہ فیصلہ نہ تھا بلا قصد تھا۔(مناظرہ جھنگ:ص ۲۰۷) مگر فاتح رضا خانیت مولانا حق نواز شہیدؒ کے اس سوال پر بریلوی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا کہ جب مولانا حق نوازؒ نے صراحتا پوچھا کہ یہ عبارت نص قطعی کے خلاف ہے یا نہیں؟ دوٹوک جواب دیں۔(مناظرہ جھنگ:ص ۱۹۹) یوں مجموعی طور پر اس عبارت کے حوالے

سے بھی علمائے دیوبند کا پلہ بھاری رہا۔

ساتویں عبارت

ہفت اقطاب کے حوالے سے پیش کی گئی اس عبارت سے بھی سیالوی صاحب نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ یہ پیر مرید کا معاملہ ہے۔(مناظرہ جھنگ:ص ۲۰۸) ظاہری بات ہے یہاں مناظرہ گستاخی پر ہو رہا تھا۔سیالوی صاحب کو اس عبارت سے گستاخی صاف کرنا تھی مگر وہ ناکام رہے۔

آٹھویں عبارت

اوراق غم کے حوالے سے پیش کی گئی تھی جس میں آقا علیہ السلام کیلئے زوال بعد وفات کا لفظ (نعوذ باللہ) لکھا ہوا تھا (مناظرہ جھنگ:ص ۲۰۳) اس عبارت کا بھی کوئی جواب سیالوی صاحب نہ دے سکے۔

نویں عبارت

فوائد فریدیہ کی تھی۔سیالوی صاحب اس کی بھی کوئی وضاحت نہ کر سکے صرف ایک کلمہ دانی عبارت کا جواب دینے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔

دسویں عبارت

ملفوظات کے حوالے سے تھی جس میں شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کو منکر رسالت اور پیر کو نبی ماننے کے باوجود تکفیر نہ کرنے کے معاملے کو پیش کیا گیا تھا مگر سیالوی صاحب کو ایک لفظ بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔

گیارہویں عبارت

فتاوی افریقہ کی پیش کی گئی جو بالکل لاجواب رہی ایک لفظ بھی سیالوی صاحب صفائی میں نہ بول سکے۔

قارئین کرام! گیارہ عبارتیں اہلسنت کی طرف سے پیش کی گئیں ان گیارہ عبارات میں سے صرف پانچ کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی گئی جن میں سے اکثریت سوال گندم جواب چنا کے مصداق غیر متعلقہ حوالہ اور جواب تھے۔نتیجہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سیالوی صاحب بریلوی مسلک کے دفاع میں بری طرح ناکام رہے۔

دوسری ٹرن کا تجزیہ

بریلوی مسلک کی طرف سے جو عبارتیں بطور الزام کے اہل السنّت پر پیش کی گئیں آئیے مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی عبارت

سیالوی صاحب کی طرف سے پہلی عبارت صراط مستقیم کی پیش کی گئی اور دعوی کیا گیا کہ اس میں کھلی گستاخی ہے مولانا حق نواز شہیدؒ نے موقف اختیار کیا کہ اگر آپ کے دعوے کے مطابق اس میں گستاخی ہے تو مولانا احمد رضا خان نے کیوں تکفیر نہیں کی؟ عبارت کے اوپر مزید اعتراضات کے جواب میں خزائن العرفان کا حوالہ پیش کیا گیا۔ سیالوی صاحب نے لزوم والتزام کے فرق کو عدم تکفیر کی وجہ قرار دیا تو مولانا حق نوازؒ نے کوکبۂ شہابیہ کے حوالے سے سیالوی صاحب کے جواب کو غلط ثابت کیا۔ یوں اس عبارت کے حوالے سے سیالوی صاحب نے جو اعتراض کئے مولانا حق نوازؒ کے جوابات کے آنے کے بعد سیالوی صاحب ان کے جواب نہ دے سکے۔ اور یوں پہلی عبارت کے حوالے سے اہل السنّت دیو بند کا پلہ بھاری رہا۔

دوسری عبارت

تقویۃ الایمان کی پیش کی گئی جس کے جواب میں مولانا حق نواز شہیدؒ نے حوالہ جات کا ڈھیر لگا دیا اور سیالوی صاحب بری طرح لاجواب ہو کر رہ گئے اور ایک بھی جواب کو رد نہ کر سکے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ عموم اور ہوتا ہے اور خصوص اور حالانکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس عبارت میں بھی عموم ہے یوں اس عبارت کے حوالے سے بھی پلہ ہمارا بھاری رہا۔

تیسری عبارت

فتاوی رشیدیہ کے حوالے سے پیش کی گئی جس کا تحقیقی اور الزامی جواب دیا گیا جو لاجواب رہا اور سیالوی صاحب اس کو نہ توڑ سکے۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی عبارت

تقویۃ الایمان کے حوالے سے پیش کی گئی تھی۔ تینوں کے جوابات مولانا حق نواز شہیدؒ نے دیئے۔

بقیہ صفحہ:74

''مناظرہ جھنگ'' پر ایک نظر

حافظ محمد اسلم

27۔اگست 1979ء میں بمقام نول والا بنگلہ پر'' گستاخ رسول ﷺ کون ہے؟'' پر مناظرہ ہوا۔علمائے اہلسنت کی طرف سے مناظر اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور علمائے بریلوی کی طرف سے مناظر مولوی اشرف سیالوی صاحب تھے۔ سات گھنٹے تک ہونے والے اس مناظرے میں کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اس کا خلاصہ ہم بریلویوں کے مکتبہ فرید یہ ساہیوال سے چھاپی گئی کتاب ''مناظرہ جھنگ'' کو سامنے رکھ کر آپکے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(1)۔کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

'' گستاخ رسول کون ؟'' کے موضوع پر ہونیوالے سات گھنٹے کے مناظرے میں سیالوی صاحب بریلویوں کی گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں بری طرح ناکام رہے۔اس کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

(i)(الف)۔تھانوی کو چاہئے کہ کتے پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لے آئے تاکہ غلامان مصطفیٰ تمہیں کچھ نہ کہیں (مقیاسِ حنفیت)۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں فرق آ گیا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے (مقیاس حنفیت)

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص133، ص199) تو سیالوی صاحب جب جواب دینے سے عاجز آ گئے تو آخر کار سیالوی صاحب نے اپنے مولوی کو غیر معتبر مان کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ مولوی عمر اچھروی تو میرا ہم عصر ہے اور اس سے بریلوی مسلک کا تشخص نہیں (مناظرہ جھنگ ص203)۔جبکہ مولوی عمر اچھروی کو بریلوی شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری نے اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔(تذکرہ اکابر اہلسنت :ص۴۹۸)

(ii)۔پیر جماعت علی شاہ کی صورت نبی علیہ السلام کی تصویر تھی (انوار رسالت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 144) تو سیالوی

صاحب جب اس کا جواب دینے سے بھی عاجز رہے تو ان سے بھی جان چھڑاتے ہی بنی اور پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کو "کسی مرید" کہہ کر غیر معتبر اور غیر مستند قرار دے دیا۔ (مناظرہ جھنگ ص 152)۔ سیالوی صاحب! یہ "کسی مرید" نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کا خلیفہ مجاز ہے۔ عوام کو دھوکہ دے رہے ہو "کسی مرید" کہہ کر۔

☆۔ کیا پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ غیر معتبر ہے؟ ☆۔ کیا پیر جماعت علی شاہ غیر معتبر لوگوں کو خلافت دیتے تھے؟ کیا خوب!! جب جواب نہ آیا تو پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ بھی معتبر نہیں۔

(iii) بریلویوں کے پیر عین محمد ﷺ ہیں (ہفت اقطاب)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 201) تو سیالوی صاحب نے پیر غلام جہانیاں صاحب آف ڈیرہ غازی خان کو بھی بریلوی تشخص میں ماننے سے انکار کر دیا اور ان سے برأت کا اظہار کیا (مناظرہ جھنگ صفحہ 221)۔

(iv)۔ (الف) محشر میں بایزید کا جھنڈا نبی اکرم ﷺ سے بھی بلند ہوگا (فوائد فریدیہ)۔

(ب) بایزید عرش و کرسی اور لوح قلم ہیں۔ بایزید جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل ہیں اور بایزید موسیٰ و عیسیٰ ہیں (فوائد فریدیہ)

(ج) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ)۔

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 224-223) تو سیالوی صاحب نے فوائد فریدیہ کو اپنی کتاب ماننے سے انکار کر دیا اور یہ عبارات جو بریلویوں کے شہنشاہ ولایت، شہباز طریقت حضرت خواجہ غلام فرید کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں۔ سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے سے انکار کر دیا گویا خواجہ صاحب کو بھی ماننے سے انکار کر گئے۔ (مناظرہ جھنگ)۔

قارئین کرام! جبکہ بریلویوں کے چوٹی کے عالم ابوکلیم صدیق فانی نے فوائد فریدیہ کو اپنی کتاب بھی مانا اور اس کتاب پر ہونے والے اعتراضات کو بھی تسلیم کیا اور خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے کی بھی کوشش کی (آئینہ اہلسنت ص 44) یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو قارئین کرام! پتہ چلا کہ جب سیالوی صاحب مناظرے میں

جواب دینے سے عاجز ہوجاتے تھے تو بڑی آسانی سے اپنے بڑے بڑے بریلوی اکابر کا انکار کردیتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے شہنشاہ ولایت کا بھی انکار کر گئے۔ سیالوی صاحب کے علم کا پول تو یہیں سے کھل جاتا ہے۔

(v)۔(الف) حضرت آدم علیہ السلام شرم گناہ سے پریشان ہو کر خجل تھے (اوراق غم)۔

(ب)۔امام الانبیاء علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آگیا (اوراق غم)

(ج)۔فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور اپنے پیر پر وحی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر اللھم صلی علی پڑھتا تھا (الکوکتبہ الشہابیہ وتمہید ایمان)۔

(د)۔حضور علیہ السلام کی تمام صفات چاہے وہ ختم نبوت کی صفت ہو چاہے معصومیت کی صفت ہو، غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں (فتاویٰ افریقہ) جب خلیفہ اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان کی گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں۔(دیکھئے مناظرہ جھنگ ص213-214،ص226-227) تو سیالوی صاحب جان بوجھ کر ان کا جواب دینے سے بھاگتے رہے اور فضول بحث میں وقت ضائع کرتے رہے اور ان اعتراضات کو مناظرے میں چھوا تک نہیں۔آخر کچھ تو ہے، جس کی پردہ داری ہے؟ گھر آکر حاشیے میں اور تتمہ میں جواب دینے کی ناکام کوشش آخر کیوں کی گئی؟ مناظرے میں جواب نہ آیا تو گھر میں دینے کی کوشش۔کیا خوب!!۔سیالوی صاحب گھر میں جواب دے کر بھلا کیسے کامیاب قرار پائے؟

(vi) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دے سکے اور آپؑ فیل ہو گئے (انوار شریعت جلد دوم) جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص131) تو قارئین کرام سیالوی صاحب نے پہلے تو اپنی پرانی عادت کے مطابق انوار شریعت کے مرتب مفتی محمد اسلم قادری علوی رضوی کو ''حافظ محمد اسلم'' اور ''صوفی محمد اسلم'' کہہ کر معتبر ماننے سے انکار کیا (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص146)۔حالانکہ مفتی محمد اسلم قادری علوی رضوی کی تقریظ ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' میں موجود ہے۔اس کتاب میں سوا سو سے زائد مفتیان بریلوی کی تقاریظ ہیں۔یہ کتاب مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی کے خلاف لکھی گئی ہے۔اور یہ وہی مفتی محمد اسلم قادری صاحب ہے جنہوں نے جید بریلوی مولوی نور محمد قادری کے مواعظ کو کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے ''مواعظ رضویہ'' کے نام سے۔کیا

خوب کہ مفتی محمد اسلم قادری کو آپ نہیں جانتے۔ سیالوی صاحب کے مطالعے اور علم کا یہ حال ہے؟ لیکن جب سیالوی صاحب اس گستاخانہ عبارت کے سامنے بالکل پھنس گئے اور ان کو جان چھڑانی مشکل لگی تو آخر کار اس عبارت کو گستاخانہ عبارت مان کر بریلویوں کے گستاخ ہونے پر مہر ثبت کر دی (مناظرہ جھنگ ص 202) یہ تو بات تھی مناظرے کی۔ سیالوی صاحب بعد میں گھر میں بیٹھ کر حاشیے میں بریلوی مناظر کو کافر بھی لکھ گئے۔ (مناظرہ جھنگ ص 166)۔ قارئین کرام! سیالوی صاحب کی اس عبارت پر بھی نظر دوڑائیں جو کہ انہوں نے ''مناظرہ جھنگ'' کے شروع میں بطور تنبیہ نقل کی ہے کہ: ''جو عبارات پیش کی گئیں وہ بھی محض اپنی حاشیہ آرائی سے گستاخانہ بنانے کی سعی لا حاصل کی گئی ورنہ دراصل عبارات میں کوئی ایسا صریح یا ضمنی مضمون و مفہوم نہ تھا جیسے کہ مناظرہ کی تفصیلات سے ناظرین کو اندازہ ہوگا۔'' (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 36-35)۔ سیالوی صاحب کا یہ سفید جھوٹ قارئین آپ کے سامنے ہے کیونکہ خود اوپر تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ عبارت گستاخانہ ہے پھر بھی محض جھوٹ اور ہٹ دھرمی سے کہا کہ کوئی گستاخانہ عبارت پیش نہ کی جا سکی تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے بھلا۔؟

''ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور''

قارئین کرام! سیالوی صاحب نے تو اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملتانی بریلوی کا دفاع نہ کر سکے اور ان کو کافر لکھ دیا۔ جبکہ بریلوی مسلک کے چوٹی کے عالم مولوی ابو کلیم صدیق فانی صاحب کے سامنے جب یہ اعتراض آیا تو انہوں نے سیالوی صاحب کی طرح اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے نہ تو اس عبارت کو گستاخانہ مانا اور نہ بریلوی مناظر کو کافر کہا بلکہ ان کا دفاع کرنے کی کوشش کی اور ان کو مسلمان کہا ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص 394)۔ یاد رہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو ان کی ہی شمار کی جائے گی۔ اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں ہے کہ ایک طرف اشرف سیالوی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو گستاخ اور کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو مسلمان مانتے ہیں۔ اب سچا کون ہے؟ اشرف سیالوی یا ڈاکٹر اشرف آصف جلالی جس کا بریلوی مسلک میں بڑا نام ہے؟

(vii)۔(الف) نبی اکرم ﷺ شکاری کی طرح کافروں کو دھوکہ دیتے تھے (جاء الحق)۔

(ب) نبی اکرم ﷺ نے کافروں کو جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا کہ میرے پاس خزانے نہیں ہیں (معاذ اللہ) (جاء الحق)۔ جب یہ گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 47,49)۔تو سیالوی صاحب جب مناظرے میں ان گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں ناکام رہے تو کبھی حاشیہ میں اس طرح جواب دینے کی ناکام اور جاہلانہ کوشش کی کہ:''مولانا صاحب (حق نواز شہید۔ از اسلم) اس کی وضاحت فرما سکیں گے کہ دھوکہ دینا شرعاً حرام ہے۔'' (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 48)۔سیالوی صاحب ذرا فاضل بریلوی کے ملفوظات ہی پڑھ لیے ہوتے تو ایسا جاہلانہ جواب کبھی نہ دیتے۔فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''دھوکہ دینا شریعت پسند نہیں فرماتی اور حدیث میں ہے " من غش فلیس منا'' وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے''۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 411 مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

اسی عبارت کا کبھی حاشیے پر یوں جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ نبی اکرام ﷺ کو بری تشبیہ دینے میں توہین نہیں کیونکہ مثال میں ساری صفات اس میں نہیں مانی جاتی کسی ایک بات میں تشبیہ ہوتی ہے (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 52) تو سیالوی صاحب نے یہ مانا کہ نبی اکرم ﷺ کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہ دینے میں توہین نہیں اور نبی اکرم ﷺ دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دینا حرام نہیں۔

لیجئے اس کے جواب میں ہم بریلوی مسلک کے گھر کی گواہی دیتے ہیں۔مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ

''آپ ایسی تشبیہات اور وہ الفاظ استعمال نہ کریں جو کسی طور پر مناسب نہ ہوں''

۔(دیوبند سے بریلوی: ص 38)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر مخلوق کوئی نہیں۔ان کیلئے کوئی منفی یا عامیانہ اور نامناسب یا بری تشبیہ کسی طور پر درست نہیں''۔

(دیوبند سے بریلوی ص 40:)

تفسیر **نور العرفان** سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 48 حاشیے نمبر 6 میں مفتی

صاحب خود لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔قارئین کرام! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہہ یا مثال دینا ٹھیک ہے یا غلط؟

قارئین کرام! یہی وہ پہلی گستاخانہ عبارت جس کا جواب سیالوی صاحب اپنا پورا زور لگانے کے باوجود نہ دے سکے۔آخر کار بریلوی مسلک کے سجادہ نشین کو بھی یہ گواہی دینی پڑی کہ سیالوی صاحب ناکام رہے۔گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیرالدین نصیر گولڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> ''اور اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا۔سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اسکی صفائی پیش کر سکے اور نہ اسے ثابت فرما سکے''۔(
> لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص92)

حافظ امانت علی سعیدی نے اپنی کتاب میں پیر صاحب کو جید اور مستند عالم مانا ہے۔(حیات غزالی زماں ص 6)۔اس کتاب پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی ، پروفیسر سید مظہر کاظمی اور مفتی محمد صدیق ہزاروی کی تقاریظ موجود ہیں۔''

کیوں قارئین کرام! کیا آپ اب بھی سمجھتے ہیں کہ سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟ جبکہ سارے براھین و دلائل ان کے خلاف ہیں ۔آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ نہیں۔ہر گز نہیں۔''مناظرہ جھنگ'' نامی کتاب میں آپ کو سیالوی صاحب کے یہ الفاظ واضح طور پر نظر آئیں گے کہ

> ''چونکہ میری تقریر کا وقت ختم ہو گیا تھا تو اس کا جواب میں مناظرے میں نہ دے سکا اب اس کا جواب بطور تتمہ میں گھر بیٹھ کر دیتا ہوں''۔

اور قارئین کرام! آپ کو جگہ جگہ سیالوی صاحب کا حاشیہ لگا ہوا نظر آئے گا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سیالوی صاحب مناظرے میں جواب نہ دے سکے اب بیٹھ کر حاشیے میں دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔مگر ہائے سیالوی صاحب! کہ اکیلے ہی مناظرہ کر رہے ہیں حاشیہ پر۔کیا

خوب!!۔

(1)اور یہ عقدہ بھی بریلوی ہی حل کریں کہ سیالوی صاحب کے معاون مناظر پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے مناظرہ جھنگ" کے بعد مولانا جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ کر معافی کیوں مانگی کہ حضرت ہمیں معاف کردیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا؟

(شرح الفضل الموہبی۔۔از مفتی غلام سرور قادری بریلوی لاہوری)

(2)۔کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! جو مناظر محض اپنی کم علمی اور جواب نہ آنے کی صورت میں اپنے ہی علماء اور کتب سے مناظرے میں برأت کا اظہار کرتا رہے اوران کو ماننے سے انکا کر کے راہ فرار اختیار کرے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ مناظر کامیاب رہا؟ آپ یقیناً یہی کہیں گے کہ نہیں اور ہر گز نہیں ۔۔تو اشرف سیالوی صاحب کی مولوی عمر اچھروی سے برأت "بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملتانی کو کافر گستاخ ،مفتی محمد اسلم قادری علوی سے برأت اورفوائد فریدیہ سے برأت کا اظہار آپ مذکورہ بالا عبارات میں پڑھ چکے ہیں۔آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!اوراجمل العلماء مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب بریلوی جو کہ "ردشہاب ثاقب" کے مصنف ہے جسکی بریلوی علماء بڑی تشہیر کرتے ہیں۔ جب ان کی بات کی گئی تو سیالوی صاحب نے ان سے بھی برأت کا اعلان کردیا(مناظرہ جھنگ ص245)۔آگے سیالوی صاحب نے مولانا ذاکر صاحب سے بھی اعلان برأت کردیااور جمعیت علمائے پاکستان کے بریلوی مولوی عبدالستار نیازی سے بھی اظہار برأت کردیا(مناظرہ جھنگ ص245)۔کیا سیالوی صاحب ان ٹھوس ثبوتوں کے باوجود بھی کامیاب رہے؟ نہیں اور ہر گز نہیں۔

(3)۔کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام!۔کسی بھی مناظرے کے فیصلے کا دارومدار منصفین اور فیصلے کرنے والے ججز صاحبان پر ہوتا ہے اوراگر منصفین کسی ایک فریق کی طرف داری یا جانبداری کریں تو یقیناً وہ فیصلہ کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوتا اور نہ کوئی عقل مند شخص اس فیصلے کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔تو مناظر اہلسنت نے بھی منصفین کی طرف داری دیکھنے کے بعد منصفین کے یکطرفہ فیصلے کو ماننے سے انکار کردیا(مناظرہ جھنگ ص196)۔منصفین کی طرف داری ملاحظہ فرمائیں۔

مناظرہ جھنگ میں منصفین کا جانبدرانہ رویہ

(۱)۔ مناظر اہلسنت جب بریلوی مسلک کے ایک ذمہ دار عالم قاضی عبدالنبی کوکب کی ''مصنف مقالات یوم رضا'' کا حوالہ پیش کرنے لگے تو ''صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم'' نے ٹوک دیا کہ: ''قاضی عبدالنبی کوکب کا حوالہ نہ دیں وہ تو میری طرح کا ایک استاد اور ٹیچر تھا۔ اس سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہوا'' (مناظرہ جھنگ ص 267)۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ منصف کو یہ حق کس نے دیا کہ بریلوی مسلک کے تشخص کا تعین کریں۔ مگر منصف صاحب کا یہ کہنا محض طرفداری پر مبنی تھا، کیونکہ ''یوم رضا'' پر پڑھے جانے والے مقالات ہی اس کتاب میں ہیں جو جید علماء کے تھے اور اس پر تصدیقات بھی جید علماء کی ہیں۔ تو یہ منصف کا ٹوکنا جانبداری نہیں تو کیا تھا؟

(۲)۔ مناظر اہلسنت جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کر رہے تھے تو صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب نے ٹوک دیا کہ: ''مستند کتابوں کا حوالہ پیش کریں''۔

مناظر اہلسنت: ''کیا یہ بریلوی کی کتاب نہیں؟''۔

منصف جناب انجم صاحب: ہو یا نہ ہو۔ آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

قارئین کرام! یہ طرفداری نہیں تو اور کیا؟

(۳)۔ صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند سے کہنے لگے کہ:

> ''جب مانتے ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟ اور محض لفظوں میں الجھاؤ پیدا کر کے لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا مدارس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تمہارے سامنے یہی مقصد ہے ان کے ذہنوں میں صرف یہی چیزیں ڈالتے ہو اس وقت عالم اسلام تم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ ملک پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر تم صرف لفظی بحثوں پر لڑ رہے ہو۔''
>
> (مناظرہ جھنگ ص 195)

قارئین کرام! جومنصف پہلے ہی کسی فریق کو گستاخ سمجھتا ہواور کہتا ہوتو اس منصف سے حق کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔وہ منصف طرفداری نہیں کریگاتواور کیا کرے گا۔

(۴)۔ اسکے علاوہ منصفین مناظر اہلسنت کی تقریر کے دوران برابر ہنستے رہے جو کہ ان کی طرف داری کا پکااورٹھوس ثبوت ہے(حاشیہ مناظرہ جھنگ 268)۔یہ طرف داری نہیں تو پھر نہ جانے طرف داری کس غیبی چیز کا نام ہے؟

(۵)۔ منصفین دوران مناظرہ میں مناظر اہلسنت کو بار باراور بلاوجہ ٹوکتے رہے (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 84-83، 254-253،264،268،145-144، 244،135)منصفین کے بار بار ٹوکنے پر مناظر اہلسنت بھی شکوہ کئے بغیر نہ رہ سکے (مناظرہ جھنگ ص183)۔

(۶)۔ ناظرین، منصفین حضرات میں شیعہ اور بریلوی تھے۔

قارئین کرام! کیا ان براھین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ سیالوی صاحب کامیاب رہے؟

فیصلہ مناظرہ جھنگ پرایک نظر

قارئین کرام! سازش پہلے سے تیارتھی کیونکہ پروفیسر تقی الدین انجم (صدر منصف) نے ایک نجی محفل میں یہ کہا کہ ہم پر سرکاری دباؤ تھا کہ ہم مولوی حق نواز کی شکست کا فیصلہ دیں۔ اُس کا ثبوت یہ ہے کہ فیصلہ ایک سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔فیصلے کی عبارت کے نیچے جو تاریخ مع دستخط کے ساتھ موجود ہے اس میں تاریخ 1978ء کی ہے اور مناظرہ 1979ء میں ہورہا ہے۔ اب ہم فیصلے کی عبارت کی طرف آتے ہیں کہ:

"منصفین نے اشرف سیالوی کونسبتاً وزنی استدلال کی بناپر کامیاب قرار دیا ہے"۔

فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔

اس فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر 20 فیصد دیو بندی گستاخ رسول ﷺ ہیں تو 19 فیصد بریلوی گستاخ رسول ﷺ ہے کیونکہ "نسبتاً" معمولی فرق کو کہتے ہیں۔تو مناظر اہلسنت نے تو فیصلے کو قبول نہ کیا جبکہ سیالوی صاحب نے فیصلے کو صحیح مان کر خود کو گستاخ رسول ﷺ اور بریلویوں کو گستاخ رسول ﷺ مان لیا۔رہی بات "کامیاب" کے لفظ کی تو اسکی حقیقت ہم نے آپ کے

سامنے رکھ دی ہے کہ کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اگر گستاخ رسول ﷺ ہونے کو کامیاب قرار دیتے ہو تو ایسی کامیابی سیالوی صاحب ہی کو مبارک ہو۔

سیالوی صاحب کی دورنگی

سیالوی صاحب نے کہا کہ ہمارے بریلوی مسلک کا تشخص اعلیٰ حضرت کی وجہ سے ہے ان کے شاگردان کرام'' مولانا نعیم الدین مراد آبادی'' مولانا ظفر الدین بہادری اور مولانا امجد علی بہار شریعت وغیرہم سے ہے۔ (مناظرہ جنگ ص 203)۔ سیالوی صاحب نے دوران مناظرہ تو مذکورہ بالا بریلوی علماء کا نام لیا مگر گھر آ کر ان کو اپنی غلطی اور جہالت کا احساس ہوا تو گھر آ کر لکھا کہ:

'' الغرض مولوی صاحب اپنی تمام کوشش کے باوجود اکابر اہلسنت علی الخصوص مولانا فضل رسول بدایونی، شہید ملت حضرت مولانا فضل حق بدایونی خیر آبادی، حضرت پیر مہر علی شاہ دامت فیوضھم امام اہلسنت حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی، حضرت نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا امجد علی خان صاحب، حضرت مولانا ظفر الدین بہاری، حضرت غلام محمود پیلانوی وغیرہم کی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے''۔ (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 35)

مناظرے میں تو ان اکابر کا نام تک نہ لیا۔ اب لے رہے ہیں؟ یہ دورنگی کس وجہ سے ہوئی؟ یہ تو بریلوی علماء ہی بتا سکیں گے۔

(۲)۔　سیالوی صاحب نے مناظرے میں تو اپنے بریلوی عالم عبد الستار خان نیازی کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا دفاع نہ کیا۔ مگر گھر آ کر حاشیہ چڑھا کر ان کو مان کر ان کا دفاع کرتے ہیں:

'' اگر حق نواز صاحب نے مزید تسلی کرنی ہو تو مولانا عبد الستار خان صاحب سے ہی سوال لکھ کر جواب منگوالیں تا کہ قول قائل کا بزبان قائل ہی فیصلہ ہو جائے''۔

(مناظرہ جھنگ ص 243)

سیالوی صاحب اگر تمہارے لئے قائل کا قول حجت ہے تو علماء دیو بند سے مناظرہ کرنے ہی کیوں آئے بلکہ ان کی طرف سے صفائی تو کب سے آ چکی تھی۔؟ اس دورنگی کا بھی بریلوی مولوی ہی جواب دیں گے؟

(۳)۔　سیالوی صاحب نے اسی طرح مولانا ذاکر صاحب خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کو معتبر ماننے سے مناظرے میں انکار کر دیا تھا اور ان کا دفاع نہ کیا مگر گھر آ کر سیالوی صاحب کو

جانے کیا سوجھی اور حاشیہ میں دفاع کرنے لگے۔(مناظرہ جھنگ ص 244)۔

(۴)۔ سیالوی صاحب نے مناظرہ جھنگ میں مفتی محمد اسلم قادری کو ماننے سے انکار کردیا تھا لیکن سیالوی صاحب کی دورنگی ملاحظہ کریں کہ ''فیصلہ مغفرتِ ذنب'' میں اس کی تقریظ لی ہے۔

سیالوی صاحب پرایک نظر

(۱)۔ سیالوی صاحب نے جگہ جگہ علمائے اہلسنت دیوبند کے ساتھ ''مولانا صاحب'' کہا ہے (دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔جبکہ فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کے فتاویٰ جات کی رو سے دیوبندی مولویوں کو ''مولانا صاحب'' لکھنا کفر ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 15 والطاری الداری)۔ اس طرح تو سیالوی صاحب کیا ثابت ہوئے؟ آپ خود فیصلہ کریں؟

(۲)۔ سیالوی صاحب نے مناظرے میں جگہ جگہ نبی پاک علیہ السلام کیلئے ''رسالت مآب'' اور ''آنحضرت'' کے الفاظ استعمال کیے۔(دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔جبکہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے لکھا ہے کہ یہ الفاظ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے استعمال کرنا گستاخی ہے۔اور یہ عامیانہ الفاظ ہیں۔(فتاویٰ نعیمیہ) تو سیالوی صاحب نے گستاخی کی۔

(۳)۔ سیالوی صاحب نے گناہ کی نسبت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف کی ہے(کوثر الخیرات) جبکہ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی نے لکھا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف گناہ کی نسبت کرنے والا کافر ہے۔(نجوم شہابیہ) تو سیالوی اپنے مولوی کے فتوے کی رو سے کافر ہوئے۔اس نجومِ شہابیہ پر 54 بریلوی اکابر کے دستخط ہیں۔

(۴)۔ سیالوی صاحب نے لکھا ہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔(کوثر الخیرات) جبکہ نظام الدین ملتانی بریلوی لکھتا ہے کہ جو شخص کہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔وہ شخص کافر ہے(انوار شریعت ج1)

(۵)۔ مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی گستاخ غوث اعظم ہی نہیں گستاخ رسول ﷺ بھی ہے۔(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 175)

(۶)۔ مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اشرف سیالوی آگ کے گڑھے میں ہے۔(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(۷)۔ اشرف سیالوی کے شیخ طریقت پیر خواجہ قمر الدین سیالوی نے اس کو ظالم قرار دیا اور اس کے کلام کو فضول اور اسے بے ادب اور مغضوب قرار دیا۔
(انوار قمریہ ج3::ص235:مطبوعہ پنجاب کالونی کراچی، بحوالہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 175 نیا مطبوعہ)

(۸)۔ بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی شیطان کی مسند پر بیٹھتا ہے۔(ایضاً ص 306)

(۹)۔ بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی یہودیوں کی طرح ہے۔(ایضاً ص 306)

(۱۰)۔ پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف قرظی یہودی سے مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں۔(لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب)

تلک عشرہ کاملۃ

کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے یا ناکام؟؟

یقیناً ہر طرف ناکام رہے۔اپنوں میں بھی غیروں میں بھی۔ثبوت حاضر ہیں!!

چیلنج ساری ذریت بریلویت کو "حسام الحرمین" پر اس کی ترتیب سے اور اس کے بعد بریلویوں کی گستاخانہ عبارات پر مناظرے کا چیلنج کیا جاتا ہے

بقیہ :بریلویوں کی طرف سے مناظرہ جھنگ کے دفاع کی ناکام کوشش

نیازی کو عالم نہیں مانا اور یہاں مولانا لکھا ہے کیوں؟؟؟اس کی وضاحت کریں۔

الحمد للہ آپ نے مناظرہ جھنگ کے حوالے سے اشرف سیالوی کے دفاع کی جو ناکام کوشش کی ہماری ہاتھوں وہ کوشش بری طرح ناکام ہوگئی اگر آپ جیسے محبان سیالوی دو تین پیدا ہوگئے تو سیالوی صاحب کو جہاں بھر میں ذلیل و رسوا کرنے کیلئے کسی دشمن کی ضرورت نہیں اگر اب بھی تاویلات کی پٹاری میں کوئی تاویل رہ گئی ہے تو اس کو بھی نکال باہر کیجئے کہ:

یار زندہ صحبت باقی

یہ جوابی مضمون خلیل رانا سعیدی (جہانیاں) کے پاس بھیجا گیا تو ان کی طرف سے یہ جواب ملا:

میں نے آپ کا جواب پڑھا اس کیلئے میری پہلی پوسٹ ہی کافی ہے

اور یوں اس مضمون کے جواب الجواب سے اپنا عاجز ہونا تسلیم کرلیا سعیدی صاحب کی تحریر بندے کے پاس محفوظ ہے

فتح مبین یا شکست مہین؟؟

فاتح بریلویت حضرت علامہ کاشف رضا قادری

برادران اسلام پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک علاقہ ہے جس کو جھنگ کہتے ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں جشن فتح مبین کے نام سے بریلویوں نے ایک کانفرنس کی جس میں دل کھول کر ہمارے اکابر اہلسنت دیوبند کو غلیظ ترین گالیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ پورے ملک میں جس بھی مسلمان کو پتہ چلا بہت ہی دکھ و تکلیف اور قلق وافسوس ہوا۔ کہ ان لوگوں نے مناظرہ جھنگ کے اسباب کو ہی نہ دیکھا کہ کن لوگوں کے ہاتھوں میں ان بریلویوں کی ڈور تھی اور یہ کٹھ پتلی بنے کن کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے بطور ٹشو پیپر استعمال ہو رہے تھے اور ہوتے رہے۔ مناظرہ جھنگ سے پہلے والے الیکشن میں شیعہ حضرات کو شکست فاش ہوئی اور مسلمان حضرات یکجا ہو کر شیعت کے خلاف سیاسی طور پر کامیاب ہوئے۔ شیعت کو یہ بات بہت چبھی اس اتحاد و اتفاق کو توڑنے کیلئے شیعت نے وہی کچھ کیا جو وہ پہلے سے کرتے چلے آرہے ہیں کہ ایسا آدمی تلاش کیا جو ظاہراً سنی کہلانے والا ہو۔ انہوں نے تلاش کرتے کرتے مولوی اشرف سیالوی صاحب پر ہاتھ رکھا۔ باوجود یہ ان دنوں سیال شریف میں مدرس تھے اور ان کو سیال شریف میں بریلوی علماء نے ٹھہرنے اور رکنے کیلئے نبی پاک علیہ السلام کا حکم نامہ بھی سنایا کہ آپ فرماتے ہیں سیال شریف نہ چھوڑے ورنہ نقصان ہوگا تو ہمیں گلہ نہ کرے مگر شیعت کے مال و زر کی چمک و دمک نے سیالوی صاحب کو مسلمانوں میں افتراق و انتشار ڈالنے کیلئے تیار کر لیا۔ اور یہ سیالوی صاحب نے پہلی دفعہ کام نہیں کیا بلکہ مسلک رضا کے بانی مولوی احمد رضا نے بھی 50 برس محنت کرنے کے بعد سنی مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ بریلوی اور دیوبندی۔ (سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۷)

تو سیالوی صاحب نے فاضل بریلوی کی سنت سمجھ کر اپنے آپ کو اس کام کیلئے تیار کر لیا اور جھنگ تشریف لے آئے۔ ان کی آمد سے یہاں مسلمان جو پہلے شیعت کے خلاف متحد متفق تھے اب انتشار کا شکار ہونا شروع ہو گئے اور رفتہ رفتہ نوبت مناظرے تک جا پہنچی۔ مناظرہ اس عنوان پر تھا کہ "گستاخ رسول کون" مولانا جھنگوی شہیدؒ کا کہنا تھا کہ مولوی اشرف سیالوی اور ان

کی جماعت گستاخ رسول ہے جبکہ سیالوی صاحب اس کے برعکس کہتے تھے۔ بہرحال مناظرہ ہوا اورشیعت نے اپنا اثر رسوخ اور ثالث اپنا ہونے کی وجہ سے اورحکومتی دباؤ ڈلوا کر ایک سال پرانا فیصلہ مناظرہ کے اختتام پر سنوایا۔ اور یہ بات ہر آدمی دیکھ سکتا ہے کہ تاریخ انعقاد مناظرہ 27 اگست 1979ء ہے جبکہ فیصلہ کے نیچے 27 اگست 1978ء لکھا ہوا ہے۔

بہرکیف جو بات مولانا شہیدؒ نے آج سے 32 سال قبل کہی تھی بریلوی اکثریت نے اسے قبول کرلیا کہ اشرف سیالوی اوراس کے معتقدین واقعۃً گستاخ رسول ہیں حتی کہ اس سال مولوی سعید اسعد نے اشرف سیالوی کی بڑی تعریف کی جبکہ کتابوں میں اسے گستاخ رسول کہنے والوں کا ساتھ دیا۔ چونکہ بانی مبانی کی دوغلی پالیسی کا اثر سب پر ہے اس لیے سعید اسد صاحب نے اس طرح کا کردار ادا کیا خیر یہ انکا ذاتی معاملہ ہے۔ بریلویوں کی سیالوی صاحب کو گستاخ رسول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے ''تحقیقات'' جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام بچپن سے نبی نہیں بلکہ 40 سال بعد نبی بنائے گئے اور ساری کتاب کو اسی بات کے ثبوت کیلئے مختلف دلائل سے مزین کیا ہے اور مزید یہ بھی کہا ہے کہ عالم ارواح میں نبی تھے مگر پیدائش کے بعد نبی نہیں تھے بلکہ 40 سال بعد نبی بنے۔ بریلوی حضرات نے تقریباً 6 عدد اس کتاب کے خلاف کتابیں لکھیں اور سیالوی صاحب کو گستاخ رسول قرار دیا۔ اب ہم ان کتابوں سے فتاویٰ جات سارے آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ سیالوی صاحب نے رسالت مآب ﷺ کی توہین کی۔ ملاحظہ فرمایئے۔

کتاب ''پیدائشی نبی ﷺ'' سے اقتباسات جو سیالوی صاحب کے خلاف لکھی گئی۔

(1) میں حضرت مولانا اشرف سیالوی سے بصد ادب گزارش کرتا ہوں کہ ناکارہ خلائق اور ضدی صاحبزادہ صاحب کی فکر سے اپنی فکر کو بلند کریں اور فوراً اپنے باطل موقف سے رجوع فرما کر عزت دارین حاصل کریں بصورت دیگر آپ کے خلاف، تلمیذ مجہول کے اور نصیر الدین کے غلام کے خلاف 295-C (توہین رسالت) کا کیس دائر کرنے کا حق میں محفوظ رکھتا ہوں۔ (ص:23)

(2) بڑی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو شخص پوری زندگی مسند علم پر بیٹھ کر (یعنی سیالوی صاحب) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ اَلَّا تَعْدِلُوْا اور وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

شـقَـاقِـیٌ کا سبق پڑھائے وہ کسی عام انسان (پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی) کی مخالفت میں فخر انسانیت اور باعث تخلیق کائنات ﷺ ہستی کی ایک صفت کی نفی ثابت کرنے کیلئے عصمت و تقدیس کے بخئیے اڈھیڑنا شروع کردے۔ (ص 27)۔

(3) علامہ سیالوی نے اپنے نئے موقف کو ثابت کرنے کیلئے اس قدر محنت فرمائی کہ اس کی داد نہ دینا شاید مناسب نہ ہو لیکن یہ محنت عظمت رسول اکرم ﷺ کیلئے نہیں بلکہ آپ ﷺ کیلئے صفت کاملہ کی مخصوص وقت میں نفی کیلئے ہے لہٰذا علامہ کی یہ ساری کاوش اور محنت ''کام کریں ،مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں (الغاشیہ نمبر 3,4) کے زمرہ میں آتی ہے۔ (ص 35)

(4) علامہ سیالوی کی طرف سے صریح حکم رسول ﷺ کی خلاف ورزی۔

(ص 305)

(5) دوسری کتاب ''نبوت مصطفٰے ہر آن ہر لحظہ'' کے اقتباسات

نہ معلوم پیدائشی نبی کی نفی کرنے میں مخالفین کی شان نبوت سے کیا عناد ہے۔

(ص 15)

(6) اس مقام پر بھی مولنا شعیب صاحب (جو کہ سیالوی کے شاگرد ہیں اور اس مسئلہ میں سیالوی کی طرفداری میں ہیں) زبردست ٹھوکر کھائی ہے اور بڑی دیدہ دلیری سے رسول ﷺ کی عظمتوں کو معاذ اللہ گھٹانے کی ناکام جسارت کی ہے۔ (ص 35)

(7) (سیالوی سے سوال) یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے ارواح انبیاء کی تربیت فرمارہے تھے پھر آپ علیہ السلام سے معاذ اللہ کون سی ایسی لغزش ہوگئی تھے جس کی پاداش میں آپ ﷺ کو تقریباً 40 سال تک اس ارفع و اعلیٰ مرتبہ سے معاذ اللہ معزول کردیا گیا۔ (ص 61)

(8) خود ساختہ علمیت کے نامعقول نشہ میں مدھوش آپ عظمت مصطفٰے ﷺ کے خلاف ایک سنگین جارحیت کا ارتکاب کرگئے لہٰذا ابھی اللہ جل جلالہ کے حضور سر بہ سجود ہوں اور اس گستاخانہ عبارت سے رجوع کریں۔ (ص 63)

(9) سیالوی نے سرکار ﷺ کی نبوت پاک کے خلاف کتاب لکھ کر بہت برا کیا ہے۔

(تنبیہات: ص 20۔ از عبدالمجید سعیدی)

(10)(سیالوی صاحب)اپنی کتاب میں کئی مواقع پر تعارض کا شکار بھی ہوئے ہیں۔ جس سے ان کی قلبی بے سکونی کی نشاندھی ہوتی ہے جو اللہ کے محبوب ﷺ سے معاذ اللہ بے وفائی کالازمی نتیجہ ہے۔(ص35)

(11)سرگودھوی صاحب نفی شان رسالت کا ارتکاب کرنے کے باعث مقام تعارض میں بھی پہنچ گئے(ص36)

(12)سرگودھوی نے ایک مقام پر سیّد عالم ﷺ سے نبوت کی ان الفاظ میں بھی نفی کی ہے۔(ص56)

(13)ان کی تحریرات کی رو سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گستاخی و بے ادبی ہے۔ (ص65)

(14) سرگودھوی خود اپنی تحریرات کی روشنی میں ولادت باسعادت تا اعلان نبوت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کر کے گستاخی اور سوء ادبی کے مرتکب ہوئے ہیں۔(ص69)

(15)جن علماء اہلسنت نے سرگودھوی صاحب کو گستاخ نبی ﷺ اور سیء الادب نیز گستاخی و بے ادبی کا مرتکب کہا ہے وہ کسی حد تک موجہہ ہے۔(ص69)

''نبوت مصطفےٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت'' کے اقتباسات

(16) کتاب میں عظمت مصطفےٰ ﷺ پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اور ساری امت کو قطعی اور جزمی کفر جلی میں زبردستی دھکیلا جا رہا ہے۔(ص317)

(17)حضور نبی کریم ﷺ کی عظمتوں کو بیان کرنے والوں نے ہی چھپانا شروع کر دیا ہے۔(ص563)

(18)فاضل محقق کی نقل کردہ بعینہ عبارت مقام رسول میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم الفاظ کے اس ہیر پھیر کے ذریعہ حضور سیّد الانام ﷺ کی اس عظمت کو چھپانے سے انکو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔(ص579)

(19)ان کا یہ اسلوب ہر جگہ آقائے کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی شان مبارکہ کی نفی کیلئے نظر آتا ہے۔(ص68)

(20)تحقیقات میں حضور سید العالمین ﷺ کی شان و عظمت کو کم کرنے کی ایک دانستہ

کوشش کی جسے علامہ نذیر احمد سیالوی نے ناکام بنایا ہے۔(ص72)

ان عبارات سے واضح ہوگیا کہ سیالوی اینڈ کمپنی گستاخ رسول ہے۔اب آیئے کہ بریلوی اکابرین کے فتوے ملاحظہ فرمائیں جوانہوں نے سیالوی صاحب پر لگائے۔

(1) جو شخص رسول کریم کو پیدائشی نبی تسلیم نہ کرے وہ رحمت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔(پیدائشی نبی ﷺ ص 14)

(2) محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر سیال شریف رہتا تھا یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا کثرت علم نے بگاڑ پیدا کر دیا۔(ص 16 از خواجہ حمید الدین سیالوی)

(3) علامہ محمد اشرف بھٹک چکا ہے وہ عقلی گھوڑے پر سوار ہوگیا جو اسے سیدھا جہنم میں گرائے گا۔(ص40)

(4) دونوں باپ بیٹا بھی (سیالوی اور ابن سیالوی) عاشقان رسول کی نظروں سے بھی گر گئے۔(ص 125)

(5) علماء پر ایسے منحرف شخص کی مخالفت لازم ہوچکی ہے اسمیں نہ جائے تعجب ہے نہ یہ معاملہ غریب ہے۔(ص227)

(6) یہ قرآنی عقیدہ نہ تھا بلکہ بد مذہب منافقین کا عقیدہ ہے۔(ص290)

(7) سیالوی صاحب جو کہ کسی وقت اہلسنت کے ہیرو تھے اب ان کی نگاہ میں زیرو ۔(ص305)

(8) قرآن وحدیث بچپن سے نبوت ثابت ہے اور اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو دماغ کا علاج کروائے۔(نبوت مصطفی ﷺ ہر آن ہر لحظہ:ص 11)

(9) مولوی صاحب آپ نے یہ کیسی منحوس تشبیہ پیش کی ہے۔(ص63)

(10) آپ واقعۃً حقائق کا انکار کرنے میں ید طولی رکھتے ہیں۔(ص 64)

(11) یہ کہنا کہ وہ چالیس سال سے پہلے نبی نہیں تھے ادب کے منافی ہونے کے ساتھ اہل اسلام کے انداز کے بھی خلاف ہوگا جسکی اجازت اسلام میں نہیں۔(اہم شرعی فیصلہ ص 7)

(12) ایک دن ایک گھنٹہ اور ایک لحظہ کیلئے بھی نبی الانبیاء والمرسلین منبع النبوۃ والرسالت ﷺ سے نبوت کی نفی کرنے کا تصور اسلام میں نہیں۔(ص8)

(13) کتاب مذکور میں بر سبیل غلط اس گمراہ کن اور باطل نظریہ کے صحیح ہونے کا پروپیگنڈہ کیا گیا۔(تنبیہات ص 11)

(14) یہ سب مرشد خانہ سے بیزاری کا نتیجہ لگتا ہے۔(ص 21)

(15) تمام جلیل القدر علماء اہلسنت اس مسئلہ میں ان کے مخالف ہیں جن میں ماہرین تدریس شیوخ الحدیث والتفسیر شیوخ الفقہ مناظرین اور اہل فتویٰ بھی شامل ہیں۔(ص 41)

(16) سرگودھوی صاحب کا پہلا نظریہ درست تھا تو ان کے یہ ایام کفر میں گزر رہے ہیں۔(ص 45)

(17) غیر نبی کو نبی ماننا اس طرح نبی کو نبی نہ ماننا دونوں کفر ہیں۔(ص 45)

(18) وہ جاھل نہیں ہے تو گمراہ ہے گمراہ نہیں تو جاہل ہے۔(ص 423)

(19) اسلام میں قطعی طور پر اس کی گنجائش ہی نہیں (نبوت مصطفےٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر علماء امت ص 25)

(20) کتاب مذکور میں مسئلہ متنازعہ میں نظریہ مذکورہ کے علاوہ بھی بعض ایسے افکار و نظریات درج ہیں جنکی قطعی طور پر اس سلسلے میں گنجائش ہی نہیں ہے۔(ص 9)

(21) تحقیقات کو پڑھ کر جو توں یہی عقیدہ اپنائیں گے اور نعمت ایمان سے محروم ہوں گے (ص 31)

(22) اب تحقیقات میں درج شدہ اس تحقیق کے مطابق عقیدہ اپنا کر نہ جانے کتنے ہی مومنین نعمت ایمان سے محروم ہو جائیں گے۔(ص 198)

(23) تحقیقات نامی کتاب جو تحقیق کے نام پر سراسر مکر و فریب اور تحقیق کے ساتھ بد ترین مذاق اور استھزا ہے۔رئیس المحققین والمدرسین امام المناظرین عمدۃ الاذکیا فخر الاماثل کی در حقیقت تصنیف و تالیف ہے۔(ص 255)

(24) کچھ ایسے نظریات اور عقائد پیش کیے گئے ہیں جو اجماع علمائے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات کے خلاف ہیں کیونکہ اکابر علما حق حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر حضرت کے مشائخ اور ان کے معاصرین علماء اعلی تک کوئی بھی ان کا معتقد اور قائل نہ تھا اس لیے ان افکار و نظریات کی اس سلسلے میں گنجائش نہیں۔(ص 11)

جن بریلوی علماء نے اشرف سیالوی کے گستاخ رسول اور گمراہ ہونے کا فتوی دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مفتی نذیر احمد سیالوی جامعہ محمدیہ معینیہ فیصل آباد۔ (2) مفتی احمد یار صاحب شیخ الحدیث اشرف المدارس اوکاڑہ۔ (3) مولوی تراب الحق قادری امیر جماعت اہل سنت پاکستان۔ (4) مناظر بریلویہ زبیر احمد شاہ شیخ الحدیث جامعہ جمال القرآن کہوٹہ۔ (5) مولوی غلام یاسین شاہ امیر جماعت اہلسنت آزاد کشمیر۔ (6) مولوی مفتی حفیظ اللہ مہروی صدر المدرس مدرسہ فرید لودھراں۔ (7) مولوی محمد حنیف خان قادری صدر مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرک فیصل آباد۔ (8) مفتی شہباز علی قادری گلبرگ فیصل آباد۔ (9) مفتی محمد خان قادری پرنسپل جامعہ اسلامیہ لاہور۔ (10) مولوی محمد سعید قمر سیالوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ (11) مفتی محمد سلیمان رضوی رئیس دار العلوم انوار رضا پنڈی۔ (12) مولوی محمد شریف رضوی مہتمم جامعہ سراجیہ بھکر۔ (13) مناظر بریلویت مفتی شوکت علی سیالوی خانیوال۔ (14) مولوی محمد عبد الرحیم صدر تنظیم المدارس فیصل آباد۔ (15) مفتی محمد فاروق صاحب امیر جماعت اہل سنت جھنگ۔ (16) مفتی مظہر اللہ سیالوی شیخ الحدیث و پرنسپل دار العلوم ضیاء شمس سیال شریف۔ (17) مولوی عبد الرشید رضوی جھنگوی۔ (18) پیر محمد چشتی چترالی۔ (19) مولوی ابو الخلیل صاحب جامعہ رضویہ مظہر اللہ فیصل آباد۔ (20) مفتی محمد جمیل رضوی جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ۔ (21) پروفیسر محمد عرفان قادری۔ (22) مفتی محمود حسین شائق امیر جماعت اہل سنت ضلع جہلم۔ (23) پری عتیق الرحمان صاحب سجادہ نشین عالیہ فیض پور شریف۔ (24) ڈاکٹر محمد سرفراز محمد سیفی آستانہ عالیہ محمدیہ سینٹر ترنول اسلام آباد۔ (25) خواجہ حمید الدین سیالوی سجادہ نشین سیال شریف۔ (26) سیّد محمد جرجیس الحسن شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر بھچر شریف دینہ۔ (27) مولوی عبد الغفور قادری مہتمم جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام گجرات۔ (28) مولوی عرفان ہاشمی جامعہ اسلامیہ سلطانیہ منگلا کالونی۔ (29) ملک محبوب الرسول قادری مدیر اعلیٰ انوار رضا، سوئے حجاز۔ (30) ابو السرمد قاری محمد یوسف چکوال۔ (31) مولانا خادم حسین مان۔ (32) مولوی محمد شریف مدینہ شریف۔ (33) مفتی شیر محمد خان بھیرہ شریف۔ (34) مفتی عبد المجید سعیدی رحیم یار خان جامعہ غوث اعظم۔ (35) مولوی محمد صفدر علی صابر صحافی خانیوال۔ (36) مولوی فیصل عباس

جماعتی لاہور۔ (37) مفتی محمد اقبال سعیدی انوار العلوم ملتان۔ (38) مفتی محمد صابر صاحب جامعہ غوثیہ کبیر والا۔ (39) صاحبزادہ محبّ اللہ نوری بصیر پور اوکاڑہ۔ (40) مناظر بریلویہ اللہ بخش نیر۔ (41) مولوی شیر محمد سیالوی ضلع بھکر۔ (42) مولوی محمد اشفاق کروڑ۔ (43) حافظ عبدالستار سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور۔ (44) مولوی محسن علی شاہ صاحب چیچہ وطنی۔ (45) مولوی سعید اسعد فیصل آباد۔ (46) خواجہ قیصر محمد باروی۔ (47) مفتی احمد حسن صاحب رضوی بھکر۔ (48) مفتی محمد طیب۔ (49) کرنل انور مدنی۔ (50) مفتی ذوالفقار صاحب سانگلہ ہل۔ (51) مفتی محمود احمد ساقی لاہور۔ (52) پیرزادہ نصیر الدین گولڑوی۔

سیالوی کے رد میں لکھی جانیوالی کتب

(1) لطمۃ الغیب۔ (2) تنبیہات۔ (3) مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع۔ (4) تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی۔ (5) اہم شرعی فیصلہ۔ (6) نبوت مصطفےٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت۔ (7) نبوت مصطفےٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ۔ (8) اعلی حضرت کے نئے پرانے مخالفین۔ (9) پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں۔

بقیہ : مناظرہ جھنگ ، ایک تجزیاتی مطالعہ

ساتویں عبارت

براہین کی پیش کی گئی جس کا بھرپور جواب دیا گیا۔

حاصل کلام

جتنی بھی عبارات پیش کی گئیں ان سب کا جواب دیا گیا۔ سیالوی صاحب ان جوابات کو نہ توڑ سکے یوں تمام عبارات کے حوالے سے علمائے دیوبند کا پلہ بھاری رہا۔

نتیجہ

علمائے دیوبند کی طرف سے گیارہ عبارتیں پیش کی گئیں جو سب لا جواب رہیں، بریلویوں کی طرف سے پیش کردہ ساتوں عبارتوں کا جواب دیا گیا۔ اس تجزیئے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں حیثیتوں سے علمائے دیوبند کی جیت رہی منصفین کا بکا ہوا ہونا ہم ثابت کر چکے ہیں۔ بریلویوں کے پاس کاغذ کے اس فرضی پرزے کے علاوہ اپنی جیت کی کوئی دلیل نہیں ہر لحاظ سے علمائے اہل السنّت دیوبند کی جیت ہوئی۔

مناظرہ جھنگ

کون جیتا، کون ہارا ......؟؟......فیصلہ آپ کریں!

فاتح مناظرہ کوہاٹ مولانا ابوایوب قادری

برادران اسلام! اہل بدعت کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ کس طرح عوام الناس کو علمائے اہلسنت سے بدگمان کیا جائے۔ اس کیلئے اہل بدعت پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت گستاخ رسول ہیں۔

اہل بدعت علمائے اہلسنت پر بہتان لگاتے ہیں اتہامات کی بارش کرتے ہیں، تکفیر سازی کی مہم چلاتے ہیں۔ مسلک اہل بدعت یہی ہے کہ اہلسنت سے تعلقات ختم کیے جائیں ان کی مسجدیں اللہ کا گھر نہیں، ان کی اذان اذان نہیں، ان سے اتحاد کرنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

انہی باتوں کو مزید جھنگ میں پھیلانے کیلئے اشرف سیالوی کو لایا گیا جس نے آکر جامع مسجد پرانی عیدگاہ میں علمائے اہلسنت کی تکفیر بازی شروع کردی، علمائے اہلسنت کو گستاخ رسول اور وہابی کہا جانے لگا۔

مسلک احمد رضا اور مسلک اہل بدعت کی شرارتوں کو دیکھ کر مناظر اہلسنت مولانا حق نواز شہیدؒ نے سنت وبدعت کے موضوع پر عوام الناس کو حق سے آگاہ کرنا شروع کیا۔

علمائے اہلسنّت پر لگائے گئے بہتانات کو صاف کیا، علمائے اہلسنّت کی صفائی کو پیش کیا ان کا عاشق رسول ہونا بتایا اور اہل بدعت کو آئینہ بھی دکھایا۔

مسلک اہل بدعت کی وجہ سے آخرکار 27 اگست 1979 کو نول والا بنگلہ پر دونوں فریقین میں مناظرہ ہوا جس کا عنوان تھا ''گستاخ رسول کون؟''

☆......گستاخ رسول کون ثابت ہوا؟؟......☆

اس مناظرے میں گستاخ رسول کی نشاندہی درج ذیل دواصولوں پر رکھی جاسکتی ہے

تب تو فیصلہ بہت آسان ہو جائے گا کہ جب ایک مناظر خود اپنے عالم، مناظر کی عبارت کو گستاخانہ مان رہا ہے۔ تب پتہ چل جائے گا کہ یہی گستاخ رسول ہے۔

(2) جب ایک مناظر کے سامنے دوسرے مناظر نے اس کے علماء کی گستاخانہ عبارات پیش کرے تو اگر پہلا مناظر ان عبارات کو دیکھ کر پریشان ہو جائے یا جواب نہ آنے کی صورت میں یا پھنس جانے کی صورت میں عبارات کو گستاخانہ مان لے اور اپنے عالم کو غیر معتبر کہہ کر انکار کر کے گستاخ مان لے۔ تو سمجھ لو کہ گستاخ رسول یہی ہے۔

اگر ان دو اصولوں کو آپ ذہن رکھ کر مناظر، جھنگ کا جائزہ لیں گے تو فیصلہ چند منٹوں میں ہو جائے گا کہ گستاخ رسول کون ہیں؟

کون جواب دینے سے بھاگتا رہا؟

کس نے اپنے اکابرین کو گستاخ کہا؟

کس نے اپنے علماء کو غیر معتبر کہا؟

جبکہ اس کے مسلک کے دوسرے علماء اس کو معتبر مانتے ہو۔

(1) مفتی نظام الدین ملتانی اور اشرف سیالوی

مولوی اشرف سیالوی صاحب نے اپنے عالم مولوی نظام الدین ملتانی کو مناظرہ میں مناظر اہلسنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کے سامنے گستاخ رسول مان لیا۔

مولوی نظام الدین ملتانی صاحب اہل بدعت کے مایہ ناز عالم اور مناظر تھے کوئی چھوٹے موٹے عالم نہیں تھے۔

جب حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے مولوی نظام الدین ملتانی صاحب کی گستاخانہ عبارت مولوی اشرف سیالوی کے سامنے پیش کی کہ:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دیں سکے اور آپ علیہ السلام فیل ہو گئے۔'' (معاذ اللہ)

(انوار شریعت جلد دوم: ص: 57 بحوالہ مناظرہ جھنگ ص 131 از مولوی نظام الدین ملتانی)

تو اشرف سیالوی نے مولوی نظام الدین ملتانی کی عبارت کو گستاخانہ مان کر اُن کو گستاخ بھی مان لیا کہ:

"اگر واقعی یہ ان کی (مولوی نظام الدین ملتانی کی) عبارت ہے تو ہمیں ان کی اس عبارت کے اندر گستاخی ماننے میں قطعاً کوئی تأمل نہیں ہے۔

(مناظرہ جھنگ ص202)

دیکھئے ناظرین کرام! مولانا اشرف سیالوی صاحب اپنے مناظر اہل بدعت کو کس طرح گستاخ مان گئے۔

یاد رہے مولوی نظام الدین ملتانی کو اشرف سیالوی کی جماعت کے بہت بڑے علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے اکابرین اہل بدعت میں شمار کر کے ان کو "رئیس المناظرین" کا لقب دیا ہے۔(تذکرہ اکابر اھلسنت:ص:۵۴۹)

اور

مولوی ابوکلیم صدیق فانی رضوی نے خود نظام الدین ملتانی کو اکابرین اہل بدعت میں مان کر ان کا دفاع کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔(آئینہ اہلسنت ص394)

اہل بدعت کے ابوکلیم صدیق فانی صاحب نے نظام الدین ملتانی کی عبارت کو گستاخانہ نہیں مانا جبکہ اشرف سیالوی نے مناظرہ میں گستاخانہ مان لیا۔تو سیالوی صاحب مناظرہ میں "گستاخ رسول کون؟" کے عنوان میں خود اہل بدعت کو گستاخ رسول بنا گئے۔

(2) حاجی اللہ ودھایا اور اشرف سیالوی

حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کی کتاب "انوار رسالت" کی گستاخانہ عبارت پیش کی۔

(مناظرہ جھنگ ص145-144)

تو اشرف سیالوی صاحب نے عبارت کو گستاخانہ مانتے ہوئے حاجی اللہ ودھایا کا انکار کر دیا اور ان کو غیر معتبر قرار دے دیا۔(مناظرہ جھنگ ص152)

حالانکہ حاجی اللہ ودھایا اہل بدعت کے پیر و مرشد ہیں اور حاشیہ مناظرہ، جھنگ ص 154 پر لکھا کہ:

"کسی اللہ ودھایا صاحب کی بات قابل الزام کیوں کر ہو سکتی ہے"۔

(مناظرہ جھنگ:ص154)

حالانکہ یہ حاجی صاحب پیر جماعت علی شاہ علی پور سیداں والوں کا خلیفہ مجاز ہے۔

(ii) اہل بدعت کے عالم اور مولوی ہیں۔

(کرامات امیر ملت:ص 59-60)(رموز درویش:ص 66)

قارئین کرام یاد رہے کہ حاشیہ مناظرہ جھنگ صفحہ 154 پر اشرف سیالوی صاحب پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا کی عبارت کو گستاخانہ مانتے ہوئے۔

''سنگین عبارت'' قرار دیا ہے۔ (مناظرہ جھنگ:ص 154)

لو خود مان گئے کہ اہل بدعت کے پیر جماعت علی شاہ صاحب کا خلیفہ مجاز حاجی اللہ ودھایا گستاخ رسول ہے۔

خود سیالوی صاحب نے حاشیہ مناظرہ جھنگ صفحہ 154 پر حاجی اللہ ودھایا کو پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ تسلیم کیا ہے مگر خود اس کو گستاخ رسول بھی مان لیتے ہیں اور خلیفہ کو بزعم خویش غیر معتبر قرار دے کر اپنی علیت کا پول خود کھول دیتے ہیں۔

☆......بدعتی علماء غیر معتبر اور اشرف سیالوی......☆

اب دوسرے اصول کی روشنی میں دیکھئے کہ کس مناظر نے عاجز ہو کر اپنے علماء کا انکار کیا اور ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کے گستاخ رسول ہونے پر مہر ثبت کر دی۔

(الف) مفتی اسلم قادری اور اشرف سیالوی

جب مناظر اھلسنت حضرت علامہ حق نواز شہید نے اھل بدعت کی مشہور و معروف کتاب انوار شریعت جلد دوم کا حوالہ دیا جس کو مرتب کرنے والا جامعہ قادریہ مظہر اسلام فیصل آباد کے مدرس و استاد تھا جس کو اھل بدعت ''استاذ العلما'' کہتے ہیں۔ اس پر اشرف سیالوی نے عاجز آ کر انوار شریعت کے حوالہ کو گستاخانہ مانتے ہوئے ''مفتی اسلم قادری صاحب'' کا انکار کر دیا۔

(ii) حافظ محمد اسلم صاحب کے جمع کردہ فتاوی ہمارے لیے سند اور حجت نہیں ہو سکتے۔

(مناظرہ جھنگ:ص 146)

(iii) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 163 پر ''صوفی اسلم'' کہہ کر ٹھکرا دیا گیا۔

(iv) مناظرہ جھنگ صفحہ 164 پر کتاب انور شریعت کا انکار کر گئے کہ:

''ہمارے مسلک کی یہ (انور شریعت) کوئی معتبر کتاب نہیں ہے'' ۔

(مناظرہ جھنگ:ص 164)

(v) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 165 پر اھل بدعت کے صدر مناظر عبد الرشید رضوی صاحب بھی اس کو ''مولوی محمد اسلم'' اور صرف ''محمد اسلم صاحب'' کہہ کہ انکا کر گئے کہ:

''اگر مولوی اسلم نا قابل اعتبار ہوگا تو اس کے جمع کردہ فتاوی کیسے قابل اعتبار ہو نگے ۔'' (مناظرہ جھنگ:ص165)

''اب محمد اسلم صاحب'' (مناظرہ جھنگ:ص165)

(vi) مناظرہ جھنگ کے صفحہ نمبر 166 کے حاشیہ میں بھی اشرف سیالوی صاحب یہی کہتے ہیں کہ:

''علاوہ ازیں اگر صوفی اسلم صاحب نے نقل مطابق اصل ذکر کی ہے۔''

(ایضا:ص166)

(vii) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 202 پر اشرف سیالوی صاحب مفتی اسلم قادری کو ''غیر ثقہ'' قرار دے کر انکار کر دیتے ہیں ۔ دیکھیں سیالوی صاحب نے کس طرح اپنی عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مفتی اسلم قادری صاحب کو ٹھکرا کر غیر معتبر قرار دے کر ان کا انکار کر دیا۔

جبکہ مفتی اسلم قادری صاحب رضوی یہ وہ اھل بدعت کی شخصیت ہیں جو:

(i) اھل بدعت کے استاذ العلماء ہیں اور مفتی اعظم فیصل آباد ہیں۔

(ii) مدرس و استاد جامعہ قادریہ مظہر اسلام فیصل آباد ہیں۔

(iii) پسران کاظمی نے مشہور مستند کتاب میں ''مفتی اسلم قادری'' کو مستند اور معتبر مان کر ان کی تقریظ اپنی کتاب میں شامل کی ہے۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات تقریظ نمبر 17 صفحہ 116)

(iv) مشہور و معروف اھل بدعت کے خطیب مولوی نور محمد رضوی کے خطبات کو مرتب کرنے والے ہیں ۔ (مواعظ رضویہ)

(v) ''مغفرت ذنب'' کے مشہور اھل بدعت کے آپس کے اختلاف پر فیصلہ دینے والے اشرف سیالوی صاحب ''فیصلہ مغفرت ذنب'' نامی کتاب مرتب کرواتے ہیں اور اس کتاب پر مفتی اسلم قادری صاحب رضوی کو معتبر اور مستند مان کر ان سے تقریظ لی گئی ہے۔

(فیصلہ مغفرت ذنب، تقریظ نمبر 96: ص 105)

(vi) اھل بدعت کے مشہور محقق ابوکلیم صدیق فانی صاحب رضوی نے اپنی کتاب آئینہ اھلسنت صفحہ نمبر 394 پر انوار شریعت اور مرتب کرنے والے مفتی اسلم قادری کو اپنا اور معتبر و مستند مانتے ہیں دفاع کرتے ہیں اور یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے۔

(ب) مولوی عمر اچھروی اور اشرف سیالوی

حضرت جھنگوی شہید نے اھل بدعت کے عالم مولوی عمر اچھروی کی کتاب مقیاس حنفیت کی گستاخانہ عبارت پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ: ص 135-133)

جب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ بار بار گستاخانہ عبارت کا جواب طلب کرتے رہے اور ججز کو بھی اس عبارت پر بار بار غور کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

(مناظرہ جھنگ: ص 197)

صفحہ 197 سے صفحہ 198 تک مناظرہ جھنگ نامی کتاب کو پڑھیں کہ جب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے زبردست اور سخت گرفت کی اور مولوی عمر اچھروی کی سخت گستاخانہ عبارت کو سامنے رکھا تو اشرف سیالوی صاحب نے اس سے اگلی تقریر میں مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کر کے اپنی جہالت کا اعتراف کیا کہ میں اس کی عبارت کا جواب دینے سے عاجز ہوں کہ:

> ''حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا عمر صاحب کل فوت ہو رہے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم زمان ہیں۔ ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے تشخص قائم ہے اکابر کی وجہ سے۔'' (مناظرہ جھنگ ص 203)

ورنہ بتائیے جب اشرف سیالوی جواب دے رہے تھے تو مذکورہ بالا الفاظ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی صرف اس لیے یہ الفاظ کہے کہ اشرف سیالوی زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ واقعتاً یہ عبارت گستاخانہ ہے مگر مولوی عمر اچھروی سے بریلویت کا تشخص قائم نہیں ہے۔ یہ تو میرا ہم زمان ہے۔

حالانکہ مولوی عمر اچھروی اھل بدعت کی وہ شخصیت ہے جس کو:

(i) اھل بدعت جنید زماں، مناظر اعظم کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

(ii) مولوی عبدالحکیم شرف قادری بدعتی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 498 پر مولوی عمراچھروی کو اکابرین اہل بدعت میں شمار کرکے مناظر اسلام کے لقب سے یاد کیا ہے۔

تو کیا اس سے اشرف سیالوی صاحب کی علمیت کا پول نہیں کھلتا؟

کہ جواب نہ آئے تو اپنے علماء کا ہی انکار کر دیا جائے۔

(ج) خواجہ غلام فرید اور مولوی اشرف سیالوی

جب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے اہل بدعت کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب فوائد فریدیہ کی گستاخانہ عبارات پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ: ص 224-223)

تو اشرف سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب مصنف فوائد فریدیہ کو بریلوی علماء میں سے ماننے سے انکار کر دیا اور ان کا جواب دینے سے بھی راہ فرار اختیار کیا۔ (مناظرہ جھنگ ص: 224، ص 229)

حالانکہ خواجہ غلام فرید صاحب وہ شخصیت ہیں جس کو

(i) بدعتی شیخ الحدیث مولوی عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 321 میں اکابرین اہل بدعت میں شمار کرکے ''قدوۃ العاشقین'' کا لقب دیا ہے۔

(ii) خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ ''آپ کی بلند پایہ اور مقبول عام تصنیفات یہ ہیں۔

''فوائد فریدیہ۔ مسلک توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب ہے۔''

(تذکرہ اکابر اہلسنت: ص 324)

اسی طرح ''نور نور چہرے'' صفحہ 99 پر بھی خواجہ صاحب کو اپنا بڑا مانا ہے۔

(iii) پیرزادہ اقبال فاروقی مدیر جہان رضا نگران اعلی مرکزی مجلس رضا اکیڈمی لاہور نے خواجہ غلام فرید کو ''اکابرین اہل بدعت'' میں ڈال کر درج ذیل القابات دیئے ہیں۔

شیخ المشائخ زبدۃ العارفین، عمدۃ الکاملین، اولیاء کبار میں سے، مرشد، حاجی الحرمین المحترمین، مقبول رب المشرقین والمغربین وغیرھم۔ (تقدیس الوکیل ص 2، ص 12، ص 13)

(iv) جانشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کو

اپنا مانتے ہوئے ان کو اپنے اکابرین میں مان کر ان کا تذکرہ خیر کیا ہے۔

(لطمۃ الغیب: ص 167، ص 220)

(v) مفتی فیض احمد ملتانی گولڑوی صاحب نے بھی خواجہ غلام فرید صاحب کو "شیخ طریقت" کہہ کر اکابرین اہل بدعت میں شمار کیا ہے۔" (مہر منیر: ص 204)

اور مزید سنئے جن عبارات کا دفاع اشرف سیالوی صاحب نے محض عاجز ہونے کی وجہ سے دینے سے انکار کر گئے اور خواجہ غلام فرید کو بدعتی علماء میں سے ماننے سے انکار کر گئے۔ اس کا جواب اہل بدعت کے مشہور عالم و محقق مولوی ابو کلیم صدیق فانی رضوی صاحب نے دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور ان کو اپنا بڑا تسلیم کیا ہے۔

(آئینہ اہل سنت: صفحہ 44)

یاد رہے کہ ابو کلیم فانی صاحب نے اشرف سیالوی کی طرح نہ تو خواجہ غلام فرید صاحب کا انکار کیا اور نہ دھوکہ بازی سے اس کو اپنی کتاب ماننے سے انکار کیا بلکہ اپنا مان کر دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ اشرف سیالوی اپنے علماء کو در پردہ "گستاخ رسول" خود "غیر معتبر اور انکار کر کے" مانتے گئے۔

(د) مولوی غلام جہانیاں اور اشرف سیالوی

جب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے اہل بدعت کے مشہور و معروف عالم اور خطیب مولوی غلام جہانیاں کی گستاخانہ عبارت اس کی کتاب "تحفت اقطاب" سے پیش کی۔

(مناظرہ جھنگ: ص210)

تو اشرف سیالوی صاحب نے ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کو گستاخ رسول مان لیا کہ:

"باقی غلام جہانیاں صاحب کے ساتھ بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے۔"

(مناظرہ جھنگ ص 221)

جبکہ مولوی غلام جہانیاں یہ وہ اہل بدعت کی مشہور شخصیت ہیں۔ جس کو:

(i) اہل بدعت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین محبوب العلماء کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث و شیخ التفسیر بھی ہیں۔

(ii) اہل بدعت کے محقق مولوی حسن علی رضوی میلسی نے اپنی کتاب برھان صداقت صفحہ

204 پر ان کو اپنا بڑا امان کر، جنتی مان کر ان کا دفاع کیا ہے۔

(برھان صداقت: صفحہ 264)

یہی مولوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب میں بھی مولوی غلام جہانیاں کو معتبر بدعتی عالم مانا ہے۔ (برق آسمانی)۔ تو صاف صاف مطلب یہ نکلا کہ سیالوی صاحب نے مولوی غلام جہانیاں کو گستاخ رسول تو مان لیا مگر ساتھ ہی اس کو غیر معتبر قرار دے دیا۔ کہ یہ تو بندہ ہی ایسا ہے جس سے بریلویت کا تشخص قائم نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی گستاخانہ بات ہمارے لیے قابل قبول نہیں۔

(ڈ) مفتی اجمل شاہ اور اشرف سیالوی

حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے جب دفاع میں اھل بدعت کے مشہور مفتی اجمل شاہ صاحب کی عبارت پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ ص239)

تو سیالوی صاحب حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے زبردست استدلال کے جواب دینے سے عاجز آ کر مفتی اجمل شاہ کا ہی انکار کر گئے اور ان کو پھر غیر معتبر قرار دے گئے کہ:

> ''اور پھر اجمل العلماء کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے فرما دیا ہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں صرف یہ جھگڑا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ان عبارات پر گرفت کریں اور کوئی اجمل شاہ صاحب اس کے مقابلے میں یہ کہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے صرف یہ جھگڑا ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہو سکتی ہے''۔ (مناظرہ جھنگ: ص245)

یعنی سیالوی صاحب ''اجمل شاہ'' کو اعلیٰ حضرت کے خلاف پا کر اس کو پھر غیر معتبر حضرات کی صف میں ڈال گئے کہ اجمل شاہ سے بریلویت قائم نہیں ہے۔ بریلویت صرف احمد رضا سے قائم ہے۔ یاد رہے کہ اجمل شاہ اھل بدعت کی وہ شخصیت ہیں جس کو:

(i) اھل بدعت اجمل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین، امام الوعظین وغیرہ کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

(ii) ردشہاب ثاقب اور ردسیف یمانی کتابیں مفتی اجمل شاہ کی ہیں جس کی اھل بدعت بہت تشہیر کرتے ہیں۔

(iii) صغیر احمد اشرفی القادری سنبھلی کہتے ہیں کہ:

''مفتی اجمل شاہ صاحب'' مولوی حامد رضا خان قادری اور سیّد علی حسین
صاحب اشرفی کچھوچھوی صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں''۔
(ردسیف یمانی: صفحہ 15 مطبوعہ سوم)

(ر) مولانا ذاکر اور اشرف سیالوی

جب مناظر اہل سنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے دفاع میں مولانا ذاکر کی عبارت پیش کی۔ (مناظر جھنگ: ص242)

تو سیالوی صاحب نے جواب نہ آنے کی صورت میں ان کا بھی انکار کر گئے کہ:

''پھر مولانا ذاکر صاحب سے کیا علمائے بریلوی کا تعین اور تشخص قائم تھا؟ یا بریلوی علماء اس کو بریلویوں میں شمار کرتے تھے؟''۔

(مناظر جھنگ: ص245)

یعنی اشرف سیالوی صاحب ان کو بریلوی ماننے سے انکار کر گئے۔

جبکہ یہ وہ شخصیت ہیں جن کو:

(i) اھل بدعت، پیر طریقت، رہبر شریعت کہتے ہیں۔ بانی ''جامعہ محمدی'' ہیں۔ مجاہد ملت کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

(ii) خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کے خلیفہ مجاز تھے۔

(iii) خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں۔

سیالوی صاحب نے ان کو بھی بریلویت سے نکار دیا۔

(ز) مولانا عبد الستار خان نیازی اور اشرف سیالوی

جب مناظر اھل سنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے اپنے دفاع میں اھل بدعت کی تنظیم جمعیۃ علمائے پاکستان کے ذمہ دار لیڈر اور عالم مولوی عبد الستار خان نیازی صاحب کی عبارت ''افق'' (بدعتی رسالہ) سے پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ ص 242)

تو اشرف سیالوی صاحب نے ''افق'' رسالے کا انکار کر کے مولوی عبد الستار خان نیازی صاحب کا ہی انکار کر گئے۔

''کیا یہ ہمارے مسلک کی مستند معتبر کتابیں ہیں''۔(مناظرہ جھنگ ص245)

(i) جبکہ مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جمعیۃ علمائے پاکستان کے ذمہ دار آدمی تھے۔

(ii) اہل بدعت حضرات ان کو ''مجاہد ملت'' کہتے ہیں۔

تو یہ انکار بھی اشرف سیالوی صاحب کیلئے شرمندگی کا باعث بنا۔سیالوی صاحب کی اسی طرح کی حرکتوں کو دیکھ کر حضرت جھنگوی شہیدؒ نے الفاظ کہے کہ:

> ''آپ آج کیسے کہتے ہیں وہ غیر معتبر ہے پھر تو دنیا میں کوئی کتاب بھی معتبر نہیں رہے گی جسکا دل چاہے گا جہاں عاجز ہوگا کہے گا معتبر نہیں ہے۔''(مناظرہ جھنگ:ص159)

☆......مناظرہ جھنگ کا فیصلہ خود اہل بدعت کے گھر سے......☆

سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب ''مناظرہ جھنگ'' کے متعلق قطعی فیصلہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''اور اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر (حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ) نے ان کے (اشرف سیالوی کے) ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا۔سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اس کی صفائی پیش کر سکے اور نہ اسے ثابت کر سکے۔''
>
> (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب:ص92)

لو جی!!! گولڑوی صاحب کی رو سے مناظرہ جھنگ میں سیالوی صاحب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کا جواب نہ دے سکے۔گولڑوی صاحب کو بدعتی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے اپنی کتاب ''نور نور چہرے'' ص256 ''میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا'' ثابت کیا ہے۔

اور حیات غزالی زماں:ص6 پر معتبر بدعتی عالم مانا گیا ہے۔اور ''نذر نصیر گیلانی'' نامی بریلوی کتاب پر فیصل آباد کے ایک بدعتی مدرسہ کے مہتمم کی تقریظ موجود ہے۔

☆......ثالثین کی کارکردگی......☆

قارئین کرام! ثالث بنانے کیلئے اصول یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی فریق کا طرفدار نہ ہو، کسی فریق میں سے نہ ہو۔ کیونکہ جب وہ کسی فریق کا پہلے سے طرفدار ہوگا اور اسی کے حق میں فیصلہ دینا چاہے گا تو وہ فیصلہ ہمیشہ جانبدار ہوا کرتا ہے اور جانبدارانہ فیصلہ کوئی انصاف پسند قبول نہیں کرتا ۔جیسا کہ خود اشرف سیالوی صاحب ایک کتاب میں ثالث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''میری (اشرف سیالوی کی) کتاب کا اگر مطالعہ کر رکھا تھا اور میرے نظریہ سے واقف تھا اور اس کے خلاف تھے تو وہ خود فریق تھے۔ان کو ثالث بننے کا نہ حق تھا اور نہ بنائے جانے کا مطالبہ کرنا زیبا تھا۔''

(کیا یہ فیصلہ ہے؟:ص07)

(a) ثالثین کا بار بار اور بلا وجہ ٹوکنا

مناظر اہلسنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ مناظرے میں تقریر کے دوران بار بار اور بلا وجہ ٹوکتے تھے اور کئی کئی مرتبہ ٹوکتے تھے۔آپ درج ذیل صفحات کو خود دیکھ لیں۔

(مناظرہ جھنگ ص,45,83,84,244,135,144-145,264,268
267, 253,254,195)

اشرف سیالوی خود مناظرہ جھنگ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:

''مگر مولوی صاحب نے منصفین کے بار بار ٹوکنے پر (الخ)۔'' (مناظرہ جھنگ ص224)

یعنی حضرت حق نواز شہیدؒ کو تقریر کے دوران بار بار ٹوکتے رہے۔

کیا ایک فریق کو ہی بار بار ٹوکنا کسی خاص رُخ پر سوچنے کی دعوت نہیں دیتا کہ یہ ایک فریق کے طرفدار ہیں۔حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کو بھی بالآخر تنگ آ کر کہنا پڑا کہ

''آپ ''منصفین'' کھڑے ہو ہو کر مجھے ٹوکتے رہے''۔(مناظرہ جھنگ:ص183)

(b) منصفین کا ایک فریق کی تقریر میں ہنسنا

اگر ثالثین ایک فریق کی تقریر میں ہنسنا شروع کر دے تو وہ فریق جانبدار بن جایا کرتا ہے۔جیسا کہ حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ اشرف سیالوی کے اعتراض کا جواب دلیل سے دے

رہے تھے تو ثالثین کا اسی پر ''ردعمل کو'' اشرف سیالوی صاحب مناظرہ جھنگ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:

''مولانا حق نواز کے جواب پر منصفین برابر ہنس رہے تھے۔'' (مناظرہ جھنگ: ص268)

کیا منصفین کو حق بنتا تھا کہ کسی فریق کی تقریر پر ہنسنے لگ جائیں اور ان کا مذاق بنایا جائے۔ کیا ایسے ثالثین غیر جانبدار رہتے ہیں؟ تو اگر مناظرہ جنگ کے فیصلہ کو اگر حضرت جھنگوی شہیدؒ نہ مانے تو وہ ثالثین کی غیر جانبدارانہ حرکتوں کی وجہ سے ایسا کرنے پر برحق تھے۔

(c) منصفین کا ایک فریق کو درمیان مناظرہ میں گستاخ کہنا

اگر کوئی ثالث درمیان مناظرہ میں ہی ایک فریق کو گستاخ کہہ دے تو وہ غیر جانبدار نہیں رہتا۔

جیسا کہ صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہل السنّت والجماعت دیوبند کو کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ

> ''جب ا... ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟ اور محض لفظوں میں الجھاؤ پیدا کر کے لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا مدارس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تمہارے سامنے یہی مقصد ہے۔ ان کے ذہنوں میں صرف یہی چیزیں ڈالتے ہو اس وقت عالم اسلام تم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ ملک پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر تم صرف لفظی بحثوں پر لڑ رہے ہو۔''

(مناظرہ جھنگ: ص195)

قارئین کرام! جو ثالث کسی فریق کو پہلے ہی سے گستاخ سمجھتا ہو اس سے انصاف کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟۔

(d) ثالثین کون تھے؟

(i)　غلام باری کٹر قسم کا بریلوی تھا۔ اس کے بارے عوام الناس میں مشہور ہے کہ اس نے مناظرے سے پہلے ایک دن کہا تھا کہ میں تو بریلوی ہوں بریلوی کے حق میں ہی فیصلہ دوں گا۔ اس بنا پر یہ مناظرہ میں حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کو بلا وجہ ٹوک دیتا تھا تا کہ ان کی تقریر میں مداخلت ہو جائے۔

(ii) خان منظور خان شیعہ تھا۔ یہ وہ منصف تھا جس نے دوبار اشرف سیالوی کی حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی تقریر میں مداخلت پر درمیان مناظرہ میں ہی کھڑے ہو کر اشرف سیالوی کی شکست کا اعلان کر دیا تھا۔ (مناظرہ جھنگ: ص195 -194)

مگر دوسرے منصفین نے اس کو بٹھا کر سمجھایا کہ فیصلہ حکومت کا یہ ہے کہ مولوی حق نواز کو ناکام قرار دیا جائے لہٰذا تم یہ فیصلہ بدل لو تب یہ چونکہ شیعہ بھی تھا اور شیعہ اہل بدعت کا بہترین دوست ہوتا ہے اور علمائے اھلِ سنت دیوبند کا دشمن ہوتا ہے۔ پہلے شرائط کی وجہ سے اشرف سیالوی کی شکست کا اعلان تو کر دیا مگر بعد میں ملی بھگت کے بعد فیصلے کو بدل لیا گیا۔

(iii) پروفیسر تقی الدین انجم بھی بریلوی ذہن کا آدمی تھا۔ یہ وہ منصف تھا جو ''بریلوی مناظر'' کے فرائض سرانجام دے کر'' کتابوں کو معتبر اور غیر معتبر'' قرار دے کر اشرف سیالوی کا وکیل بنا ہوا تھا حالانکہ ثالث کسی بھی فریق کا وکیل نہیں ہوتا مگر آپ مناظرہ جھنگ اٹھا کر دیکھیں اس کو پڑھیں آپ کو پڑھ کر حیرت ہوگی کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے؟

(مناظرہ جھنگ: ص267,144)

ثالث بریلوی مناظرہ کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

یہ بات مشہور ہے اور جھنگ کے ایک معزز مہر عبداللہ صاحب کا بیان موجود ہے کہ سرکاری دباؤ تھا کہ مولانا حق نواز کو ہرایا جائے اور اس کے سلسلے پر وفیسر تقی الدین انجم کو استعمال کیا گیا تھا۔ اس کو دھمکی دی گئی تھی۔

ان ہی وجوہات کی بنا پر جب دیکھا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ:

(iv) فیصلہ مناظر، جھنگ بھی سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ ثالثین کے دستخط کے نیچے 1978ء کی تاریخ لکھی گئی حالانکہ مناظرہ تو 1979ء کو ہوا تھا پھر اس کا مطلب یہی نکلا کہ فیصلہ 1978 کو ہی لکھ کر رکھ لیا گیا تھا۔ اور اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی میں انگلش میں 78 لکھا تھا۔ اس اصل کاپی کو مناظرہ جھنگ نامی کتاب میں اس لئے نہ لگایا گیا تاکہ کوئی بریلوی چوری نہ پکڑ سکے۔ اور ۷۸ والی زبان میں لکھ کر خود نئی کمپوزنگ کروا کر لگائی گئی تاکہ علم نہ ہو سکے۔ مگر تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ قارئین کرام! اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی ''عظمتوں کے پاسبان'' از عبدالحکیم شرف قادری کی کتاب میں موجود ہے۔

(v) ثالثین سے جب حلف لینے کا ہماری طرف سے کہا گیا تو یہ بدعتی صدر مناظر ہی تھے جو اس کے مخالف بنے کہ حلف کی کیا ضرورت ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص45)

آگے بدعتی صدر مناظر کہتے ہیں کہ:

''اگر ان کو منصف ہی قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے۔''

(مناظرہ جھنگ: ص45)

آگے پھر خود غیر جانبداری کا حلف لینے سے روکنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ:

''ہمیں کوئی شک نہیں ہے جب ہم نے یہ منظور کر لیا ہے ہم ان کا فیصلہ مان لیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے''۔

(مناظرہ جھنگ: ص06)

حالانکہ ہر فریق ثالثین سے غیر جانبداری کا حلف لینے کا حق رکھتا ہے مگر عبدالرشید رضوی صاحب نے اس کی مخالف کی اور حلف نہ لینے دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دال میں ضرور کالا تھا۔ تو یہ وجوہات تھیں جس کی بنا پر حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے فیصلے کو غیر جانبدار نہ ہونے کی بنا پر نہ مانا تو انہوں یہ فیصلہ ٹھیک کیا۔

(e) فیصلہ مناظرہ جھنگ

منصفین نے مناظرہ جھنگ کے بعد فیصلہ دیا ذرا اس پر بھی نظر ڈال لی جائے تا کہ ثالثین کی علمی حیثیت کا انداز بھی قارئین کو ہو جائے۔

''ہم ''منصفین'' بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں''۔

(مناظرہ جھنگ: ص294، عظمتوں کے پاسباں: ص252)

اب ذرا چند گزارشات اس پہ پڑھ لیں:

(i) فیصلہ میں ''نسبتاً وزنی استدلال'' کے الفاظ ہیں۔

اور مناظرہ ''گستاخ رسول کون'' کے عنوان پر ہوا تھا۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مناظر بدعتی مناظر اور سنی مناظر حضرت مولانا حق نوازؒ نے ایک دوسرے کے خلاف دلائل دیئے۔ دلائل دونوں طرف تھے مگر استدلال وزنی اشرف سیالوی کا تھا۔ حالانکہ فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔ اور ''نسبتاً'' کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریقین گستاخ رسول ہیں مگر اشرف سیالوی 19 فی صد گستاخ رسول ہے اور 20 فی صد سنی مناظر۔

کیونکہ نسبتاً ''معمولی فرق'' کو کہتے ہیں۔

یہ تھی علمی قابلیت ثالثین کی۔ جن کو فیصلہ لکھنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ اور مزے کی بات یہ ہے 19 فی صد گستاخ رسول ہونے والے فیصلہ کو اشرف سیالوی اور ان کے ٹولہ نے قبول کر لیا اور اپنا گستاخ رسول ہونا فوراً مان گئے۔ جبکہ حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے ایک فی صد بھی گستاخ رسول ہونا قبول نہ کیا۔ یاد رہے کہ مناظرہ جھنگ کے بعد بدعتی ٹولے کے ہم نشین شیعہ حضرات کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں فیصلہ مناظرہ جھنگ کے حوالے سے کہا گیا کہ لو فیصلہ سے بریلوی گستاخ رسول بن گئے اور دیوبندی بھی۔

ہم نے تو فیصلہ ہی نہ مانا مگر یہ گواہی بدعتی حضرات کے حق میں ضرور گئی۔

اب دیکھو ''گستاخ رسول کون؟'' پر مناظرہ تھا اور سیالوی ٹولہ فیصلہ قبول کر کے 19 فی صد گستاخ رسول بن گیا۔ تو مناظرہ تو سنی دیوبندی ہی جیت گئے کیونکہ جب ایک فریق خود مان گیا کہ ہم کو 19 فی صد گستاخ رسول ہونا قبول ہے۔ کیا ان براھین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے بعد بھی اشرف سیالوی کامیاب رہتا ہے۔؟؟؟

یقیناً نہیں بلکہ بری طرح اپنے حلقے میں بھی بدنام ہوا ہے جیسا کہ پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب اشرف سیالوی کے خلاف ہیں اور اب نئے بدعتی علماء پیدا ہو رہے ہیں جو اشرف سیالوی کے خلاف ہیں اور اس کو گستاخ رسول قرار دے رہے ہیں۔ اور بدعتی اشرف سیالوی کا جو معاون مناظر ڈاکٹر طاہر القادری تھا اس نے مناظرہ کے بعد حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ سے معافی مانگی تھی کہ ہم کو معاف کر دیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا۔

(شرح الفضل الموھبی)

بریلویوں کی طرف سے مناظرہ جھنگ کے دفاع کی ناکام کوشش

مجاہد اہلسنت علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

مناظرہ جھنگ کے حوالے سے ہماری طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا تھا، اس پمفلٹ پر ہم کو بہت سی مبارکبادیں موصول ہوئی۔ اہل السنّت والجماعت کے نوجوانوں نے خوشی کا بھرپور اظہار کیا۔ علمائے اہل سنت نے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمارے لیے ترقی علم وعمل کی دعا کی۔ غرض اپنوں کی طرف سے بہت اچھا ردعمل ہوا۔

دوسری طرف مخالفینِ اہل سنت کے دلوں پر چھریاں چلنے لگیں۔ ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ اہل بدعت مارے غصے کے گالیوں پر اتر آئے۔ جھنگ کی سرزمین پر اس پمفلٹ نے تہلکہ مچادیا۔ بریلوی ملاں اس پمفلٹ کو لے کر اپنے منبروں پر حضرت جھنگوی شہیدؒ کو گالیاں دینے لگے کیونکہ ان بے چارے بریلوی ملاؤں کے پاس علم تو تھا نہیں کہ دلائل کے ساتھ اس پمفلٹ کا جواب دیتے۔

اشرف سیالوی صاحب 27 اگست کی دھوکہ آمیز کانفرنس جو اس بار جلد کروائی گئی تھی ۱۰، ۱۵ منٹ سے زیادہ کبھی تقریر نہیں کرتے تھے۔ اس پمفلٹ نے اشرف سیالوی کے ہوش بھی ٹھیک کردئے اس لیے اس بار کانفرنس میں تقریباً سوا گھنٹے سے بھی زیادہ تقریر کی۔ سیالوی صاحب پمفلٹ کا نام تو لیتے تھے مگر اس میں دیے گئے دلائل کا جواب نہیں دیتے۔

سیالوی صاحب نے اپنی تقریر میں صرف پمفلٹ پر تین باتیں کیں۔

(i) میں نے (اشرف سیالوی نے) اپنے بریلوی ملاؤں کا مناظرہ جھنگ میں انکار کیا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن تم ہمارے معتبر ملاؤں کی عبارتیں نہیں پیش کرتے تھے اور وہ حضرات معتبر نہیں تھے۔

(ii) تمہیں آج اتنے سالوں بعد اس مناظرہ جھنگ پر کچھ لکھنا یاد آیا۔

(iii) منصفین کو جب شروع میں مان لیا گیا تھا تو اب بعد میں ان کو کیوں ٹھکرایا جارہا ہے،

ان کے فیصلہ کو کیوں نہیں مانا جارہا ہے؟۔

بس یہ تین باتیں سیالوی صاحب نے کہیں۔ پھر باقی دلائل و براھین کو گیارھویں شریف کا دودھ سمجھ کر پی گئے حالانکہ وہ پمفلٹ ان کی کانفرنس تک پہنچا تھا۔ جب ان کا جواب دینے سے عاجز آ گئے۔ پھر حضرت جھنگوی شہیدؒ کو گالیاں دینے لگے۔

علمائے اہلسنت دیوبند پر اتہامات والزامات کی داستان بیان کرنے لگ گئے کہ:

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ دیوبندی کیسے ہیں؟

یہ دیوبندی کیا مانتے ہیں؟

یہ دیوبندی ایسے ہیں۔۔۔۔

غرض علمی جواب تو نہ دیا مگر عوام کو دھوکہ ضرور دیا۔ سیالوی صاحب تو اس پمفلٹ کا جواب نہ دے سکے تو اقبال اظہری کو اس کا جواب دینے کے لئے کہا گیا مگر اقبال اظہری نے بھی اپنی تقریر میں اپنی جہالت کا اعتراف کرتے ہوئے "مناظرہ جھنگ پر ایک نظر" کا جواب دینے کی بجائے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔

اس کانفرنس سے ایک سال پہلے بھی کانفرنس پر ایک سنی نوجوان نے "لطمۃ الغیب" کے مطلوبہ صفحہ کی فوٹو کاپی کروا کر اس پر "مناظرہ جھنگ کا جواب پیر گولڑوی کی طرف سے" لکھ کر اسٹیج پر پہنچا دیا تھا مگر پوری کانفرنس میں کسی بریلوی مناظر کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہو سکی۔

اس کے گواہ سٹیج سیکریٹری بابر رضوی مجددی صاحب ہیں۔ جنہوں نے جمعہ کے خطبے میں حافظ محمد اسلم کے پمفلٹ کا جواب دینے کی کوشش تو نہ کی مگر ان کو منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر گالیاں ضرور دیں۔

غرض اس پمفلٹ کے بعد تو دنیائے بریلویت کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا بریلوی حضرات منہ چھپاتے پھرنے لگے۔ نوجوانان اہلسنت اس پمفلٹ کو بریلوی عوام اور ملاؤں کے منہ پر مارنے لگے۔ غرض اس پمفلٹ نے اشرف سیالوی کی بدترین شکست اور اس کی علمیت کے پول کو اچھی طرح کھول کر رکھ دیا۔ اپنے تو اپنے خود بریلوی حضرات نے بھی اشرف سیالوی کو اس لیے برا بھلا کہا کہ اس نے مناظرہ میں اپنے بریلوی ملاؤں کا انکار کر دیا حالانکہ انکار کرنے کی کوئی وجہ بیان نہ کر سکے۔

حال ہی میں ''جہانیاں'' کے ایک بھگوڑے محقق صاحب اشرف سیالوی کو مزید ذلت وشرمندگی کا نشانہ بنوانے کیلئے اٹھے اورانہوں نے اس پمفلٹ کا جواب لکھ کر گویا خود اشرف سیالوی کا مذاق اڑایا ہے اوراس کے علم کو علمی دنیا میں خوب ننگا کروانے کی کوشش کی ہے۔

ہم ان نام نہاد محقق صاحب سے عرض کریں گے کہ:

آپ پہلے اپنی صفائی تو مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی کو دیں۔

(i) جنہوں نے آپ کو گستاخ رسول اور کافر کا وکیل بننے پر خوب لطیفہ انداز میں طنز کیا ہے۔

(ii) آپ کو عوام اور بریلوی ملاؤں کو دھوکہ دینے پر خوب برا بھلا کہا ہے۔

(iii) آپ کو بے وقوف قرار دے کر مشورہ دیا ہے کہ پہلے اپنے کاظمی کا دفاع کریں پھر پیر کرم شاہ کی طرف آئیں یعنی پہلے اپنی نبیڑلو۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

محقق صاحب کیا آپ:!

پیر کرم شاہ کی ان باتوں سے متفق ہیں

(i) علمائے دیوبند اور دیوبندی اہل السنّت والجماعت ہیں؟

(ii) حضرت نانوتویؒ پاکانِ امت میں سے ہیں؟

(iii) حضرت نانوتویؒ مسلمان ہیں؟

(iv) حضرت نانوتویؒ کو ختم نبوت کا منکر نہیں سمجھتے؟

(v) تین طلاقوں میں وہابی موقف رکھتے ہیں؟

محقق صاحب!

(i) آپ کے پیرومرشد مولوی احمد سعید کاظمی صاحب نے جو امیر شریعت کی تعظیم کی اوران کو سید کہا۔ کیا آپ اس کو ٹھیک مانتے ہیں؟

(ii) کاظمی صاحب نے جو گناہ کی نسبت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کی ہے کیا آپ اس کو ٹھیک مانتے ہیں؟

(iii) کیا نبی علیہ السلام گناہ کر سکتے ہیں' کے نظریہ سے آپ متفق ہیں؟

محقق صاحب آپ سعیدی کہلاتے ہیں:

(i) کیا آپ مولوی غلام رسول سعیدی صاحب کی ''شرح صحیح مسلم'' سے مکمل طور متفق ہیں؟

(ii) کیا آپ مفتی عبد المجید سعیدی کی دونوں کتابوں سے متفق ہیں جو انہوں نے کنز الایمان پر لکھی ہیں؟

یہ سب سوالات آپ کی جہالت کو علمی دنیا میں دکھانے کیلئے کئے گئے ہیں۔ان کا جواب آپ ضرور دیں تا کہ اگلی دفعہ ہم آپ کی حیثیت اہل علم کو دکھا سکیں۔اور آپ کی دورنگی پالیسی دنیا کو بھی دکھا سکیں۔

''مناظرہ جھنگ پر ایک نظر''

پر اعتراضات کا مدلل اور ٹھوس جواب

پہلا اعتراض:

آج تک تو دیوبندی مانتے تھے کہ حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ مناظرہ ہار گئے۔اب تم نئے اٹھے ہو یہ کہنے کیلئے کہ وہ مناظرہ جیت گئے تھے۔

الجواب:

آپ کا یہ اعتراض آپ کی کم علمی اور جہالت کا ثبوت ہے کیونکہ:

(i) حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ مناظرہ کے بعد بار بار جمعۃ المبارک میں مناظرے میں سیالوی کی شکست کا فیصلہ سناتے رہے۔فیصلہ سے مراد اس کی علمیت کا پول کھولتے رہے۔سیالوی کا جواب سے عاجز ہونا بتاتے رہے۔

اشرف سیالوی صاحب نے حضرت امیر عزیمتؒ کی زندگی میں ایک اشتہار بڑے سائز میں ''فیصلہ مناظرہ جھنگ'' کے عنوان سے گلی گلی کوچے کوچے میں لگوایا۔جس میں یہ درج تھا کہ

''دیوبندی بارہ آنے گستاخ رسول ہیں اور بریلوی ۴ آنے گستاخ رسول ہیں''

حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اس اشتہار کو جمعۃ المبارک کے خطبے میں بیان کر کے کہا کہ لو بریلوی خود مان گیا کہ میں ۴ آنے گستاخ رسول ﷺ ہوں۔اور ہم نے تو ایک آنے بھی نہیں مانا۔اندازہ لگاؤ اس بریلوی مناظر کی بوکھلاہٹ کا!!

(ii) ''مناظرہ جھنگ کی حقیقت'' کے عنوان سے حضرت جھنگوی شہیدؒ کی زندگی کے بعد بھی ایک بڑے جہازی سائز کا پوسٹر چھاپ کر اشرف سیالوی کی علمیت اور بریلوی ملاؤں کی

عبارات گستاخی پر مشتمل ہونا اشرف سیالوی صاحب کے جوابات کی رو سے ثابت ہوگیا بیان کیا گیا تھا۔غرض یہ ہم نے کوئی نیا کام نہیں کیا بلکہ ہم ایک نئے انداز میں پرانے کام کو لائے ہیں۔

(iii) حضرت مولانا اسحاق صاحب مظفر گڑھ نے مناظرہ جھنگ کا جواب کافی عرصہ پہلے لکھا تھا۔

(iv) استاذ مکرم مناظر اہلسنت حضرت علامہ منیر احمد اختر صاحب نے مناظرہ جھنگ کا جواب حضرت امیر عزیمت جھنگوی شہیدؒ کی زندگی میں ہی لکھ کر دے دیا تھا۔

(v) مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی دامت برکاتہم نے بھی مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی کی شکست کو امیر عزیمت نمبر میں بیان کیا ہے۔

(vi) تقاریر و تحریرات میں علمائے اہلسنت مختصراً اشرف سیالوی کی شکست کو کسی نہ کسی انداز میں بیان کرتے رہے ہیں۔

لہٰذا یہ آپ کا سفید جھوٹ ہے کہ ہم نے نئی بات کی ہے۔ہم نے دلائل و براہین کے ساتھ اشرف سیالوی کی علمیت کا پول کھولا تھا۔جس کو آپ لوگوں نے مزید کھولنے میں ہماری معاونت کی ہے۔اشرف سیالوی صاحب کی شکست اشرف سیالوی ہی کے دلائل پر رکھی گئی تھی جس کو تولنا آپ جیسے کم عقل اور جاہل ''ناسعیدیوں'' کے بس کی بات نہیں ہے۔

<u>دوسرا اعتراض:</u>

مولانا حق نواز کی یہ شکست ہی تھی کہ انہوں نے مناظرہ کے بعد اپنا محاذ بدل لیا اور خطبات جھنگوی پڑھیں اس میں لکھا ہے ''یہ کفریات ہیں'' کے الفاظ صرف شیعوں کے لئے ہیں۔ یہ سب ان کی شکست کو ظاہر کرتی ہے۔

<u>الجواب:</u>

سبحان اللہ! سعیدی صاحب آپ تو لگتا ہے عقل سے فارغ ہیں ورنہ بتائیے:

(i) ایک عالم دین ایک گمراہ فرقے کے ملاں سے مناظرہ کرتا ہے اور وہ کچھ عرصہ بعد زمانے کی فضاؤں میں ایک بہت بڑے فتنہ کی بو کو سونگھتا ہے وہ اس بڑے فتنہ کی سرکوبی کرنا چھوٹے فتنہ کی سرکوبی سے زیادہ اہم سمجھنے لگتا ہے۔بڑا فتنہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے اس چھوٹے فتنے سے زیادہ خطرناک اور موذی ثابت ہوتا ہے۔تو وہ اس بڑے فتنے کے خلاف کام کرنے لگ

جائے اپنی ساری بقیہ ماندہ زندگی اس فتنے کی سرکوبی اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت پر لگا دیتا ہے۔تو سعیدی صاحب! آپ کے نزدیک اس نے چھوٹے فتنہ کو سچا سمجھ لیا؟ یہ آپ اور بریلوی ملاؤں کی بچگانہ سوچ ہے۔آپ اس سوچ کو دور کریں ورنہ یہ سوچ آپ لوگوں کی رسوا کر کے چھوڑے گی بلکہ رسوا کر رہی ہے۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے شیعہ کے کفریات جو کہ انتہائی خطرناک اور زہریلے تھے کو عوام مسلم کے سامنے بیان کر کے اس عظیم فتنہ کی نشاندھی کی۔یہ فتنہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔یہ مسلمان کے ایمان واسلام کیلئے بہت ہی خطرناک ہے۔لہٰذا چھوٹے فتنوں کو ساتھ ملا کر بڑے فتنہ کو ختم کرنے کو کوشش کی جائے تاکہ مسلمان اس فتنہ کے جال میں پھنس نہ جائیں۔

تو بتاؤ ایک فتنہ کی کفریات عظیم کو بیان کرنا کسی دوسرے فتنہ کی گستاخیوں کو تسلیم کرنا کیسے ہوا؟۔آپ کو لگتا ہے''یہ'' سے دھوکہ ہوا ہے،''یہ'' سے حضرت جھنگوی شہیدؒ کا اس فتنہ کی سخت قسم کی کفریات شدیدہ کو بتانا مقصود ہے نہ کہ بریلوی گستاخانہ عبارات کو گستاخانہ نہ تسلیم کرنا۔

(iii) حضرت جھنگوی شہیدؒ قادنیت کے خلاف بھی کام کرتے رہے اور یہ مناظرہ جھنگ سے پہلے کی بات ہے اسی سلسلے میں قادیانیت کو چھوڑ کر صرف شیعت کے پیچھے پڑ جانے پر بھی کیا یہی مطلب اخذ کرو گے جو تم نے اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اخذ کیا ہے؟۔

(iv) کیا ایک فتنہ کے خلاف مکمل طور پر کام کرنے کا مقصد یہ لیا جاتا ہے کہ باقی فتنے نہیں ہیں؟

(v) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اپنا رخ کوئٹہ کے واقعہ کے بعد بدلا تھا جس میں ایرانی بدمعاشوں نے سنیوں کی بستی اجاڑ کر رکھ دی تھی،ماؤں بہنوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلا گیا۔تب حضرت جھنگوی شہیدؒ نے خمینی انقلاب کے فتنے کو شدید خطرناک سمجھتے ہوئے،امت مسلمہ پر آنے والے عذاب کو محسوس کرتے ہوئے اس کے خلاف کام شروع کیا اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی۔

نوٹ: سعیدی صاحب نے جو الفاظ نقل کیے ان پر غور کریں کہ

''حضرت حق نواز صاحب'' نے عملی طور پر بھی اپنی شکست تسلیم کر لی''(اعتراض)

یہ جملہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اپنی شکست تحریری طور پر بھی قبول

لی اور عملی طور پر بھی۔

حالانکہ یہ بریلوی معترض کے دو سفید جھوٹ ہیں

لعنت الله علي الكاذبين

حالانکہ بریلوی مولوی خود مناظرہ جھنگ میں یہ تسلیم کر چکا ہے کہ مولوی حق نواز شہیدؒ نے فیصلہ تسلیم نہ کیا یعنی اپنی شکست نہ مانی پھر یہ جھوٹ کیا دھوکہ بازی نہیں؟ یاد رہے ہم نے بعینہ سعیدی صاحب کے الفاظ نہیں نقل کیے بلکہ اصل مفہوم نقل کر رہے ہیں۔ آخر میں ہم احمد رضا خان صاحب کی کتاب سے ایک حکایت نقل کرنا چاہتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:

''ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگ گئی اس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مان کے گھر گئے اور لاکھوں روپوں کا مال اسباب بھی تھا اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا اور اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے اتفاقاً ان کے ہاں بھی آگ لگ گئی یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا سامان خاکستر ہو گیا کسی نے اعتراض کیا تو بولے تم تو احمق ہو اس حکیم دانشمند کی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں اس کے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال کب نکالا تھا جو ہم نکالتے مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا نہ یہ دیکھا کہ اس نے مال نکالنا برا جان کر چھوڑا تھا اللہ تعالیٰ کسی کو اندھی سمجھ نہ دے''۔

(اقامۃ القیامۃ: ص ۵۷، ۵۸)

تو سعیدی صاحب حضرت امیر عزیمت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کے فتنے کے بعد فرصت ہی کہاں تھی کہ وہ بریلوی فتنے کی طرف توجہ دیتے مگر خدا آپ کی طرح اندھی عقل کسی کو نہ دے۔

<u>تیسرا اعتراض:</u>

مولوی الیاس بالاکوٹی نے لکھا ہے کہ

''مولانا حق نواز شہیدؒ نا تجربہ کار اور نوجوان تھے جبکہ اشرف سیالوی شیخ الحدیث تھا جس کا اثر منصفین پر گہرا تھا''۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا حق نواز مناظرہ ہارے یہ مولوی الیاس بالاکوٹی کو تسلیم ہے۔

الجواب:

یہ اعتراض بھی آپ کی کم علمی کو واضح کرتا ہے۔

(i) کوئی بھی انسان اس عبارت کو پڑھے تو اس عبارت سے یہی مطلب لے گا کہ مصنف یہاں منصفین کی جانبداری کو بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(ii) مصنف نے ثالث حضرات کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا متعصب ہونا واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ جو آپ کو شاید نظر نہیں آئی شاید بصیرت کے ساتھ آپ کی بصارت بھی کم ہے۔

(iii) مصنف نے فیصلہ مناظرہ جھنگ پر نقص وارد کیا تھا جس کو آپ اٹھانے میں ناکام رہے ہیں۔

(iv) حدیث پاک میں جو آتا ہے کہ مسلمان مومن سادہ اور بھولا بھالا ہوتا ہے اور کافر شریر اور چالاک ہوتا ہے تو بالاکوٹی صاحب کا تو اسی طرف اشارہ ہے تو پھر آپ واقعی سیالوی صاحب کو شاطر مان لیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے بھلا؟

چوتھا اعتراض:

مولانا حق نواز شہیدؒ نے منصفین کا فیصلہ نہ مانا لہٰذا منافق ہوئے اور وعدہ خلاف ہوئے کیونکہ خود ان کو ثالث مان چکے ہو۔

الجواب:

اس کا جواب ہم ''مناظرہ جھنگ پر ایک نظر'' میں ہی دے چکے تھے۔ جس کو سعیدی صاحب گیارہویں شریف کا دودھ سمجھ کر ہضم کر گئے۔ اس کا جواب بالکل نہ دیا۔ آخر کیوں؟؟

(i) منصفین کا فیصلہ اگر جانبداری اور طرفداری کی بنیاد پر ہو تو وہ فیصلہ کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوتا۔

(ii) اگر آپ اپنی جہالت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہو تو یہی صحیح تو یہاں بھی لگائیں وہی فتوی کہ

☆ حضرت علیؓ نے ثالث ماننے کے باجود ثالث کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ (تحقیقات تنویر الابصار)

☆ اشرف سیالوی صاحب نے بھی نبی کریم ﷺ کو نبوت کب ملی کے مسئلہ میں پیر محمد چشتی کو حکم اور ثالث مانا مگر جب پیر محمد چشتی نے اشرف سیالوی کے خلاف فیصلہ دیا تو اس کو حکم ماننے سے

انکار کر دیا بلکہ اس کے فیصلہ کے خلاف ایک رسالہ لکھ کر شائع کر دیا بتائے کیا اشرف سیالوی بھی منافق اور وعدہ خلاف ہوئے کہ نہیں؟۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

منصفین کی جانبداری پر ذرا اور گزارشات سن لیں۔

(الف)　منصفین سے جب حلف غیر جانبداری لینے کا کہا گیا تو یہ آپ کے عبدالرشید رضوی کے ہی الفاظ تھے:

''اگر ان کو منصف ہی قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے''۔

(مناظرہ جھنگ:ص45)

آگے پھر خود غیر جانبداری کا حلف لینے سے روکنے کی کوشش کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

''ہمیں کوئی شک نہیں ہے جب ہم نے یہ منظور کر لیا ہے ہم ان کا فیصلہ مان لیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے''۔

(مناظرہ جھنگ:ص 45)

(ب)　خان منظور خان منصف درمیان تقریر ٹوکتے ہوئے کہتا ہے۔

''انہوں نے سب سے پہلے تقویۃ الایمان کی جس عبارت کی طرف توجہ دلائی ہے کی جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں'' اس میں پہلے کسی ایسی بات کا ذکر نہیں ہے جو آپ نے بیان کی ہیں یا تو آپ سیاق وسباق سے بتائیں''۔

(مناظرہ جھنگ:ص253)

اندازہ لگائیں اگر بریلوی مناظر کے فرائض سرانجام دینے کے بعد بھی جانبدار نہ بنے تو پھر انصاف شاید دنیا سے ختم ہو گیا ہے۔

(ج)　اسی تقریر میں چند لمحے بعد پھر ٹوکتے ہوئے یہ جانبدار منصف خان منظور خان کہتا ہے کہ:

''دلائل کا تسلسل اس صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ آپ ان کے اعتراضات کا

سلسلہ وار جواب دیں۔"

(ر) غلام باری نے مناظرہ سے ایک دن پہلے کہا تھا کہ میں تو بریلوی ہوں بریلوی کے حق میں ہی فیصلہ کروں گا۔

(مناظرہ جھنگ ص244- 243)

"انہوں نے ایک اور اعتراض یہ کیا ہے اگر شہنشاہوں کا شہنشاہ چاہے تو ایک حکم کن سے کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے تو اس میں نبی پاکﷺ کی ختم المرسلینی پر حرف آتا ہے۔ آپ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں"۔ (مناظرہ جھنگ :ص 254)

(ڈ) دوران تقریر دو منصفین ایک ساتھ حضرت جھنگوی شہیدؒ کو ٹوکتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"جناب یہ باتیں اصل موضوع سے ہٹ کر ہیں۔ آپ اصل موضوع پر آئیں"

۔(مناظرہ جھنگ:ص 244-243)

(ز) جھنگ کے مہر عبداللہ صاحب گواہ ہیں کہ سرکاری دباؤ تھا کہ حضرت جھنگوی شہیدؒ کے متعلق مطلوبہ فیصلہ کر دیں۔

<u>پانچواں اعتراض:</u>

فیصلہ مناظرہ جھنگ میں "نسبتاً وزنی دلائل" کے الفاظ تھے جبکہ مولوی بالاکوٹی نے جھوٹ بول کر "نسبتاً زیادہ وزنی دلائل" کے الفاظ بنا ڈالے اور نسبتاً وزنی استدلال سے چھوٹے بڑے گستاخ کا فرق نہیں نکلتا، کیوں کہ نسبتاً وزنی استدلال کا مقابل نسبتاً غیر وزنی دلائل ہے۔

<u>الجواب:</u>

(i) آپ نے بالاکوٹی صاحب کی غلطی کو اگر جھوٹ کہا ہے تو جناب آپ کو شاید پھر پتہ نہ چلا کہ آپ بھی جھوٹ بول گئے ہو کہ

"فیصلے میں نسبتاً وزنی دلائل کے الفاظ ہیں"

حالانکہ یہ جھوٹ ہے

"اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت"

(ii) آپ کو سعیدی صاحب شاید استدلال اور دلائل میں فرق کا علم نہیں یا جان بوجھ کر

ایمان بن رہے ہیں اور اس فیصلہ میں بریلویوں کو گستاخ رسول ہونے سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب سعیدی صاحب! دلائل سے استدلال کیا جاتا ہے۔ منصفین کے فیصلہ کی عبارت کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ دونوں مناظرین نے دلائل دئے ایک دوسرے کے خلاف اور اپنے دفاع میں۔

مگر ان میں نسبتاً یعنی حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل کا استدلال اشرف سیالوی کے دلائل سے کم ہے۔ اشرف سیالوی کے دلائل کا استدلال حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل کے استدلال سے زیادہ ہے۔ پھر ہم نے کہا تھا کہ فیصلہ تو دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے نہ استدلال کی بنیاد پر۔ اس سے ہم نے منصفین کی علمی حیثیت دکھانی چاہی تھی۔ بہر حال اس عبارت سے یہی فیصلہ نکلتا ہے کہ بریلوی ۱۹ فیصد گستاخ رسولؐ اور ۲۰ فی صد دیوبندی۔ کیونکہ ''نسبتاً'' معمول فرق کیلئے ہی آتا ہے اور تم نے مان لیا ہے کہ واقعۃً ایسا ہی ہے جبکہ ہم نے اپنے آپ کو نہیں مانا۔

(iii) مناظرہ جھنگ کے بعد بریلوی حضرات کے ہم نشیں شیعہ حضرات کی طرف سے بھی ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا کہ دیکھو اس فیصلہ سے دونوں مسلک گستاخ بن گئے۔ لو آپ کے ساتھیوں کا بھی یہی فیصلہ بنا۔

(iv) بریلوی حضرات نے خود اشرف سیالوی کی سرپرستی میں اپنے جہازی سائز پوسٹر میں یہی بات تسلیم کی تھی۔

چھٹا اعتراض:

فیصلہ ایک سال پہلے کا نہیں بلکہ اسی وقت کا ہے کیونکہ کچھ دنوں پہلے ہی تو مناظرہ کی تاریخ طے ہوئی تھی۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

الجواب:

(i) کتابت کی غلطی یہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان مہینے دن کی تاریخ تو بھول سکتا ہے مگر گزرتے ہوئے سال کی تاریخ بھول جانا یہ تقریباً مشکل ہے پھر پروفیسر اور سرکاری ٹیچرز کس طرح بھول سکتے ہیں جن کا تو کام ہی تاریخ کے ساتھ چلتا ہے۔

(ii) اصل فیصلہ مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی بھی اسی لئے نہیں لگائی گئی کہ اس میں صاف انگریزی گنتی کے ساتھ 78 لکھا ہے۔

اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی ''عظمتوں کے پاسبان'' میں لگی ہوئی ہے۔

(iii) یہ ضروری نہیں کہ مناظرہ اگر کچھ دن پہلے رکھا جائے تو فیصلہ سال پہلے نہیں ہوسکتا۔ سازشوں کے جال یہ کچھ مشکل نہیں۔اور پھر اس مناظرہ کروانے میں سرکاری انتظامیہ خود ملوث تھی۔تو سرکاری انتظامیہ جب ۳ منصفین سرکاری منتخب کرسکتی ہے۔جگہ سرکاری ہوسکتی ہے تو سرکاری انتظامیہ حضرت جھنگوی شہیدؒ کا مقام عوام کی نظر میں گرانے کیلئے یہ بھی کرسکتی ہے۔

ساتواں اعتراض:

مقیاس حنفیت میں جو حوالہ کتے پر نازل شدہ قرآن کے متعلق ہے وہ حضرت تھانوی پر استہزا کے ساتھ ان کی عبارت کو مطلب دکھایا ہے۔سیالوی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

الجواب:

کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ سعیدی صاحب نے مناظرہ جھنگ کو یا تو پڑھا ہی نہیں یا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرکے اشرف سیالوی کی علمیت کے پول کھلنے سے بچانے کیلئے جان بوجھ کر انجان ہی رہے ہیں ورنہ بتاؤ:

(i) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے مقیاس حنفیت کا حوالہ ان الفاظ میں پیش کیا تھا کہ:

''انوار شریعت کے حوالے کے ساتھ ساتھ ایک اور حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی بندہ کتے کو مان لے کہ اس پہ قرآن اترا ہے اگر کوئی کتے کو نبی مان لے کہ یہ میرا پیغمبر ہے۔اور کتے کی طرح غوغو کرتا پھرے تو مقیاس حنفیت میں مولانا عمر صاحب اچھروی فرماتے ہیں کہ:

'اگر کوئی شخص ایسا کرے تو غلامان مصطفے کو کچھ کہنا کا موقعہ ہی نہ ملے گا اور نہ عذاب الیم میں گرفتار ہوگا۔'' (مناظرہ جھنگ: ص 133)

اس عبارت پر میرا اعتراض یہ ہے کہ اگر ایک شخص کتے کو نبی مانتا ہے اور کہتا ہے کہ کتے پر قرآن اترا تو غلامان مصطفے کو تو زبان سے کچھ نہ کہنا کہ اس کا قلع قمع کردینگے۔بلکہ یہ کہا کہ غلامان مصطفے خاموش ہوجائیں گے اور دوسری بات یہ کہ عذاب الیم میں گرفتار نہ ہونگے۔اگر بندے کو نبی ماننا عذاب الیم میں گرفتار ہونے کا سبب ہے تو کیا کتے کو نبی ماننے کے بعد وہ عذاب الیم سے کیسے بچ جائے گا''۔

(مناظرہ جھنگ: ص133)

اب سعیدی صاحب اور ناظرین کرام اس عبارت پر جو اعتراض ہوا ہے آپ پورا مناظرہ کھنگال ڈالیں اس کا صحیح جواب آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ حضرت جھنگوی شہیدؒ جب بار بار اس کے جواب کا مطالبہ کرتے ہیں اور ایک تقریر میں دوبارہ یہ الفاظ کہتے ہیں کہ:

''میں فاضل مخاطب سے عرض کروں گا کہ وہ عبارت کو دوبارہ لفظ بہ لفظ پڑھیں۔ جج صاحبان اس کو سنیں اور عوام اس کو سنیں اور اس کے بعد بھی جو سوال میں نے اٹھائے ہیں کہ مولانا عمر صاحب نے حضرت تھانویؒ کو دو مشورے دیے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ اگر تو میری بات مان لیتا ہے تو ہم تجھ پر تنقید نہیں کریں گے۔

(۲) دوسرا یہ کہ نہ مصنف مذکور عذاب الیم میں گرفتار ہوگا''

(مناظرہ جھنگ ص197)

صفحہ 197 سے صفحہ 198 کی پوری عبارت پڑھیں۔ حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جب سخت گرفت کی اور مولوی عمر اچھروی کی سخت گستاخانہ عبارت کو سامنے رکھا تو اشرف سیالوی صاحب نے اس سے اگلی تقریر میں مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کر کے اپنی جہالت کا اعتراف کیا کہ میں اس کی عبارت کا جواب دینے سے عاجز ہوں کہ:

''حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا عمر صاحب کل فوت ہو رہے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم زمان ہیں۔ ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے تشخص قائم ہے اکابر کی وجہ سے''۔

(مناظرہ جھنگ ص203)

اشرف سیالوی جب مقیاس حنفیت کا جواب دینے سے بالکل عاجز آ گیا جب وہ اس عبارت پر پھنس گیا تو اپنے روحانی باپ کا انکار کر کے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ اس بات سے اہل علم حضرات پر مولوی اشرف سیالوی کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے کہ حضرت کا مبلغ علم تو اتنا ہے کہ جب جواب نہ آئے تو بس انکار کرتے جاؤ۔ ورنہ بتایئے جب جواب دے رہے تھے تو:

(i) مندرجہ بالا الفاظ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف اسی لیے یہ الفاظ لکھے تھے کہ حضرت زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ واقعتاً یہ عبارت گستاخانہ ہے اور یہ مولوی عمر غیر معتبر ہے اکابر بریلویت میں سے نہیں ہے۔

(ii) بریلوی شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مولوی عمر

اچھروی کو اپنی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' میں بریلوی اکابرین میں شمار کر کے ''مناظر اسلام'' کے لقب سے یاد کیا ہے۔اسی کو آج بریلوی ''مناظر اعظم اور جنید زماں'' کہتے ہیں۔تمہارا اشرف سیالوی اس کو اکابر ماننے کیلئے تیار نہیں کہ عمر اچھروی سے تشخص بریلویت نہیں ہے۔اب ہم اس کو اشرف سیالوی کی جہالت نہ کہیں تو کیا کہیں؟۔

غرض اشرف سیالوی اس عبارت کا جواب نہ دے سکا اور مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دے کر اپنی جہالت علمی دنیا میں عام کر گیا۔

آٹھواں اعتراض:

حضرت موسیٰ علیہ السلام والا واقعہ جو مقیاس حنفیت میں ہے اس کا جواب مناظرہ جھنگ میں تفصیلاً موجود ہے۔تذکرۃ الرشید کا حوالہ بھی جواباً اس میں پیش کیا گیا ہے۔ذرا آپ ان پر نظر دوڑائیں۔

الجواب:

سعیدی صاحب! یہ اعتراض بھی آپ کی قلتِ فہم کی دلیل ہے۔حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو مقیاس حنفیت کی عبارت پیش کی تھی اس کو ملاحظہ کریں کہ:

''جب موسیٰ علیہ السلام نے (رب ارنی) اے رب مجھے اپنی زیارت کروا۔ فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ کے فرمان (ولکن انظر الی الجبل) سے آپ پہاڑ کی طرف توجہ نہ فرماتے بلکہ عرض کرتے (یا مولیٰ) میں تیرے دیدار کا طالب ہوں پہاڑ کا طالب نہیں ہوں۔تو ہوسکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ بجائے پہاڑ پر تجلی ڈالنے کے موسیٰ علیہ السلام کو رب طاقت دیتا وہی تجلی آپ کے سامنے پیش کرتے۔لیکن موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں چونکہ فرق آگیا۔کلام رب کی رویت تھی اور عمل یعنی نظر پہاڑ کی طرف تو اس بنا پر اپنے مقصد سے ناکام رہ گئے بجائے اسکے بے ہوشی کی تکلیف میں مبتلا رہے ہیں''۔

(مقیاس حنفیت بحوالہ مناظرہ جھنگ:ص198)

اب اس عبارت پر حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو اعتراض کیا اس کو ذرا آنکھیں کھول کر ملاحظہ کرو:

''میں تمام مسلمانوں سے جو یہاں موجود ہیں یہ گذارش کروں گا کہ چودہ سو برس یا سینکڑوں برس بیت جانے کے بعد ایک امتی اور چودھویں صدی میں پیدا

ہونے والے ایک مسلک اور مکتب فکر کے عالم تو کلام الٰہی کو سمجھ گئے اور انہیں کلام الٰہی کا معنی سمجھا گئے کہ اصل منشا یہ تھا لیکن پیغمبر نہ سمجھا کہ اللہ رب العزت مجھے کیا فرمار ہے ہیں اور میں نے کیا عمل کرنا ہے''۔

(مناظرہ جھنگ:ص199- 198)

آ گے حضرت جھنگوی شہیدؒ اس پر دوسرا اعتراض کرتے ہیں کہ

''پھر میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن میں (رب ارنی) کے جواب میں (ولکن انظر الی الجبل) نہیں آیا۔ مولانا عمر صاحب نے دانستہ (رب ارنی) کے جواب کو نقل نہیں کیا تا کہ لوگوں کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ اگر حضرت موسی علیہ السلام یہ کہتے ''یا اللہ میں پہاڑ کی طرف نہیں دیکھتا اللہ سے یہ عرض فرماتے دیتے۔ حالانکہ پوری آیت اس طرح ہے (رب ارنی) اللہ نے جواب دیا (لن ترانی) آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ ولکن انظر الی الجبل بیان کی گئی ہے۔ آپ کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ آپ پہاڑ کی طرف نظر کریں اگر تو اپنے مکان پر ٹھہر جائے ان استقر مکانه فسوف ترانی ۔تو پھر مجھے آپ دیکھ لیں گے۔

(مناظرہ جھنگ:ص199)

آ گے کہتے ہیں کہ:

''میں فاضل مخاطب سے عرض کروں گا کہ یہ تفسیر چودہ سو برس میں کسی اہلسنت کے مفسر یا مبلغ نے ہی کی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی تاویل کی گئی ہے۔ ایک آیت کا دانستہ انکار کیا گیا ہے۔ موسی علیہ السلام کو اللہ کے امتحان میں فیل کہا گیا ہے پیغمبر کے کلام اور عمل میں فرق ثابت کیا گیا ہے اور نبی کیلئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی بات کو نہ سمجھ سکے''۔

(مناظرہ جھنگ:ص199)

''میرے واجب الاحترام بزرگو! میں نے یہ ثابت کرنا تھا کہ کلام الٰہی کا جو منشاء مولانا محمد عمر صاحب اچھروی سمجھ رہے ہیں کیا پیغمبر یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ کا منشاء یہ ہے یہ موسی علیہ السلام پہ الزام لگایا جا رہا ہے اور بغیر کسی دلیل کے لگایا جا رہا ہے۔

نہ قرآن میں اس بات کی اجازت ملتی ہے، نہ الفاظ اس بات کی اجازت دیتے ہیں نہ حدیث پاک میں اسکی اجازت ملتی ہے۔"

(مناظرہ جھنگ: ص 200)

حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو گرفت مولوی عمر اچھروی کی اس عبارت پر کی تھی اس کا جواب مولوی اشرف سیالوی صاحب دینے میں ناکام رہے تھے۔ رہی تذکرۃ الرشید کی عبارت تو حضرت امیر عزیمت شہیدؒ اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے اس حوالے میں رب العالمین کی طرف سے کہیں ایسا حکم نہیں ہے کہ موسیٰ تو ایسے کر یا ایسے نہ کر یہ کہیں نہیں ہے کہ تو ان الفاظ سے دعا کرتا تو ایسے ہو جاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتا تو یہ ہو جاتا۔ اس میں (حضرت موسیٰ علیہ السلام والا واقعہ میں جو دیدارِ الٰہی سے متعلق ہے) تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ موسیٰ ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ اس کے بعد پیغمبر کا پہاڑ کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ نبی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کیسے کر سکتا ہے۔

مولانا عمر صاحب کہتے ہیں کہ نبی کہتا کہ "اللہ" میں تیرا حکم نہیں مانتا گویا اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں دیکھ سکتا، آپ کی طرف دیکھتا ہوں۔۔۔ مولانا میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عبارت اور تحریر نص قطعی کے خلاف ہے یا نہیں؟ قرآن کے خلاف ہے کہ نہیں۔ دوٹوک بات کریں جو عام آدمی سمجھیں"۔

(مناظرہ جھنگ: ص 211 - 210)

مگر سیالوی صاحب دوٹوک بات نہ کر سکے اور اس کا جواب دینے سے عاجز و جاہل رہے۔

حضرت جھنگوی شہیدؒ روح المعانی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

"اسی طرح علامہ روح المعانی نے بھی تفسیر کرتے ہوئے اس آیت میں انہوں نے یہی لکھا کہ (لا قابلية لك) موسیٰ! آپ کی یہ قابلیت نہیں ہے کہ آپ میرا دیدار نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی تو معاذ اللہ وہ دوکاری اور غلطی ثابت ہی نہیں ہوتی۔

(مناظرہ جھنگ ص 222)

اس کے بعد حضرت جھنگوی شہیدؒ اعتراضات کے جواب میں ایک اصولی جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''اس کے بعد اگر کسی کی اس قسم کی عبارت آئے گی تو اس کی تاویل کرنا پڑے گی۔ اور اس شخص کو صاف کرنا پڑے گا۔ اگر وہ صاف نہیں ہوسکتا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا کہ اس نے پیغمبر پر ناجائز الزام لگایا ہے نہ کہ اس کے عوض میں پیغمبر کی عظمت کو پائمال کردیا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ نبی کا کوئی قصور نہیں تھا اور معاذ اللہ (عمر اچھروی) یہاں قصور ثابت کیا جارہا ہے''۔

(مناظرہ جھنگ ص 211)

اور سعیدی صاحب !! آپ نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام بظاہر ترک اولیٰ کام کیا جبکہ سیالوی صاحب تو حاشیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عمل کو مانتے ہی نہیں جو قابل مواخذہ ہو۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو تو چھوٹی سی بات پر بھی مواخذہ ہوجاتا تھا۔ لہٰذا یہ آپ کا جھوٹ اشرف سیالوی صاحب کی رو سے ظاہر ہورہا ہے۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام والے واقعہ پر بقول حضرت جھنگوی شہیدؒ تاویل کی جائے گی۔ ورنہ اگر سیالوی صاحب نے جو قول وفعل کا تضاد بناڈالا ہے ایسی تفسیری بات ٹھکرادی جائے گی جو نبی پر الزام لگائے۔ اور اس میں ویسی بات نہیں جیسی ''لن ترانی'' والے واقعہ میں ہے۔ وہاں ''لن ترانی'' کے لفظ نہ لکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں لہٰذا اس کا یہ جواب نہیں ہوسکتا۔

لکنت والی عبارت کا جواب یہ تھا کہ حضرت گنگوہیؒ نے عمر اچھروی کی طرح قول وعمل کا تضاد نہیں بتایا اور نہ ان کو اپنے مقصد میں ناکام لکھا۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بعد بھی لکنت باقی رہنے کی ایک علمی بات کی ہے۔ اب یہ بھی عمر اچھروی کی گستاخانہ بات کا جواب نہیں بنتا جس کو سیالوی صاحب نے بڑا تیر سمجھ کر بیان کیا ہے۔

(ii) حاشیہ آرائی کر کے مناظرہ کے بعد جو جواب دینے کی کوشش کی ہے یہ بھی سیالوی صاحب کی علمیت کا رونا رورہی ہے جس کو اہل علم اور پڑھے لکھے حضرات خوب سمجھتے ہین بس اگر نہیں سمجھتے تو رضا خانیوں کے ملاں نہیں سمجھتے۔

حاشیہ میں مشورہ والی بات کر کے بھی اشرف سیالوی نے اپنی جہالت کو آشکار کیا ہے۔ کیونکہ شب معراج میں نمازوں کے فرض ہوتے اور کم ہونے کا مسئلہ عمر اچھروی والی عبارت سے الگ اور علیحدہ ہے۔

مناظرہ میں جب جواب دینے سے عاجز رہا اور اس کا جواب نہ آیا تو گھر جا کر جواب دینے بیٹھ گیا اور جواب بھی بالکل ٹھیک نہیں ہے۔

تو مولوی اچھروی صاحب نے قرآن پاک کی آیت میں سے ''لن ترانی'' نہ لکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غلطی بتانے کی کوشش کی ہے اور ان کے قول وفعل کو تضاد قرار دے کر ان کو اپنے مقصد میں ناکام بتا دیا۔

حالانکہ لن ترانی کے الفاظ سے قاری کے ذہن میں یہ بات تک نہیں آتی جو مولوی عمر اچھروی نے نئی تفسیر کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا کر ان کی توہین کی ہے۔ اور اب مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عبارات قطعاً ایسی نہیں جیسے مولانا محمد عمر اچھروی نے پیش کی ہیں۔ کیوں؟ (مناظرہ جھنگ: ص 210)

اعلیٰ حضرت پر تنقید اشرف سیالوی کی:

حضرت جھنگوی شہیدؒ احمد رضا خان کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''ملفوظات ج ا صفحہ 25 پر فرماتے ہیں کہ: دیدار الٰہی دنیا میں بحالت بیداری ان آنکھوں سے محال ہے۔ پتہ چل گیا کہ اس دنیا میں اللہ کا دیدار ان آنکھوں سے محال ہے، ممکن ہے تو بروز حشر ہے۔ یہاں تو آپ کے اعلیٰ حضرت اس کو محال قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ شرعاً کوئی محال نہیں ہے۔ اس کے حاشیہ پر آپ ہی کے مفسر مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے لکھ دیا کہ:
اس دنیا میں کوئی بشر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا شرعاً تو یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ دنیا میں کوئی دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(مناظرہ جھنگ: ص222)

اشرف سیالوی اعلیٰ حضرت اور نعیم الدین مراد آبادی پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''اب مولانا حق نواز صاحب فرماتے ہیں قیامت کو ممکن ہے۔ دنیا میں ممکن ہی

نہیں ہے تو اہلسنت کا مذہب جو کتب عقائد میں موجود ہے اس کے بالکل خلاف کہہ رہے ہیں۔آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس کتاب میں لکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ممکن ہی نہیں اور آخرت میں ممکن ہے"۔

(مناظرہ جھنگ:ص 227)

ناظرین کرام! یہاں اشرف سیالوی نے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ مولانا حق نواز صاحب شہیدؒ دیدار الٰہی کو ممکن ہی نہیں بتاتے۔حالانکہ حضرت جھنگوی شہیدؒ اس سے پہلی تقریر میں اس کی وضاحت کر گئے تھے۔

"دیدار کو ممکن لکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس دنیا میں انسانی آنکھوں کے ساتھ دیدار ہوسکتا ہے"۔

(مناظرہ جھنگ ص 221)

اور جو اعتراض سیالوی صاحب نے کیا وہ اعلیٰ حضرت اور صدر الفاضل صاحب پر ہوتا ہے۔

آخری اس بحث کی عبارت پر حضرت جھنگوی شہیدؒ کے ان الفاظ پر غور کریں کہ:

"سوال یہ ہے کہ اس مقصد کی ناکامی تب ہوتی کہ زیارت دنیا میں ہوسکتی جب اللہ رب العالمین نے فرمادیا کہ آپ میری زبان ہرگز نہیں کرسکتے تو اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی اس میں غلطی ثابت نہیں کی جاسکتی"۔

(مناظرہ جھنگ:ص 210)

سعیدی صاحب! لاجواب عبارات تو آپ جان بوجھ کر نظر انداز کر گئے تھے۔

نواں اعتراض:

خواجہ غلام فرید کی فوائد فریدیہ، غلام جہانیاں کی ہفت اقطاب اور حاجی اللہ ودھایا کی انوار رسالت غیر معتبر کتابیں ہیں لازماً یہ حضرات بھی ہمارے نہیں۔

الجواب:

یہ تو آپ حضرات کی پرانی عادت بن چکی ہے کہ جب آپ لوگ کسی عبارت کا جواب دینے سے عاجز آجاتے ہو تو اس کتاب کا اور مصنف کو غیر معتبر قرار دے کر اس کا انکار کردیتے ہو۔

مثلاً

(i) آپ کے صدر الفاضل نے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ کو وھابی بتایا ہے (فتاوی صدر الفاضل)

(ii) مفتی فیض احمد اویسی اور مولوی منظور فیضی نے علامہ ابن کثیر مصنف تفسیر ابن کثیر کو وھابی کہا ہے۔ (مقام رسول، نور الغیث)

(iii) مناظرہ بنگال میں مدائح اعلیٰ حضرت نغمۃ الروح کے مصنف کو شیطان تک کہا گیا۔ (فیصلہ کن مناظرے)

(iv) اشرف سیالوی صاحب نے مفتی محمد اسلم علوی رضوی مہتمم جامعہ قادریہ فیصل آباد کو ماننے سے انکار کر دیا۔

اب آپ کے بقول:

(v) مولوی غلام جہانیاں اور اس کی کتاب غیر معتبر ہے۔

(vi) خواجہ غلام فرید کی کتاب غیر معتبر ہے۔

(vii) حاجی اللہ ودھایا کی کتاب غیر معتبر ہے اور بندہ بھی غیر معتبر ہے تو یہ بھی آپ کے اشرف سیالوی صاحب کی علمیت کی یہ حالت تھی کہ وہ ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کو جواب نہیں دے سکا۔ بے چارے کو ان کا جواب آتا تو دے دیتا۔ بے چارہ جب پھنس گیا تو انکار کر گیا کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ حالانکہ اس جاہل کو یہ نہیں پتہ کہ:

(الف) بریلوی رئیس القلم مولوی حسن علی رضوی میلسی نے اپنی کتاب ''برق آسمانی'' میں مولوی غلام جہانیاں کو معتبر بریلوی مان کر اس کی کتاب کا دفاع کیا۔

(ب) مولوی ابوکلیم صدیق فانی نے اپنی کتاب ''آئینہ اہلسنت'' میں ''فوائد فریدیہ اور ہفت اقطاب'' کے مصنفین کو معتبر مان کر اس کا دفاع کیا ہے۔

(ج) حاجی اللہ ودھایا پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ ہے کوئی عام آدمی نہیں ہے کہ آپ کے سیالوی صاحب جہالت کہ وجہ سے اس کو غیر معتبر قرار دینے کیلئے ''کسی مرید'' کہتے رہے۔

انکار پہ انکار کرنا تو تم لوگوں کا شیوہ بن چکا ہے۔ ساتویں نمبر سے آگے آؤ۔

(viii) مولوی اشرف سیالوی پیر نصیر الدین گولڑوی کو شاہ اسماعیل دہلویؒ سے بڑا گستاخ غوث اعظم اور گستاخ رسول و مشرک مانتا ہے۔

(ix) مولوی ابوداؤد صادق پیر سیف الرحمٰن سیفی کو گمراہ و بدمذہب مانتا ہے اور باقی بریلوی علاء اس کو ولی اللہ مانتے ہیں۔

(x) مولوی ابوداؤد صادق، مفتی اختر رضا خان، حسن علی رضوی میلسی، مفتی عبدالرحیم بستوی، مفتی مظفر حسین رضوی انجمن تحفظ ایمان والے سب دعوت اسلام کو گمراہ جماعت مانتے ہیں اور الیاس قادری کو گمراہ جانتے ہیں۔ اور دعوت اسلامی والے ابوداؤد صادق اور حسن علی رضوی میلسی کو پاگل سمجھتے ہیں۔

(xi) کرنل انور مدنی، مفتی محمود ساقی اور مفتی عنایت اللہ سانگلہ ھل والے احمد سعید کاظمی، سب کاظمی برادران، غلام رسول سعیدی اور پیر کرم شاہ کو کافر جانتے ہیں اور گستاخ رسول سمجھتے ہیں۔

حسن علی رضوی کوگھر کی لیٹرین م ابوداؤد کو مولوی روڑا، پیر کرم شاہ کو گھوشاہ اور کیڑا شاہ وہابی کہتے ہیں۔ اور اشرف سیالوی کو اشر فعلین میں شامل کر کے گستاخ غوث اعظم اور گستاخ رسول سمجھتے ہیں ۔ اور یہ سب کرنل انور مدنی رافضی بنا کر باقی سب کو بے وقوف اور پاگل سمجھتے ہیں۔

(xii) مفتی فیض احمد اویسی نے مفتی غلام سرور قادری کو ایک مسئلہ پر ماننے سے انکار کر دیا تھا حوالہ موجود ہے۔ بہر حال تم لوگ ایک دوسرے کا اسی طرح ہمارے سامنے آکر اپنی جہالتوں کو مان کر انکار کرتے چلے جاتے ہو۔

وہ کہتا ہے تم معتبر نہیں اور تم کہتے ہو وہ معتبر نہیں۔
پہلے کوئی ترازو لے کر آؤ کہ تم میں سے کوئی معتبر ہے بھی یا نہیں؟

اپنے آپ کو پہلے رضاخانی ثابت کرو۔ تمہارے لوگ تم کو بریلوی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دوسروں کو غیر معتبر کہنے سے پہلے یہ تو بتائیں کہ آپ خود اپنے مسلک میں کتنے معتبر ہیں؟

<u>دسواں اعتراض:</u>

حضرت جھنگوی شہیدؒ نے بھی تو تقویۃ الایمان جیسی کتاب کو غیر معتبر قرار دے دیا تھا۔

<u>الجواب:</u>

یہ بھی سعیدی صاحب آپ کی دھوکہ دہی ہے۔ اگر آپ نے مناظرہ جھنگ غور سے پڑھا ہوتا تو یہ جاہلانہ بات نہ کرتے۔

(i) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے کتاب تقویۃ الایمان کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت جھنگوی

شہیدؒ نے یہ فرمایا تھا کہ اصل کتاب عربی میں لکھی گئی تھی۔اس کا ترجمہ جو کیا گیا ہے وہ فلاں شخص کا ہے جو ہمارے نزدیک معتبر نہیں۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جدلی انداز میں آپ کو ایک جواب دیا تھا کہ آپ جو معتبر اور غیر معتبر کی رٹ لگا کر بیٹھے ہو۔کہیں آپ اپنی بات پر قائم بھی رہتے ہو یا بس جہالت کی وجہ سے دھوکہ دے رہے ہو۔ جہالت کا اندازہ اس طرح ہوا کہ سیالوی صاحب پھر بھی بار بار تقویت الایمان پیش کرتے رہے اور حضرت جھنگوی شہیدؒ اس کا دفاع بہت ہی احسن اور مدللانہ انداز میں کرتے رہے جس کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔تو تقویت الایمان کو غیر معتبر کہنا اور ہے اور تقویت الایمان کے ترجمہ کو غیر معتبر کہنا اور ہے۔مگر جہلا کو شاید یہ مطلب سمجھ نہیں آتا۔

گیارھواں اعتراض:

جواب ختم ہونے کی وجہ صرف ملفوظات کی عبارت رہ گئی تھی اور حضرت جھنگوی بھی تو 12 میں سے 5 عبارات کو مس نہ کر سکے۔

الجواب:

سعیدی صاحب جاہل بھی کچھ نہ کچھ سمجھ جاتے ہیں مگر آپ تو لگتے ہیں جہل مرکب کا شکار ہیں کہ آپ ایک گستاخ رسول اشرف سیالوی کا دفاع کرنے کے لیے جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہو یا آپ تحریری میدان میں بالکل جاہل ہیں۔جانے کس رضا خانی نے آپ کو جواب لکھنے کیلئے کہہ دیا ورنہ آپ کا یہ جواب ہی اشرف سیالوی کی گت بنانے کیلئے کافی ہے۔

آپ کے اس جواب میں ہی اشرف سیالوی کی جہالتوں کی داستان چھپی ہوئی ہے جس کو اہل علم پہچان لیں گے۔جانے آپ ان کے طرفدار بن کے آئے تھے یا دشمن بن کر۔لگتا تو ایسے ہی ہے کہ آپ ان سے کوئی پرانی عداوت دکھا رہے ہو اور ان کو مزید ذلیل و رسوا کر رہے ہو۔

(i) اشرف سیالوی صاحب نے

(الف) امام الانبیاء علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آ گیا (معاذ اللہ) (اوراق غم
)

(ب) فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو کہتا ہے رسول کو نہ مانو، ملائکہ کو نہ مانو، قیامت

کو نہ مانو اور امام الانبیاء علیہ السلام کو پادری جیسی گالیاں دیتا ہے۔ جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا، اور اپنے پیر پر وحی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر اللھم صلی علی پڑھتا تھا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، الکوکبۃ الشہابیہ)

(ج) حضور علیہ السلام کی تمام صفات چاہے وہ ختم نبوت کی صفت ہو چاہے معصومیت کی صفت ہو غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ)

ان تین عبارات کا جواب مناظرے میں بالکل نہ دیا مگر آپ ہیں کے جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہیں کہ:

''وقتِ جواب ختم ہونے کی وجہ سے یہ ایک عبارت رہ گئی''

سعیدی صاحب! لگتا ہے آپ نے بھی ضیاالنبی کی طرح یہ جواب بھنگ پی کر لکھا ہے کہ آپ کی عقل بالکل ہی فارغ ہوگئی ہے۔ ورنہ حاشیہ کا جواب بھی بھلا مناظرہ کا جواب تصور کیا جاتا ہے۔ مگر جب آپ جیسے جاہل اکھٹے ہوتو ایسے ہی ہوتا ہے۔ نئی نئی تحقیقات سامنے آتی ہیں۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اشرف سیالوی صاحب کے کیے گئے اعتراضات کا اصولی جواب دیا تھا جو شاید آپ کو نظر نہیں آیا۔

(iii) سیالوی صاحب نے کئی ابحاث کو بس ایسے طول دیا جس کا مناظرہ سے کوئی تعلق نہیں بنتا تھا۔ اصل میں سیالوی صاحب کے پاس جب دلائل ختم ہوگئے تھے۔ تب ''المہند'' پر آگئے کہ اس میں اور پہلی عبارات میں تضاد ہے اس میں کچھ ہے اور دوسری کتب میں کچھ ہے۔ یہ بھی سیالوی صاحب کی علمیت کو چورا ہے میں ظاہر کررہا ہے۔

(iv) چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ وہ 5 عبارات پیش کرتے جس کے جواب میں حضرت جھنگوی شہیدؒ نے ایک لفظ بھی نہ کہا ہوتا جیسے ہم نے آپ کی 3 عبارات پیش کی ہیں جس کو سیالوی صاحب نے چھوا ہی نہیں۔ مگر آپ نے تو لگتا ہے سیالوی صاحب کو ذلیل کروانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

<u>بارھواں اعتراض:</u>

اوراق غم کے مصنف نے اپنی عبارت سے رجوع کرلیا تھا۔

<u>الجواب:</u>

یہ ہوئی نہ بات۔ سعیدی صاحب آپ نے تو خود اشرف سیالوی کو گستاخ بناڈالا۔

(i) آپ نے اوراقِ غم کی ''زوال'' والی عبارت کو گستاخانہ مان کر کہا کہ ابوالحسنات قادری نے اس سے رجوع کر کے عبارت تبدیل کر لی تھی۔ مگر شاید آپ کے علم میں ہو کہ سیالوی صاحب اسی گستاخانہ عبارت کا دفاع حاشیہ مناظرہ جھنگ میں کیا۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: ص 222-221

تو آپ نے تو سیالوی صاحب کو گستاخ مان لیا!!!

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

یا

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

بارھواں اعتراض:

فتاوی افریقہ کی عبارت میں جمیع صفات سے مراد وہ صفات ہیں جو منتقل ہو سکتی ہے اور بعض ہیں۔

الجواب:

یہ آپ کا دجل ہے کہ اس گستاخانہ عبارت میں آپ بودی تاویل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ آپ کی تاویل کی یہاں کوئی حیثیت نہیں۔ آپ کے سیالوی صاحب تو اس کا جواب دینے سے جاہل رہے اور آپ آج اٹھ کر اس کا جواب دے رہے ہو۔ سبحان اللہ!!

''جمیع'' کا معنی جب آپ کو معلوم نہیں تو یہی ہوگا۔ بہر حال ہم ناظرین کے سامنے فتاوی افریقہ کی پوری عبارت رکھتے ہیں اور اس کے بارے قارئین کرام کو ہی کہتے ہیں کہ فیصلہ کریں کہ اس میں گستاخی ہے یا نہیں:

> ''حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افقال کے اُن (شیخ جیلانیؒ) میں متجلی ہیں۔ جس طرح ذات عزت احدیث مع جملہ صفات ونعوت جلالت آئینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرما ہے۔ من رانی فقد رای الحق۔ تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے''۔ (فتاوی افریقہ ص 106)

۱۱اس عبارت پر اعتراض یہ تھا کہ

''جمیع صفات کا ذکر کیا ہے کہ غوث اعظم میں امام الانبیاء کی جمیع صفات آ گئیں۔
اس میں امام الانبیاء کا علم آپ کی صفت ہے۔ آپ کی ختم نبوت آپ کی صفت ہے۔
عظمت آپ کی صفت ہے۔ تو کیا یہ تمام صفات آ گئیں۔

(مناظرہ جھنگ: ص 227)

اب اس کا اعتراض تمہارے بقول اتنا ہی آسان تھا تو سیالوی صاحب دو لفظوں میں
ؒدں نہ دے سکے۔ جاہل اور عاجز کیوں رہے۔ تم آ کر ان کی صفائی پیش کر کے ان کو مزید ذلیل
سوا کر رہے ہو۔

ii) تم نے کہا جمیع صفات سے مراد بعض صفات مراد ہیں۔ تو یہ معنیٰ آپ کے اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب میں کیا ہو تو دکھاؤ ورنہ تمہاری یہ تاویل کیسے قبول ہوگی؟ یہ تم لوگوں کا ہی اصول ہے ں کو ہم تم پر ہی لاگو کر رہے ہیں۔

<u>یرھواں اعتراض:</u>

سیالوی صاحب انوار شریعت والی عبارت کے پس منظر کا نہیں پتہ تھا اس لیے انہوں نے نظام الدین ملتانی صاحب کو کافر و گستاخ کہہ دیا۔ معتبر اور غیر معتبر یہ معلومات کے دائرہ میں ہے۔ سیالوی صاحب کو ان کا معتبر ہونا معلوم نہ تھا۔

<u>الجواب:</u>

ماشاءاللہ۔ خلیل رانا سعیدی صاحب!

یہ آپ کے مناظر کا حال ہے کہ بے چارہ جاہل کو پتہ ہی نہیں کہ

(i) مناظر اسلام مولوی نظام الدین ملتانی جس کو عبدالحکیم شرف قادریؒ ''رئیس المناظرین'' کا لقب اپنی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' میں دے کر بریلوی اکابر مان رہا ہے۔

(ii) کتاب انوار شریعت کا پس منظر کیا ہے اور رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی بریلوی کو گستاخ کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ انوار شریعت کتاب لے کر اس کا پس منظر اشرف سیالوی صاحب دیکھ سکتے تھے مگر سیالوی صاحب تو حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل و براھین سے اندرونی طور پر بوکھلا چکے تھے اس لئے وہ مناظرے کے اندر اپنے بریلوی مناظر کو بھی گستاخ کہہ گئے۔

مجھے سعیدی صاحب بتاؤ!

کہ جو بھول کر انجان ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو گستاخ کہہ دے اور کافر لکھ دے تو اس کو کیا کہا جائے گا؟

کافر یا مسلمان رہے گا پھر بھی؟

آپ کی کتب میں تو اس کو کافر کہا جائے گا تو سیالوی صاحب بھی تو آپ کے فتووٗں سے کافر ہوئے اور آپ اس سے توبہ کروانے کی بجائے اس کا دفاع کر کے اس کے گناہ میں شریک ہو رہے ہیں۔

(ii) سیالوی صاحب کا جاہل ہونے آپ نے ظاہر کر دیا۔ پھر آپ نے اپنی طرف سے جواب دینے کی کوشش کی۔

آپ نے کہا کہ یہ جواب مرزائیوں کو الزامی جواب دیا گیا مگر آپ کے ابوکلیم صدیق فانی صاحب کہتے ہیں کہ:

''مولانا نظام الدین ملتانی نے یہ الفاظ کسی عیسائی کے رد میں ذکر کیے ہیں''۔

(آئینہ اہلسنت ص394)

پہلے تو گھر میں ہی طے کر لو کہ کس کو الزامی جواب دیا ہے؟ جھوٹ کے بھی کوئی پیر ہوتے ہیں بھلا؟؟

(iii) الزامی جواب پر بھی گزارشات سن لو، آپ نے کہا کہ مرزائی کو جواب دیے جا رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ:

(الف) الزامی جواب سے پہلے تحقیقی جواب دینا چاہیے نہ کہ الزامی جواب دے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین میں وہ الفاظ لکھ دیے جائے جن کو مسلمان بولتے ہوئے ہزار بار سوچے گا اور بعد میں توبہ توبہ کرے گا۔

(ب) الزامی جواب میں بعد میں استغفر اللہ توبہ توبہ کرنی چاہئے جو کہ انوار شریعت میں بالکل نہیں ہے۔

(ج) یہ الزامی جواب نظر ہی نہیں آتا آپ پوری عبارت کو پڑھ لیں اندازہ ہو جائے گا۔

کیونکہ اوپر بھی ایسے ہی سوال ہوئے ان میں الزامی جواب میں ایسے توہین آمیز جملے نہ کہے گئے

پھر یہاں کیسے ہو سکتے ہیں۔

ب) ان الفاظ پر غور کرو جو جواب میں نقل کئے ہیں کہ

''دوبارہ وہ آئے جس نے اپنا کام پورا نہیں کیا پس سوچو کہ افضل کون ہے''۔

(انوار شریعت جلد دوم ص ۵۵)

ج) سوال نمبر 13 پر بھی غور کرو وہاں تو ایسا جواب نہیں دیا گیا جو پیچھے دیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ نظام الدین ملتانی کی یہ اپنی تحقیق ہے۔

(انوار شریعت جلد دوم: ص56)

غرض کسی طرح بھی نظام الدین ملتانی اس گستاخی سے نہیں بچ سکتے۔ آپ لوگ ان کی باطل تاویلیں کرتے پھر رہے ہو ورنہ مطلب صاف اور ظاہر ہے کہ یہ گستاخانہ عبارت نظام الدین ملتانی کی تحقیق ہے۔

(د) اس عبارت کا جواب آپ نے نہیں دیا کہ:

ہم نے اشرف سیالوی کی دورنگی ظاہر کی تھی کہ مناظرے میں نظام الدین ملتانی جیسے رئیس المناظرین کو گستاخ مان لیا۔ گھر آ کر کہا کہ کوئی ہماری گستاخی ثابت نہ کی جاسکی۔ کیوں جی اس کو کیوں شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے۔

چودھواں اعتراض:

خواجہ غلام فرید صاحب کو تو آپ کے امیر شریعت صاحب پیرومرشد مانتے ہیں تو ان پر کیے گئے اعتراضات کیسے معتبر ہو سکتے ہیں۔

الجواب:

سعیدی صاحب! آپ کہیں پاگل تو نہیں جو جان بوجھ کر ایسا جاہلانہ جواب دے رہے ہیں۔ بات سنو!

(i) سیالوی صاحب نے محض جواب نہ آنے کی صورت میں خواجہ غلام فرید صاحب کی عبارات کا جواب دینے سے انکار کر دیا ورنہ:

(الف) ابوکلیم صدیق بانی صاحب نے خواجہ غلام فرید کو اپنا اکابر مان کر فوائد فریدیہ کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ (آئینہ اہلسنت)

اس کا جواب معترض صاحب آپ نے بالکل نہ دیا۔ پھر ذرا ایک بات پر اور غور کرو

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے فوائد فریدیہ سے اعتراض کیا تھا کہ **لا الــــہ الا چشتی رسول للہ (فوائد فریدیہ)**

اس کے جواب میں اشرف سیالوی صاحب نے جو کہا اس کو سن کر اپنے سر کو پیٹیئے یا اشرف سیالوی کی جہالت کا رونا روئیے کہ:

''اگر ایسی عبارتیں ہمارے اکابر سے منقول ہیں تو یہ مثالیں تو آپ کے ہاں بھی موجود ہیں یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا رسالہ الامداد جو 35ء کا چھپا ہوا ہے''۔

(مناظرہ جھنگ: ص229)

اب دیکھو سیالوی صاحب الامداد پر ہونے والے بریلوی اعتراض کا جواب فوائد فریدیہ کو مان رہا ہے۔ حالانکہ باقی بریلوی اکابرین یہ جواب قبول نہیں کرتے بلکہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی اس کلمہ کو جھوٹا حوالہ کہتے ہیں ۔(تنقیدات علی مطبوعات)

اب آپ نے یہاں سیالوی صاحب کی جہالت کو خود واضح کر دیا بلکہ اب تو سیالوی صاحب کی حماقتیں خود آپ کے گھر میں ہی مسلم ہو چکی ہیں۔

پندرھواں اعتراض:

جاء الحق کی عبارات کا جواب خود مناظرہ میں سیالوی صاحب نے دے دیا تھا۔ پھر پیر نصیر الدین نصیر سیالوی تو بے چارہ مغضوب قسم کا بندہ ہے کہ 40 منٹ کی تقریر کو 6 سات گھنٹے کا مناظرہ کہہ رہا ہے۔ اس کو کیا پتہ جس کو مناظرہ کا وقت تک صحیح معلوم نہیں۔

الجواب:

جناب حافظ اسلم صاحب کے پمفلٹ کے صفحہ ۳ اور ۴ جس میں جاء الحق کی اس عبارت پر تفصیلی گفتگو تھی:

(i) آپ نے ان عبارات کا تو کوئی جواب نہیں دیا اور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے سیالوی صاحب کا گند صاف کرنے کی کوشش کی جس میں آپ بری طرح ناکام رہے ہیں۔ آپ ان کا جواب دیں پھر ہم اس کا بھی تفصیلی جواب دینگے جس میں آپ سیالوی صاحب کو جاہل بنا کر

ان عبارات کی صفائی پیش کریں گے۔

(ii)　پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی نے چونکہ حق بات کی ہے اور آپ جیسے لوگ حق بات کو کہاں قبول کرتے ہیں بلکہ اس کے خلاف گز جتنی زبان نکالتے ہو۔ اس لئے آپ نے ان کو گمراہ اور مغضوب کہا ہے۔

(iii)　پیر گولڑوی صاحب نے مناظرہ کا وقت بتایا ہے تقریر کا وقت نہیں۔ مگر آپ جیسے جاہل کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ مناظرہ کا ٹائم تقریباً سات گھنٹے کے قریب ہی جا پڑتا ہے۔ ٦ گھنٹے تو مناظرہ ہوتا رہا۔ مناظرہ سے پہلے کچھ تمہیدی گفتگو منصفین سے متعلق ہوئی اس وقت کو بھی اگر شامل کر لیا جائے۔ درمیان میں جو تھوڑی سی تلخ کلامی ہوئی اس وقت کو شامل کر لیا جائے تو تقریباً سات گھنٹے تک کا ٹائم ہو جاتا ہے۔ تو پیر صاحب پر غصہ ہونے سے پہلے اپنی عقل کو ہاتھ مارو۔ آپ جیسے جاہل بریلوی ملاؤں کا تو یہ حال ہے کہ چھ یا سات گھنٹے کے مناظرہ کا ٹائم ساڑھے چار گھنٹے کا وقت بتاتے ہو۔ (القاظ الاذہان۔ مطبوعہ سانگلہ ہل)

پیر صاحب نے اشرف سیالوی کی جہالت کو واضح کیا ہے مگر آپ کو بڑی تکلیف ہوئی ہے۔

(iv)　پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کو عبدالحکیم شرف قادری نے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا ثابت کیا ہے۔ (نور نور چہرے)

(v)　پیر نصیر گولڑوی پر ایک کتاب ''نذر نصیر گیلانی'' آئی ہے۔ جس میں بڑے جید بریلوی حضرات کے علاوہ فیصل آباد کے مدرسہ کے مہتمم کی تائید و توثیق موجود ہے۔

(vi)　حیات غزالی زمان والا حوالہ بھی آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے جس میں پیر نصیر الدین گولڑوی کو معتبر بریلوی عالم مانا گیا ہے۔

سولھواں اعتراض:

اجمل العلماء نے خود بھی تو ایک مسئلے کے علاوہ کئی اختلافی اور نزاعی مسائل نقل کیے ہیں (ردشہاب ثاقب) 'ہی' حصر اضافی ہے حصر حقیقی نہیں ہے۔

الجواب:

معترض صاحب! آپ تو سیالوی صاحب کی جہالتوں کو واضح کرنے پر لگ گئے ہو۔

(i) مجھے بتاؤ سیالوی صاحب نے جو اجمل العلماء بریلوی کا انکار کیا کہ:

''اور پھر اجمل العلماء کی بات کرر ہے ہیں کہ انہوں نے فرمادیا ہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں صرف یہ جھگڑا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ان عبارات پر گرفت کریں اور کوئی اجمل شاہ صاحب اس کے مقابلے میں یہ کہے، اور کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے صرف یہ جھگڑا ہے۔''

(مناظرہ جھنگ:ص245)

بتاؤ اشرف سیالوی نے تو جہالت سے اس کا بالکل ہی انکار کر دیا اور اس کو بہت شدت سے رد کیا۔ اب آپ اشرف سیالوی کی جہالت کو عام کرانے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

(ii) رہی یہ بحث مفتی اجمل نے 'ہی' حصر اضافی کیلئے لکھا یا حصر حقیقی کیلئے، یہ اس وقت قابل غور نہیں۔ بات ہے تو اس کی کہ اشرف سیالوی نے مفتی اجمل سنبھلی کا انکار کیا اور ردشہاب ثاقب کو رد کیا۔ یا تو کہو یہ اشرف سیالوی کی جہالت تھی کہ اس نے ایسا کیا ہماری بات ٹھیک ہے اشرف سیالوی کی غلط۔

<u>سترھواں اعتراض:</u>

خواجہ قمر الدین سیالوی نے اشرف سیالوی کو مغضوب ، ظالم ،فضول کلام لکھنے والا مناظرہ جھنگ سے پہلے کہا تھا۔

<u>الجواب:</u>

عقل سے بالکل پیدل نظر آتے ہو معترض صاحب!

ورنہ ہم نے ''سیالوی صاحب پر ایک نظر'' محض اشرف سیالوی کی علمی اور فکری حیثیت ان کے اپنے گھر سے دکھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ جس کو گھر میں کوئی نہیں پوچھتا وہ مناظرہ کرر ہا ہے۔ اور مناظرہ جھنگ کے بعد تو:

(الف) امیر عزیمت حضرت جھنگوی شہیدؒ کو بڑا مقام ملا اپنوں اور غیروں سب نے ہی سراہا۔ آج دنیا پاکستان اور جھنگ حضرت جھنگوی شہیدؒ کے نام سے یاد کرتی ہے اور پہچانتی ہے۔

(ب) اشرف سیالوی کو گستاخ غوث اعظم، گستاخ رسول، گستاخ اعلیٰ حضرت جہنمی نہ جانے کیا کیا کہا جانے لگا۔ اگر کہا جائے کہ یہ حضرت جھنگوی شہیدؒ کی کرامت تھی کہ مولوی اشرف

سیالوی آج بری طرح ذلیل ورسوا ہورہا ہے تو بجا ہوگا۔علمائے اہلسنت کے خلاف نکلنے والی زبان کے خلاف آج خود ان کے گھر سے کھڑے ہوکر ان کو گستاخ کہہ رہے ہیں۔

یہ ہے علمائے اہلسنت دیوبند کی اصل اور شاندار فتح۔

اشرف سیالوی کو سیال شریف سے ایسے ہی تو نہیں نکالا گیا، کچھ تو راز تھا جسکی آج پردہ داری ہے۔پیر نصیرالدین نصیر گولڑوی صاحب اس کا پردہ فاش کرنے والے تھے مگر وہ اس دنیا سے چلے گئے اب کوئی اور اٹھ کر اس راز کو کھولے گا۔انشاءاللہ۔اگر بقول تمہارے راضی ہو گئے تھے تو بتاؤ حمید الدین سیالوی صاحب آج بھی زندہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اشرف سیالوی کا سیال شریف سے کوئی تعلق نہیں۔

<u>آٹھارھواں اعتراض :</u>

''مولانا'' جو کہا جاتا ہے وہ نام کا جز مان کر کہا جاتا ہے اور یہ کفر نہیں بنتا۔

<u>الجواب:</u>

واہ سبحان اللہ ! آج اعلیٰ حضرت کا لکھا گند دھونے کیلئے پتہ نہیں کون کون سے دھوکے اور دجل دینے کیلئے تحریر کرنے بیٹھ گئے ہو۔سعیدی صاحب! ذرا بتانا کہ:

کیا آپ کے اعلیٰ حضرت نے یہ قید لگائی تھی کہ جو کسی دیوبندی کو مولانا نام کے ساتھ جز مان کر کہے گا وہ کافر نہیں اور باقی کافر ہیں؟؟ اگر نہیں تو آپ کی تاویل باطل ورنہ کہو کہ یہ اعلیٰ حضرت نے چبل ماری تھی۔اعلیٰ حضرت چبل بٹا چبل تھے جو یہ فتوی دے گئے۔جیسے آپ کے ارشد القادری صاحب احمد رضا خان صاحب پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''اب آپ ہی بتائیے! میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں؟ ایک عربی مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا اور ملا کہہ دیا تو میرے لئے کفر اور ارتداد کا فتوی ہے''۔

(زیروزبر ص:293)

آگے مزید تنقید کا نشانہ احمد رضا کو بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی، مولانا، ملا، یہ الفاظ اسلام و ایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائیٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی

تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی کچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے“

۔(ایضاً ص: 294)

سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ یعنی تعلم ثم تکلم بیٹے! پہلے سیکھو اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اٹھاؤ۔ کیوں معترض صاحب کچھ عقل ٹھکانے آئی؟ آپ کا جواب تو آپ کے رئیس التحریر ارشد القادری صاحب نے ہی رد کر دیا۔ اب آپ اعلیٰ حضرت کے ہم عقیدہ نہ رہے لہٰذا معترض صاحب آپ کافر ہوگئے (الصوارم الہندیہ، فتاوی صدر الافاضل)

ایک بات یہاں پر کرتا جاؤں آپ نے ذق انک انت العریز الکریم آیت نقل کی۔ مگر آپ کے مفتی مصطفیٰ رضا خان نے اس کو بدل کر یوں تحریفاً لکھ کر اس آیت کا مذاق بنانے کی کوشش کی:

”ذق انک انت الاشرف الرشید“ (وقعات السنان ص:27)

نوٹ:

۱۔　آخر میں جو آپ مفتی اقتدار کو بریلویت سے نکال چکے، کرنل انور کو رافضی، اور مفتی محمود ساقی وغیرہم کو غیر معتبر قرار دے چکے، طاہر القادری کی صلح کل بتا چکے، پیر نصیر الدین گولڑوی کو مغلوب الغضب بتا چکے۔ اشرف سیالوی کے اوپر تنقید کرتے ہوئے سعیدی صاحب آپ خود اس کی جدید باتوں کو نقل کر کے گستاخ تو مان ہی چکے ہو۔ اب آپ کو چاہئے تھا کہ اس کے بارے میں بریلویوں کا متفقہ فیصلہ نقل کرتے کہ سیالوی صاحب اب بریلوی نہیں رہے۔

۲۔　آپ مولوی محبوب علی قادری کا فتوی جو سیالوی صاحب پر کفر کا فتوی لگ رہا تھا، کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ ان کا جواب کیوں نہ دیا؟ طاہر القادری نے معافی مانگی یہ تو ہم نے آپ کو آئینہ کا یہ رخ بھی دکھانا چاہا ہے۔

۳۔　اشرف سیالوی کے خلاف جو کتب سامنے آرہی ہے ان میں اشرف سیالوی کو

(i)　سلوی

(ii)　جہنمی

(iii)　توہین نبوت کرنے والا

(iv)　نبی علیہ السلام کے ساتھ منحوس تشبیہ دینے والا

(v) گستاخ غوث اعظم

(vi) گستاخ رسول

(vii) کلام فتوح کو کلام باطل کہنے والا

(viii) اللہ پاک کی توہین کرنے والا (لطمۃ الغیب، نبوت مصطفے، تجلیات علمی، تحقیقات)

۴۔ سیالوی صاحب خاص وعام میں بدنام ہو چکے ہیں جو الزام تم ہم پر باندھ رہے ہے اس کو سیالوی صاحب کی کتائب میں مان لیا گیا کہ ہم اصل میں بدنام ہو گئے ۔(تحقیقات)

اہلسنت و جماعت کا انشاء اللہ بول بالا ہونا ہے اور باطل کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ بریلویت اس وقت دم توڑ رہی ہے۔

۵۔ تراجم پر اعتراضات کرنے سے پہلے یاد رکھو کہ آپ کی جید بریلوی تفاسیر اور کتب میں بھی اللہ کیلئے ''مکر'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔تو کیا آپ ان کو بھی تنقید کا نشانہ بناؤ گے؟؟ یا اپنا سمجھ کر چھوڑ دو گے۔

۶۔ ''سیالوی صاحب کی دورنگی'' کا جواب دینے سے بھی آپ بالکل عاجز رہے، اس پر بھی اشرف سیالوی صاحب کی جہالت دکھا کر بریلوی دشمن ہونے کا ثبوت دیں۔

۷۔ منصفین کی جانبداری والا موضوع بھی آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ براہ کرم یہ جواب تو دیں ایسا نہ کریں معترض صاحب!!

۸۔ جاء الحق والی عبارات پر جو بحث ہے براہ کرم اس کا جواب بھی دیں۔آپ نے یہ جواب بھی نہ دیا۔

۹۔ اشرف سیالوی نے نبی علیہ السلام اور شیطان کا علم برابر مانا ہے۔اس پر کفر کا فتوی نظام الدین ملتانی نے لگایا تھا۔کیا خوب ہے مناظرہ میں اشرف سیالوی نے نظام الدین کو گستاخ کہا اور ادھر بے چارے پر فتویٰ نظام الدین کا کفر کا فتوی بھی لگ گیا۔آپ نے اس کو جواب بھی نہ دیا براہ کرم اس کا بھی جواب تو دیں۔

۱۰۔ مفتی اسلم علوی رضوی کو معتبر نہیں مانتے اس کا جواب تو ضرور دیں۔

آپ نے سعیدی صاحب امیر شریعت پر اعتراضات والے اپنے مضمون میں عبد الستار خان

بقیہ صفحہ:66

چور مچائے شور

ساجد خان نقشبندی

اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث قدسی ہے کہ من عاد لی ولیا فقد اذنته بالحرب جو میرے کسی ولی سے دشمنی اختیار کرے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ علامہ اشرف سیالوی بریلوی نے جب ۱۹۷۹ء سے اکابر علمائے دیوبند جو اللہ کے کامل اولیاء ہیں کے خلاف سرکاری سرپرستی میں سب وشتم کا رویہ اپنایا تو اللہ نے اس آدمی کو دنیا بھر کے سامنے ذلیل ورسوا کر کے رکھ دیا۔ ایسا رسوا کہ کل تک جو لوگ فاتح مناظرہ جھنگ، اشرف العلماء، استاذ العلماء، مناظر اسلام کہتے نہ تھکتے آج وہی علامہ صاحب کی پگڑی بیچ بازار اچھال رہے ہیں۔ کیا یہ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر علماء دیوبند کی زندہ جاوید کرامت نہیں کہ علامہ صاحب جن کو گستاخ ثابت کرنے کیلئے میدان مناظرہ میں اترے اسے تو دنیا ہی میں شہادت کا رتبہ مل گیا آج ہر خواص وعام اس کے گن گا رہا ہے خود بریلوی تسلیم کر رہے ہیں کہ ہمارے نوجوان اپنا مسلک چھوڑ کر جھنگوی کے مشن کو اپنا رہے ہیں مگر دوسری طرف علامہ اشرف سیالوی صاحب پر خود ان کے گھر کے لوگوں نے جو فتوے لگائے اور جس طرح ان کے جبہ ودستار کو تار تار کیا اگر ان کے چھیتڑوں کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن سکتی ہے بلکہ خود بریلویوں نے مستقل کتابیں لکھ کر شائع بھی کر دی ہیں۔ چند فتوے تو آپ ماقبل میں ایک مضمون ''فتح مبین یا شکست مہین'' کی صورت میں پڑھ چکے ہیں۔ اپنوں کی اس بے وفائی پر اشرف سیالوی صاحب بھی ان الفاظ میں چیخ پڑے:

> ''الحاصل بندہ کا موجودہ جملہ مدعیان علم وفضل اور مقررین وواعظین (الا ماشاء اللہ) کے بارے میں یہ تاثر پختہ ہو گیا ہے کہ یہ حضرات علم ودانش اور مطالعہ کتب بینی کے دشمن ہیں، کسی ہم مسلک اور ہم مذہب عالم کے ساتھ نہ ان کو ہمدردی ہے اور نہ محبت والفت؟ یہ لوگ نہ کسی کے حق میں اخلاص وحسن ظن سے کام لینے کو تیار ہیں نہ کسی کو اپنا سمجھ کر راضی ہیں، بلکہ بغض وحسد، عناد اور کینہ پروری کا مجسمہ ہیں۔ کسی گرے کو سنبھالنے کے بجائے اسے مزید نیچے دھکیلنے کے درپے ہیں، اگر لوگ کسی کو عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھیں تو یہ حضرات گھا گھ دشمن کی

طرح اس پر حملہ آور ہونے کیلئے صرف موقع کی تلاش میں ہی نہیں رہیں گے بلکہ اس کار خیر کیلئے گھناؤنی اور بھیانک تدبیریں بھی خوب خوب سوچیں گے۔اور یہ قطعا نہیں سوچیں گے کہ اپنے بغض وعناد کی آگ بجھانے کیلئے ہم اپنے دین و مذہب کے خرمن کو بھی کس قدر نذر آتش کر رہے ہیں''۔

(تحقیقات:ص ۵۷۔ جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا)

سیالوی صاحب ہم تو عرصہ دراز سے آپ کے مسلک والوں کے متعلق یہی کہتے ہوئے آ رہے ہیں افسوس کہ آپ نے یہ تلخ حقیقت اس وقت قبول کی جب اپنے مسلک کے لوگوں کا یہ گند خود آپ کو گندہ کرنے لگا مگر سیالوی صاحب ہم کہتے ہیں کہ اپنے ہی لوگوں کو کھری کھری سنانے کے بجائے کاش کچھ دیر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیتے کہ آخر ماضی میں مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہو گیا ہے کہ کل تک عشق رسالت کے نام پر جو آگ میں لگاتا بھائی کو بھائی سے جدا کرتا بیٹے کو باپ سے لڑاتا ہائے آج وہی آگ میرے آشیاں کو جلا رہی ہے۔قارئین کرام الحمدللہ بندہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے کہ واللہ تاللہ باللہ یہ علمائے دیوبند کی زندہ جاوید کرامت ہے کہ جس نے بھی ان پر دشنام طرازیاں کیں ان پر فتوے لگائے اللہ نے مرنے سے پہلے خود اسے اپنے ہی فتوؤں میں ایسا جکڑا کہ اب نہ نگلنے کو بنتی ہے نہ اگلنے کو فقیر پہلے بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھ چکا ہے اور اب بھی ببانگ دہل کہتا ہوں کہ جو کوئی رضا خانی پیشہ ور ملا اکابر علمائے دیوبند پر کسی بھی قسم کا الزام لگائے تو فقیر انشاء اللہ ثابت کرے گا کہ الزام لگانے والا خود سب سے پہلے اس الزام میں ملزم ہے۔آج کا میرا موضوع بھی یہی ہے چونکہ اشرف سیالوی نے مناظرہ جھنگ میں یہ دعوی کیا تھا کہ معاذ اللہ علماء دیوبند گستاخ ہیں اس لئے فقیر آج ثابت کرے گا کہ گستاخ علمائے دیوبند نہیں بلکہ اشرف سیالوی اور اس کے گھر کے لوگ ہیں جنھوں نے ''چور مچائے شور'' کے محاورے پر پوری طرح کاربند ہو کر اپنے گھر کی غلاظتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے دوسروں پر یہ الزام تراشیاں شروع کر دیں کہ تمہارے گھر سے بدبو آتی ہے۔سوملاحظہ ہوں اس سلسلے میں چند حوالے:

سیالوی صاحب کا نبی ﷺ کیلئے علم غیب ذاتی کا دعوی

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''نیز تعلیم کا مطاوع اور لازم علم ہے جب تعلیم احکام شرع اور علم غیب کی ثابت

ہوجائے تو خود علم الاحکام اور علم الغیب بھی ثابت ہوجائے گا، ارشاد خداوند تبارک وتعالی ہے وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما اور مالم تکن تعلم میں عموم کے اعتبار سے بھی اور تصریح مفسرین کے مطابق بھی احکام شرع داخل ہیں لہٰذا انہیں کی تعلیم اللہ تعالی نے دی ہے اور تعلیم خداوندی ہر علم کا مرتب نہ ہونا محال لہٰذا حضور اکرم ﷺ کیلئے علم الاحکام اور علم الغیب کا حصول واجب ولازم ٹھرا"۔

(تنویر الابصار: ص۱۰۔ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

یہاں سیالوی صاحب نے صراحتاً نبی کریم ﷺ کیلئے "علم الغیب" کے الفاظ استعمال کئے علم مضاف اور الغیب مضاف الیہ ہے۔اب ذرا مولوی احمد رضا خان صاحب قارونی (قارونی اس لئے کہا کہ احمد رضا خان صاحب کا نسب "قارون" سے جا کر ملتا ہے مطالبہ پر ثبوت ہمارے ذمہ) کا اصول بھی ملاحظہ فرمالیں:

"علم غیب جب مطلق بولا جائے خصوصا جب غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے"۔

(ملفوظات: حصہ سوم: ص۲۸۳۔اکبر بک سیلز لاہور)

اور علم ذاتی کا عقیدہ رکھنے والے کے متعلق احمد رضا خان قارونی کا کیا عقیدہ ہے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں:

"علم ذاتی اللہ عزوجل سے خاص ہے اس کے غیر کیلئے محال جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ کمتر سے کمتر غیر خدا کیلئے مانے وہ یقیناً کافر ومشرک ہے"۔

(خالص الاعتقاد: ص۱۰۔حامد اینڈ کمپنی لاہور)

سیالوی نے علم کو غیب کی طرف مضاف کیا، ظاہر ہے کہ سیالوی کوئی جاہل تو ہے نہیں اس نے اسی عقیدے کی بنیاد پر یہ اضافت کی ہوگی کہ وہ نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب ذاتی کا معتقد ہے اور یوں اپنے ہی مسلک کے مدون کے قارونی فتوے کی نیچے دب گیا۔

سیالوی کا مسلک اہل السنۃ سے کوئی تعلق نہیں

سیالوی لکھتا ہے کہ:

"مسلک اہل سنت والجماعت کی کامیاب ترجمانی پر بندہ کو مبارکباد دی گئی"۔

(تنویر الابصار: ص۸)

اسی طرح ایک اور کتاب میں لکھتا ہے کہ:

''اہل سنت والجماعت نبی مکرم ﷺ ۔۔۔''۔(تحقیقات:ص۲۹۳)

سیالوی صاحب نے اہل السنۃ والجماعۃ کی جگہ''اہل سنت والجماعت'' لکھا اب اس پر فتوی کیا لگتا ہے تو ملاحظہ فرمائیں میلسی صاحب کی گولہ باری:

''ناشر نے اپنے عرض حال میں کیا لکھا ہے علماء اہل سنت والجماعت یہ والجماعت کیا ہے؟ کس قاعدہ کس قرینہ پر ہے؟ یا تو اہل سنت وجماعت ہوتا یا اہل السنّت والجماعت ہوتا مگر چونکہ ان کا اہلسنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا اہلسنت وجماعت لکھنے میں بھی بھٹک جاتے ہیں''۔

(مناظرہ بریلی:ص ۱۷۔مکتبہ سعیدیہ فیصل آباد)

معلوم ہوا کہ سیالوی صاحب کا بھی اہل سنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں اسی لئے تو اہل سنت وجماعت لکھنے میں بھٹک گیا۔

سیالوی صاحب کی طرف سے خدا کی توہین

سیالوی لکھتا ہے کہ:

''بندہ نے کہا تم مسجد میں بیٹھے ہو خدا و مصطفیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری اور دیانت داری سے فیصلہ کردو''۔(تنویر الابصار:ص ۸)

یہاں اس نے رب تعالیٰ کو حاضر ناظر کہا اب ملاحظہ فرمائیں کہ احمد رضا خان کیا فتوی دیتا ہے:

''اللہ عزوجل شہید و بصیر ہے اسے حاضر ناظر نہ کہنا چاہئے''۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب:ص ۵۷۲۔مکتبۃ المدینہ کراچی)

ظفر الدین بہاری لکھتا ہے کہ:

''حاضر ناظر سرے سے صفات الٰہیہ سے نہیں اور نہ ان کا اطلاق اللہ پر جائز''۔

(فتاوی ملک العلماء:ص:۲۹۷)

احمد رضا خان اس لفظ کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں سمجھتا اور سیالوی سمجھتا ہے تو سیالوی احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ رہا اور جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو بریلوی اس کو کافر کہتے ہیں۔(فتاوی صدر

الافاضل)

حضور ﷺ کو بشر ماننا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

''(بریلوی) حضور ﷺ کو نہ فرشتہ مانتے ہیں نہ جن اور نہ ہی عورت تسلیم کرتے ہیں بلکہ ظاہری لحاظ سے بشر مانتے ہیں''۔

(تنویر الا! ر:ص۱۴)

جبکہ سیالوی صاحب کے مسلک کے حکیم اَمۃ بریلویہ احمد یار گجراتی صاحب فتوی دیتے ہیں کہ:

''ان کو بشر ماننا ایمان نہیں''۔ (تفسیر نعیمی:ص۱۰۰۔ج۱)

جب بشر ماننا ایمان نہیں تو ظاہر ہے بشر ماننا بے ایمانی ہوگی مگر سیالوی صاحب اس بے ایمانی کو اپنے مسلک کا ایمان بتارہے ہیں؟ ایں چہ بوالعجبی است؟

اسی طرح مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''نبی اللہ کو بشر کہنا اور نبی اللہ کی حقیقت انسانی کو بیان کرنا یہ سنت ملائکہ نہیں بلکہ سنت ابلیسی ہے''۔

(مقیاس النور:ص۱۹۵۔مکتبہ سلطانیہ لاہور)

معلوم ہوا کہ سیالوی ابلیسی مشن پر کاربند ہے اور ابلیس کا چیلہ ہے۔

سیالوی کا نبی ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

''اے کفار تمہارا یہ مطالبہ بے جا ہے کہ اللہ تعالی کو ہماری ہدایت اور اصلاح مقصود ہوتی تو کسی فرشتے کو ہمارے پاس نبی اور رسول بنا کر بھیجنا ضروری تھا کہ ایک ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہمارے لئے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے''۔

(تحقیقات:ص۹۱)

یہاں سیالوی نے ''نبی ﷺ کو اپنا جیسا بشر'' مانا ہے اب دیکھیں کہ وہ کن کن فتووں کے گھاٹ

اترتے ہیں:

''فرعون اور فرعونیوں نے دونبیوں کو بشرین مثلنا کہا تو غرق ہو گئے اگر کوئی اور کہے گا تو عذاب الٰہی سے کیسے بچ سکے گا''۔

(مقیاس النور:ص۲۰۹)

مزید لکھتا ہے کہ:

"بشر مثلکم کہنے والے آدمی ظالم اور مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہیں''۔

(مقیاس النور؛ص۲۱۱)

(عمر اچھروی صاحب خود بھی تو یہ عبارت لکھتے ہوئے بشر مثلکم کہہ گئے اور جو بریلوی میرا یہ مضمون پڑھ رہا اور بشر مثلکم پڑھ رہا وہ نبی ﷺ کو بشر مثلکم کہہ کر ظلم کا ارتکاب کر رہا ہے)

مزید لکھتا ہے کہ:

''میرے پیارے محبوب مصطفیٰ نبی اللہ نور اللہ کو بشر کہا ہے اس لئے تیرے بشر کو ہی یعنی چمڑے کو ہی دوزخ کی آگ سے جھلساؤں گا یہ فیصلہ خداوندی ابھی سے ہو گیا۔ مصطفیٰ ﷺ کو بشر کہنے والو! تم بھی اس عذاب الٰہی سے ڈرو اور بشر کہہ کر اپنے چمڑے کو نہ جھلسواؤ''۔ (مقیاس النور:ص۲۱۳)

معلوام ہوا کہ اشرف سیالوی:

(۱) عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔

(۲) ظالم اور مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہے

(۳) سیالوی کی چمڑی جہنم میں جلے گی۔

سیالوی جاہل احمق ہے

سیالوی لکھتا ہے کہ:

''ابوجہل، ابولہب، فرعون، نمرود، شداد وغیرہ نے بھی''۔ (تحقیقات:ص۸۸)

یہاں سیالوی نے جمع کیلئے ''وغیرہ'' یعنی واحد کی ضمیر استعمال کی اب حسن علی رضوی میلسی کا فتوی بھی ملاحظہ فرمالیں:

''یوسف رحمانی صرف دو مولویوں کیلئے وغیرھم بصیغئہ جمع لکھا حالانکہ ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ دو کیلئے ''ہما'' استعمال ہوتا ہے (وغیرھما) نہ کہ ''ہم'' (وغیرھم) یعنی اس جاہل دیوبندی مناظر اسلام کو تثنیہ اور جمع کا فرق بھی معلوم نہیں اور اس جہالت وحماقت کے بل بوتے پر تکفیری افسانے کا جواب لکھنے بیٹھ گیا''۔ (برق آسمانی: ص۱۹)

تو اشرف سیالوی جاہل کو جمع اور واحد کی ضمیر کا پتہ نہیں اور اس جہالت اور حماقت کے بل بوتے پر یہ نام نہاد مناظر اسلام بن کر علمائے دیوبند سے مناظرے کرتا ہے۔

سیالوی کی طرف سے نبی ﷺ کی توہین

سیالوی صاحب علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''جب آنحضرت ﷺ کے بعض نبی بھائی''۔ (تحقیقات: ص۳۱۱)

یہاں سیالوی بعض انبیاء کو نبی ﷺ کا ''بھائی'' تسلیم کیا ہے۔ اب ملاحظہ ہو کہ سیالوی اپنے ہی بیٹے کے فتووں کی زد میں کس طرح آتا ہے چنانچہ نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ:

''ان کو بھائی کہہ کر اس خداداد بلند و بالا مقام سے ان کو گرانا لازم آئے گا یا اپنے آپ کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچانا لازم آئے گا اور یہ امور ناجائز و ناروا اور ناقابل برداشت ہیں۔ بوجہ اولاد آدم ہونے کے بھائی کہا جائے تو جب باپ دادے اور کسی عمر رسیدہ شخص کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا بے ادبی اور گستاخی ہے اور اس کی ابوت وغیرہ والی فضیلت اور برتری کا انکار ہے تو رسل عظام انبیائے کرام علیہم السلام کے حق میں یہ الفاظ کیسے عین اسلام اور جان ایمان قرار پا گئے''۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: حصہ اول: ص۹۳۔ مکتبہ غوثیہ کراچی)

سیالوی ضال ومضل کی گستاخی

''اشرکت لیحبطن عملک اگر آپ نے شرک کیا تو تمہارے سارے اعمال خیر بیکار اور برباد ہو جائیں گے''۔

(تنویر الابصار: ص۱۵۵)

ملعون کا لفظ اصل کتاب میں نہیں اب ملاحظہ فرمائیں کہ اس بدقسمت پراب کی بار خود اس کے اپنے ناگرد خاص کا کیا فتویٰ لگتا ہے وہ اس آیت کا اس قسم کا ترجمہ کرنے پر یہ فتویٰ دیتا ہے کہ:

''عام ذہن رکھنے والے لوگ جو علمی مقام نہیں رکھتے ،تفاسیر کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ اسی قسم کے تراجم کو دیکھ کر، ایسی آیات کا سہارا لے کر خود تو بھٹک جاتے ہیں لیکن دوسروں کو بھی بھٹکاتے رہتے ہیں اور یہی اردو تراجم دیکھ کر جہل مرکب کے مصداق علمیت کے دعویدار علمائے کرام کیلئے بھی دردسر بنے رہتے ہیں''۔

(تسکین الجنان: ص۳۱۳۔ضیاء العلوم پبلیکیشنز راولپنڈی)

معلوم ہوا کہ سیالوی صاحب خود بھی بھٹکا ہوا ہے لوگوں کو بھی بھٹکا رہا ہے اور اس کی تعلیمات علماء کیلئے دردسر بنی ہوئی ہیں۔

ابوطالب کا ایمان اور آل قارون صاحب کا فتویٰ

علامہ اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ابوطالب صاحب کو مشرک اور کافر ثابت کرنا اہم فریضہ معلوم ہوتا ہے اور وہ ہر قیمت پر اس کو ثابت کرنا چاہتے ہیں خواہ اپنا ایمان بھی خطرے میں پڑ جائے''۔

(گلشن توحید ورسالت: ج۱:ص ۱۵۶۔اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم)

اشرف سیالوی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو خواجہ ابوطالب کو کافر ثابت کرنا چاہتا ہے اس کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے کیونکہ ابوطالب تو مسلمان ہے۔اسی طرح اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰۔۱۳۱ پر بھی ابوطالب کے مسلمان ہونے کو اکابر علماء کا عقیدہ کہا ہے۔مگر اب دوسری طرف احمد رضا خان کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو، احمد رضا خان نے نہ صرف خواجہ ابوطالب کو کافر ثابت کیا ہے بلکہ اس کے کفر پر تقریباً ۹۹ صفحات کی کتاب ''شرح المطالب فی مبحث ابی طالب'' لکھی ہے جو فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہے اور حال ہی میں مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی سے کتابی صورت میں شائع بھی ہوئی ہے۔لہٰذا سیالوی صاحب کے فتوے کی رو سے احمد رضا خان کا ایمان صرف خطرے میں ہی نہیں پڑا بلکہ احمد رضا خان قارونی صاحب پکے کافر ہوئے دوسری طرف احمد رضا خان آل قارون صاحب اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ متوافرہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سنی کو مجال دم زدن نہیں ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں''۔

(شرح المطالب فی مبحث ابی طالب: ص ۱۱)

احمد رضا خان کہتا ہے کہ کسی سنی کو یہ مجال ہی نہیں کہ کفر ابی طالب سے انکار کرے مگر سیالوی صاحب تو نہ صرف منکر ہیں بلکہ کفر ثابت کرنے والوں پر کفر کے اندیشے پر مصر ہیں معلوم ہوا کہ سیالوی نہ تو سنی ہیں اور نہ ہی مسلمان اس لئے کہ احمد رضا خان کے ہم عقیدہ جو نہ رہے۔

سیالوی کا صحابی رسول ﷺ کو گستاخ بتانا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

''ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے کہا:

اذکر احب الناس الیک فقال یا محمداہ

اپنے ہاں محبوب ترین شخص کو یاد کیجئے تو انہوں نے کہا یا محمداہ تو ان کا پاؤں فورا ٹھیک ہو گیا''۔ (گلشن توحید و رسالت: ج ۲: ص ۴۵۵)

جبکہ سیالوی صاحب کے حکیم الامت احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

''ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور ﷺ کو یا محمد یا کہ اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی یا وا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے''۔

(جاء الحق، ص ۱۸۰۔ ضیاء القرآن پبلیشرز)

احمد یار گجراتی نے ''یا محمد'' کہنے کو گستاخی اور حرام کام کہا جبکہ سیالوی کہتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کو یا محمد سے یاد کر رہے تھے گویا صحابی رسول ﷺ حضور ﷺ کی برابری اور حرام کام کر رہے تھے معاذ اللہ۔

سیالوی کا حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر اور مشرک قرار دے دینا بہت بڑی جسارت اور بیبا کی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے''۔(گلشن توحید ورسالت:ص۱۵۴۔ج۱)

معلوم ہوا کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین کو کافر مشرک کہے وہ بے باک، بڑی جسارت کرنے والا، نازیبا حرکت کرنے والا اور نالائق آدمی ہے اب ذرا پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمالیں، پیران پیر روشن ضمیر حضرت عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں کہ:

''اخرج ابراهیم علیه السلام من ابویه الموتی بالکفر''

اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو بسبب کفر کے مردہ تھے

(فیوض غوث یزدانی ترجمہ الفتح الربانی:ص۸۳۔فرید بک سٹال لاہور)

غور فرمائیں سیالوی صاحب کے اس فتوے کی زد میں کس طرح حضرت پیران پیر آرہے ہیں مگر آپ نے وہ محاورہ تو سنا ہوگا

سورج پر تھوکنے والے کا اپنا ہی منہ لتھڑتا ہے''

حقیقت یہ ہے کہ سیالوی صاحب خود اپنے اعلیٰ حضرت کے فتوے سے دنیا وآخرت کی بربادی کے حقدار ہو چکے ہیں کیونکہ مولوی احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ پیران پیر کے اقوال کے خلاف کوئی بات کرنا دنیا وآخرت کی بربادی ہے۔

(محصلہ فتاوی رضویہ۔ج۳۔ص۵۴۵)

شائد اسی وجہ سے بریلوی حضرات بھی سیالوی صاحب کو گستاخ غوث اعظم کہتے ہیں چنانچہ ان کے ایک ممدوح لکھتے ہیں کہ:

''راقم ایک دفعہ لاہور مکتبہ نبویہ پر حاضر ہوا علامہ اقبال احمد فاروقی زید مجدہ جلوہ فرما تھے کسی بات پر اشرف العلماء کا ذکر چلا تو یوں گل فشاں ہوئے:

''یہ وہی مولانا اشرف صاحب ہیں جو غوث اعظم کے گستاخ ہیں''۔

(تحقیقات:ص۱۵)

قارئین کرام ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ سیالوی صاحب گستاخ

رسول ﷺ، جاہل، احمق، ظالم، مقام مصطفیٰ ﷺ سے باغی، ابلیسی مشن پر کاربند، ضال، مضل، احمد رضاخان کے باغی، گستاخ صحابہ، گستاخ پیران پیر ہیں، اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج بلکہ اپنے ہی اصولوں کے مطابق کافر ہیں، نیز سیالوی صاحب کی چمڑی بھی آخرت میں آگ میں جلے گی۔ سیالوی صاحب پریشان نہ ہوں یہ سب اللہ کے کامل ولیوں سے بغض کا

نتیجہ ہے۔ آپ ساری زندگی اکابر علمائے دیوبند پر الزام تراشیاں اور بہتان طرازیاں کرتے رہے مگر ان اللہ والوں کی شان تو دیکھئے کہ اب آپ عمر کے آخری دور میں ہیں آج نہیں تو کل بلاوا آہی جائے گا اللہ نے مرنے سے پہلے آپ کو آپ کا ٹھکانہ اور انجام بتادیا سیالوی صاحب اب بھی وقت ہے توبہ کر لیجئے ورنہ ڈریئے اس وقت سے کہ جب دنیا میں آپ کا یہ حشر ہوگیا تو مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ سیالوی صاحب کی کتابوں میں اس طرح کی دیگر بھی کئی متنازعہ عبارات ہیں مگر صفحات کی تنگی اب آڑے آرہی ہے۔

ہم آخر میں سیالوی صاحب سے عرض کریں گے کہ سیالوی صاحب ناراض نہ ہوں ہم یہاں آپ ہی کا ارشاد نقل کردیتے ہیں کہ:

> ’’ہمیں خواہ مخواہ کسی کو کافر بنانے کا شوق نہیں ہے لیکن اگر کوئی خود کافر بن جائے اور قرآن وحدیث کی تصریحات سے اس کا کفر ثابت ہوجائے تو اس کو مسلمان سمجھ کر ہمیں کافر بننے کا شوق بھی نہیں‘‘۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ: ج ۲: ص ۳۶۰)

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں
جلاکر خاک نہ کردوں تو دیوبندی نام نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

اعلان

تمام قارئین نور سنت سے گذارش ہے کہ جن کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے، وہ جلد از جلد ادارے سے رابطہ فرمائیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

استاذ المناظرین حضرت مولانا منیر اختر احمد صاحب مدظلہ العالی

قارئین ذی وقار! مولوی اشرف سیالوی نے پوری ملت بریلویہ کی ناک کٹوا کر رکھ دی شائد اسی وجہ سے سوائے بیٹوں اور چند لوگوں کے سب ہی سیالوی صاحب کو ایک اچھا آدمی سمجھنا تو در کنار اس سے اچھا گمان بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ سیالوی نے ایسی آراء اختیار کیں جو کہ بریلوی مسلک کا تختہ الٹنے کے مترادف ہیں اور اس بات کا یقین آپ کو آنے والی تحریر سے ہو جائے گا۔ اور شائد آپ میں سے ہر آدمی سیالوی صاحب کی نظریہ شعر کرے:

چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

تو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولوی سیالوی نے جگہ جگہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ''مولانا'' کہہ کر مخاطب کیا اور اپنی مصدقہ کتاب ''مناظرہ جھنگ'' کے ٹائیٹل پر یوں لکھا

''مولانا حق نواز دیوبندی خطیب جھنگ''

جبکہ بریلوی مسلک خصوصا رضا خان بریلوی تو قطعا اس کی اجازت نہیں دیتے مثلا رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ:

''وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمہ کفر و اضلال ہے''۔ (الطاری الداری: ج ا: ص ۲۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس نے اللہ تعالی کا ظالم جاہل شرابی ہونا تک جائز لکھا ''مولانا'' صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر، مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال وضلال ہے''۔

(الطاری الداری: ج ا: ص ۲۲)

ایک جگہ کافر کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کفر و موجب غضب رب ہے''۔

(فتاوی رضویہ: ج۱۵: ص۲۶۰)

ہاں جی! پتہ چلا کہ نہیں؟ مولانا کا لفظ کافر وغیرہ کیلئے استعمال کرنا کفر و ضلال ہے تو سیالوی صاحب نے اگر رضا خان کے اس عقیدے کی مخالفت کی تو یہ بھی بریلوی مسلک میں کفر ہے دیکھئے ''الصوارم الہندیہ: ص۱۳۴، فتاوی صدر الافاضل: ص۱۳۸'' وغیرھا۔ اگر ان کے مسلک کو صحیح مانتے ہیں تو بھی سیالوی صاحب سے کفر سرزد ہوا ہے کیونکہ ان کے مسلک میں کسی دیوبندی کو مولانا کہنا بھی کفر ہے۔

(۲) مناظرہ جھنگ: ص۲۶۸ پر ہے:

''بقول انور شاہ (مرحوم)''

اور ص۲۲۳ پر یوں ہے:

''مولانا اسماعیل شہید دہلوی صاحب کی تقویۃ الایمان کی دوسری عبارت بھی عرض کئے دیتا ہوں''۔

جبکہ ''بہارِ شریعت'' حصہ اول: ص:۴۴ پر ہے:

''کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور۔۔۔ کہے وہ کافر ہے''۔

یہ کتاب مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مصدقہ ہے۔ تو سیالوی صاحب اگر مخالفت کی ہے تو رضا خان کے اس عقیدے کی تو بھی کافر ہیں اور اگر نہیں کی تو بہارِ شریعت کے فتوے سے کافر ہیں کیونکہ رضا خان اور اس کے ہم نواؤں کے نزدیک اہل سنت دیوبند والے مرتد ہیں معاذ اللہ دیکھئے ''حسام الحرمین'' اس لئے انہیں مرحوم لکھنا یا ان کے اکابر کو شہید لکھنا یہ رضا خان کے فتوے کی زد میں آنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ بات بھی مدنظر رہے سیالوی کا بیٹا عبارت اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لکھتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ کہ

''اگر صراط مستقیم والے کو کافر مان لو تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے''

مگر باپ اسے شہید لکھتا ہے گویا باپ اپنے بیٹے کے فتوے سے بھی کافر ہے۔

(۳) سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا''۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: ص ۵۶)

اب ہمارا سوال ہے کہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ چوپاؤں وغیرہ کی مثال پیش کی ہے وہاں بریلوی برابری کیوں مانتے ہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ فاضل بریلوی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو رسول اکرم ﷺ کے علم کو پاگلوں، جانوروں، بچوں کے علم سے تشبیہ دی جس پر علماء حرمین شریفین نے انہیں کافر کہا۔ (فتاوی رضویہ: ج ۱۵: ص ۱۰) اور سیالوی صاحب تشبیہ و تمثیل کی بنیاد پر مفتی احمد یار گجراتی کو بچا رہے ہیں کہ جی اس سے برابری تو مقصود نہیں ہوتی بلکہ وجہ تمثیل و تشبیہ کا خیال ہوتا ہے۔ سیالوی صاحب پر ایک مرتبہ پھر رضا خان کے مخالف عقیدہ ہونے کی وجہ سے کفر لوٹا۔ اور ہم یہاں سیالوی صاحب سے ایک عدد سوال بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت تھانوی صاحبؒ کو کافر کہنے کی وجہ رضا خان یہ بیان کرتا ہے کہ چونکہ آپ کے علم کو انہوں نے چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دی جبکہ آپ جس مفتی احمد یار کی صفائی دے رہے ہیں اس نے بھی نبی پاک ﷺ کو شکاری آدمی جو کہ شکار کو دھوکہ دیتا ہے اس سے تمثیل و تشبیہ دی ہے تو یہ کافر کیوں نہیں؟ اب خلاصہ یہ نکلا کہ رضا خان کے فتوے سے مفتی احمد یار کافر ٹھہرا اور آپ نے اسے کافر نہ کہہ کر رضا خان کی مخالفت کی جو کہ بریلوی دھرم میں صریح کفر ہے۔ کما مر۔

(۴) سیالوی صاحب نے اپنی مصدقہ کتاب کے ص ۱۲۴ پر ہے کہ

''علم غیب پیغمبر کا ایک خاصہ ہے''

جبکہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ:

''تمام مسلمانوں کو علم غیب ہوتا ہے''۔ (تبیان القرآن: ج ۱: ص ۳۰۰)

اور مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

''علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا''۔ (تفسیر نعیمی: ج ۱: ص ۱۰۲)

جبکہ سیالوی صاحب اسے پیغمبر ﷺ کا خاصہ سمجھتے ہیں اور آگے ایک جگہ سیالوی صاحب نے لکھا بھی

ہے:

”نبی کریم ﷺ کی صفت خاصہ کا انکار کر کے سخت بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے“۔

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۸۰)

تو معلوم ہوا کہ جس مفتی احمد یار گجراتی کی صفائی دے رہے ہیں وہی ان کے قلم کا قتیل بن گیا۔

کل میاں حجام جہاں مونڈتا تھا اوروں کے سر
آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہوگئی

(۵) سیالوی صاحب نے ایک جگہ یوں فرمایا:

”رحمۃ للعالمین حضور ﷺ کا امتیازی وصف ہے جو کسی اور پیغمبر کو بھی نصیب نہیں ہوا اور قرآن پاک نے صرف آپ کی ہے یہ امتیازی شان بیان کی ہے“۔

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۷۱)

ہم سیالوی صاحب کو کہتے ہیں کہ جناب آپ کے کئی جید اکابرین نے بھی یہ لفظ کئی بزرگوں کیلئے استعمال کیا ہے۔ مثلاً دیکھئے: پیر جماعت علی شاہ، خواجہ محمد یار فریدی، مولوی غلام جہانیاں وغیرھا کئی تمہارے اکابر نبی پاک ﷺ کے علاوہ کئی لوگوں کو رحمۃ للعالمین لکھا تفصیل کیلئے متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب کی معرکۃ الارآء کتاب ”حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ“ کا مطالعہ فرمائیں۔ تو معلوم ہوا کہ کئی بریلوی حضرات سیالوی کے اس فتوے کی زد میں آئے۔

(٦) سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

”علماء دیوبند کے نزدیک عقلا اللہ تعالی کو سچا ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ العیاذ باللہ جھوٹ بول سکتا ہے مگر شرعا اس کو سچا ماننا ان کے نزدیک بھی ضروری ہے“۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: ص ۱۵۰)

ہم سیالوی صاحب کی اس عبارت پر تبصرہ تفصیل کی وجہ سے نہیں کرتے صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہ چلو یہ تو آپ نے مان لیا کہ اہل سنت دیوبند حضرات خدا کو سچا مانتے ہیں جبکہ رضا خان تو ساری زندگی یہی کہتا رہا کہ یہ خدا کو جھوٹا مانتے ہیں آپ کی تحریر سے ہماری برات بھی ہوتی ہے اور رضا خان کا منہ کالا بھی ہوا اور جھوٹا ہونے کی وجہ سے ملعون اور لعنتی بھی ٹھرا اور آپ اس کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ٹھرے۔ رضا خان نے یہ بات کئی جگہ لکھی مثلاً:

''وہ (دیوبندی) اسمٰعیل دہلوی کی اتباع میں کذب کو ممکن بلکہ جائز وقوعی مانتے ہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ: ج ۱۵: ص ۳۴)

اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام بھی وقوع کذب کا لگایا تھا دیکھئے ''حسام الحرمین'' جس سے برأت آپ نے کردی کہ شرعاً سچا ہونا ان کے نزدیک بھی ضروری ہے۔ باقی مسئلہ امکان کذب پر تفصیل کسی اور جگہ اور اس جھوٹ پر بھی پردہ ہٹائیں گے کہ ہم عقلاً سچا نہیں مانتے معاذ اللہ۔

(۷) سیالوی لکھتا ہے کہ:

''جس طرح ووجدک ضالا کے آپ کے بزرگوں نے گمراہ کے لفظ سے ترجمہ کردیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ پایا پس ہدایت دی''۔

(مناظرہ جھنگ: ص ۲۴۶)

ہم اشرف سیالوی سمیت ان کے مسلک کے تمام اکابر و اصاغر کو کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ ہمارے کس دیوبندی نے کیا ہے؟ ہمت ہے تو لاؤ ثبوت۔ معلوم ہوا کہ جب اہل سنت و جماعت کے کسی فرد نے نہیں کیا تو سیالوی صاحب نے خود ہی نبی پاک ﷺ کو گمراہ لکھ دیا جو کہ انتہائی توہین و گستاخی ہے جیسا بریلوی مذہب کی کتب میں لکھا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ سیالوی صاحب کے پاس حوالہ نہیں اس لئے اب اپنے مسلک کے مفتی فیض احمد اویسی کی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ:

''دھوکہ باز مناظر یہ دور سابق کے مناظرہ کے متعلق ہے لیکن صدیوں بعد طریقہ تبدیل ہوگیا ہے مناظرہ رشیدیہ میں ہے لکھا لیکن ہمارے زمانے میں چونکہ کذب مجادلہ اور مکابرہ پیدا ہوگیا ہے فلھذا ضروری ہے کہ حوالہ دکھایا جائے''۔ (علم المناظرہ: ص ۱۲)

معلوم ہوا کہ جو حوالہ نہ دکھا سکے وہ دھوکے باز ہے تو سیالوی بھی دھوکہ باز آدمی ہے۔

(۸) سیالوی صاحب لکھتے ہیں

''اگر کسی کو کہا جائے تو تو فنا ہوجائے تو اس عبارت کے اندر سختی آجائے گی''۔

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۶۷)

جبکہ ابوالحسنات قادری نے نبی پاک ﷺ کے وصال پر ملال کا یوں تذکرہ کیا:

''تیر ممات نے اسے فنا کر دیا''۔(اوراق غم:ص ۱۲۸۔۱۲۹)

اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنے فنا ہو جانے کے بعد جزاء کیلئے۔۔الخ

''۔(خزائن العرفان سورہ ص آیت ۶۷ حاشیہ ۱۰۲)

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ عبارت میں سختی آجاتی ہے تو کیا یہ دونوں حضرات نبی پاک ﷺ کے گستاخ و بے ادب نہیں ٹھرتے؟۔

(۹) سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرات گرامی بار بار پھر وہی عبارات آرہی ہیں تو کیا میں منصفین سے توقع کر سکتا ہوں کہ آپ انہیں سمجھائیں کہ ان کے مکمل جواب آچکے ہیں''۔

(مناظرہ جھنگ:ص ۲۰۴)

سیالوی صاحب بالآخر رو پڑے کہ بار بار وہی عبارات پیش نہ کرو۔مولانا جھنگوی شہیدؒ چونکہ یہ ثابت کر چکے تھے کہ یہ عبارات گستاخانہ ہیں اور ان کے جواب سیالوی سے نہ بن پا رہا تھا تو اس لئے منصفین سے درخواست کرنے کی ضرورت پڑی۔چونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ ان کے جوابات تو سیالوی مرتے دم تک نہیں دے سکتا بلکہ اس وقت بھی وقت گزاری کر رہا ہے اس لئے کسی نے بھی ان میں سے مولانا شہیدؒ کے رد کو نہیں روکا۔

(۱۰) سیالوی لکھتا ہے کہ:

''یہاں فقط اس عبارت میں بحث ہے جو (صراط مستقیم) میں ہے اور اس میں تاویل کی گنجائش ہے''۔(مناظرہ جھنگ:ص ۲۸۱)

جبکہ ان کا بیٹا غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ:

''پھر تسلیم کرو کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور اس کا لکھنے والا اور ایسا غلیظ عقیدہ رکھنے والا کافر ہے،جھگڑا ختم ہو جائے گا''۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ:ج ۱:ص ۱۶۷)

سیالوی صاحب اگر تاویل ممکن ہے تو عبارت کفر بھی نہیں بنتی چہ جائکہ اسے کافر کہا جائے اور اگر یہ

عبارت غلیظ ترین کفر ہے تو سیالوی صاحب اسے نہ ماننے کی وجہ سے بیٹے کے فتوے کی زد میں آتے ہیں۔

(۱۱)　سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کروڑوں نبی ولی جن فرشتے کن کے برابر پیدا کرڈالے محمد اور جبرائیل کے برابر تو اس عبارت سے یہ بات ظاہر ہے کہ سرکار کی رحمۃ للعالمینی سرکار کی ختم المرسلینی اور نبی اکرم ﷺ کی ناقابل تنسیخ اور ابدی شریعت اور نبوت بھی ان مولویوں کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی''۔

(مناظرہ جھنگ: ص۲۲۴)

یعنی امکان نظیر کا مسئلہ مان لیا جائے تو سرکار کی نبوت اور ختم نبوت کی شان برقرار نہیں رہتی بلکہ کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی یہ ہے سیالوی صاحب کی امکان نظیر پر فتوے۔ جبکہ پیر مہر علی شاہ صاحب نبی کریم ﷺ کی نظیر کے امتناع کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ.

''اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنا ما فی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اسماعیلیہ وخیرآبادیہ میں سے شکر اللہ سعیھم راقم دونوں کو ماجور ومثاب جانتا ہے''۔

(فتاوی مہریہ: ص۹)

پیر صاحب امکان نظیر کے قائلین کو بھی ماجور ومثاب جانتے ہیں اور ان کیلئے دعا کر رہے ہیں اگر امکان نظیر سے نبوت کی اور ختم نبوت کی اہمیت ختم ہوتی ہے تو یہ ضروریات دین کا انکار ہوا پھر کیوں اسے پیر صاحب سرا رہے ہیں اگر فتوی لگانا ہی ہے تو جرات کر کے سب سے پہلے پیر صاحب کو کفر کے گھاٹ اتارو۔ آخر میں فقیر اتنا عرض کر کے اجازت چاہتا ہے کہ اگر بریلوی اب بھی اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کو گستاخ کہیں تو ہم صرف یہی عرض کریں گے کہ

بت ہم کو کہے کافر۔۔ اللہ کی مرضی ہے۔

گستاخ ہم یا تم......؟

مفتی مجاہد صاحب

مناظرہ جھنگ اہلسنت کی طرف سے امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ اور اہل بدعت کی طرف سے اور بدعتی مناظر شیخ الحدیث مولوی اشرف سیالوی بریلوی کے مابین ضلعی انتظامیہ کی زیرنگرانی بمقام بنگلہ نول والہ (واقع گوجرہ) ضلع جھنگ میں منعقد ہوا۔ صورت احوال واقعی یہ ہے کہ ہندوستان میں تمام مسلمان باہم اتفاق واتحاد کی زندگی گزار رہے تھے بدعتی مسلک کے رہنما مولوی احمد رضا خان نے اپنے مخصوص عقائد ونظریات کو پھیلانے کے لیے علماء اہلسنت کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانا شروع کیا اور اتحاد واتفاق میں پھوٹ ڈالنے میں ممکنہ حد تک خاصی کامیابی حاصل کرلی اور پچاس سال کی مسلسل جد وجہد سے مستقل دو مکتبہ فکر قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جب بھی مولوی احمد رضا خان کو موقعہ ملتا تفرقہ اور انتشار پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے اور جب تحریر کرتے تو پوری تحریر طعن وتشنیع اور مغلظات سے بھری ہوتی اور کسی تحریر میں بھی متانت اور سنجیدگی کا نام ونشان تک نہ ہوتا حتی کہ پوری زندگی بلند وبانگ دعووں، اہل اسلام کی تکفیر اور اکابرین امت کی تضلیل میں گزر گئی۔

بدعتیوں کی طرف سے امت مسلمہ کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ اہلسنت کے رہنماؤں اور پیشواؤں کی کتب میں کچھ غیر شرعی اور گستاخانہ عبارات موجود ہیں جن کو بنیاد بنا کر اہلسنت کو طعن وتشنیع کا نشانا بنایا جاتا رہا، امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ نے اپنی فراست ایمانی سے بھانپ لیا تھا کہ بدعتی حضرات کسی طرح سے بھی اکابرین اہلسنت پر طعن وتشنیع سے ہرگز باز نہ آئیں گے کیوں نہ بریلوی مسلک کے اکابرین کی کتب میں موجود حضرت محمد عربی ﷺ اور دیگر انبیاء کی شان جو گستاخیاں کی گئی ہیں ان کو مناظرے میں پیش کیا جائے تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ ہمیں گستاخی کے طعنے دینے والے خود گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ چنانچہ باقاعدہ طور پر مناظرہ شروع ہوا اور پہلی تقریر امیر عزیمت حضرت مولانا حق

نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی۔

امیر عزیمت نے اپنے پہلی تقریر بریلوی اکابرین کی کتب میں سے دو گستاخانہ عبارات پیش کیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ عبارت نمبر ۱

مولوی احمد یار خان گجراتی کی کتاب المعروف جاء الحق سے پیش ہوا ، چانچہ (جاءالحق :ص:۱۷۵) مسئلہ بشریت پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

''اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہٰذا فرمایا گیا اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوا یعنی بشر ہوں شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے''۔

امیر عزیمت نے اس پر عبارت پر یہ فرمایا کہ اس عبارت میں آپ کو شکاری اور دھو کے باز سے تشبیہ دے کر معاذ اللہ آنخضرت ﷺ کو دھو کے باز اور جھوٹ بولنے والا ثابت کیا گیا ہے۔

۲۔ دوسری عبارت

چنانچہ امیر عزیمت نے اپنا دوسرا اعتراض بھی مولوی احمد یار نعیمی گجراتی کی عبارت پر کیا وہ اسی کتاب صفحہ نمبر ۹۱ پر قرآن کریم کی ایک اور آیت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

''لکم میں کفار سے خطاب ہے یعنی اے کافرو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں تم چور ہو اور چوروں کو خزانے نہیں بتائے جاتے''۔

امیر عزیمت نے اس پر یہ فرمایا کہ آنخضرات ﷺ نے معاذ اللہ اپنے خزانے بچانے کے لئے کفار سے جھوٹ بولا۔ اور یہ بات آنخضرت ﷺ کی عظمت کے سراسر خلاف ہے۔

مولانا نے اپنی پہلی ٹرم میں صرف دو عدد گستاخانہ عبارات پیش کیں جس کے جواب کا مولانا نے بار ہا مطالبہ کیا مگر بدعتی مناظر تا آخر مناظرہ مولانا کی دلیل کا جواب نہ دے سکا۔ جس کا اقرار ہم ایک بریلوی مسلک کی مشہور و معروف شخصیت سے پیش کرنے لگے ہیں تا کہ ہماری بات مزید وزنی ہو جائے اور انکار کی گنجائش بھی نہ رہے۔ چنانچہ گولڑہ شریف کے گدی نشین نصیر الدین گولڑوی لکھتا ہے کہ:

''سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت اور دولت کی تحصیل میں معروف بھی ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اس کی صفائی پیش

کر سکے اور نہ اسے ثابت فرما سکے۔(لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب:صفحہ ۹۶)

تاہم پھر بھی سیالوی صاحب کے جواب پر قارئین کو مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔
سیالوی صاحب نے اپنی پہلی ٹرم میں یہ بات تسلیم کر لی کہ واقعۃً ان کے ممدوح نے آنحضرت ﷺ کی تمثیل شکاری کے ساتھ بیان کی ہے، یہ بات مناظرہ جھنگ نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۵ پر موجود ہے۔یعنی تحقیقی طور پر سیالوی صاحب نے تسلیم کر لیا۔البتہ الزامی طور پر ہمارے اکابرین میں مولانا رشید احمد گنگوہی کی ایک عبارت پیش کی جس سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ یہاں بھی نبی کریم ﷺ کی تمثیل لوٹے کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی تمثیل کمہار کے ساتھ کی گئی ہے۔اور دوسری عبارت میں سرکار کے بچپن کی زندگی گزرانے کی تمثیل شیر کے بچہ کے ساتھ دی گئی ہے۔الغرض یہ دو عدد عبارات پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اگر ہمارے کتب میں حضور ﷺ کی تمثیل شکاری اور دھوکے باز کے ساتھ دی گئی ہے تو ایسی تمثیل کو تو تمہارے اکابرین نے بھی دی ہے لہٰذا وہ بھی گستاخ ہوئے، بدعتی مناظر نے اگر مولوی احمد رضا خان کی کتاب فتاوٰی رضویہ پڑھ کر آتے تو ہمارے عبارات تو خود بخود صاف ہو جاتیں البتہ مولوی احمد رضا خان سیالوی صاحب کے اصول سے گستاخ رسول قرار پاتے۔چنانچہ موضع شمس آباد سے ضلع کیملپور پنجاب سے ایک سائل نے مولوی احمد رضا خان کو یہ عبارت لکھ کر بھیجی:

''ایک عالم سنی حنفی المذہب نے اپنے وعظ میں کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ سب میں پروردگار نے فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۔۔اے مسلمانوں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دیتا ہوں۔۔کسی حاکم کا چپراسی سمن لے کر آتا ہے۔۔''

مولوی احمد رضا خان صاحب اس کا جواب یوں تحریر کرتے ہیں۔

''حاشا للہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل اور نہ اصلاً معاذ اللہ توہین کی بو یہ تو لوگوں کو نہ جبر و توبیخ کے لیے ہے۔کہ ایک ذلیل حاکم کا ذلیل فرمان ذلیل چپراسی لے کر آئے اس پر تو تمہاری یہ حالت ہے''۔(فتاوٰی رضویہ:ج نمبر ۱۰:ص نمبر:۱۵۰)

ناظرین غور فرمائیں اس عبارت میں اگر چہ خان صاحب کے نزدیک تمثیل نہیں ہے اور فی الواقع بدعتی مناظر اشرف سیالوی کے نزدیک ضرور موجود ہے البتہ خان صاحب نے تو مزید وضاحت کرتے ہوئے چپراسی کے ذلیل اور حاکم کے ساتھ بھی ذلیل کا لفظ تحریر کیا ہے۔مولوی اشرف سیالوی کے اصول کے لحاظ سے مولوی احمد رضا خان صاحب اللہ تعالیٰ کی تمثیل ذلیل حاکم

کے ساتھ اور آنحضرت ﷺ کی تمثیل ذلیل چیڑاسی کے ساتھ دیگر گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور ہمارے مذکورہ بالا دونوں اکابرین کی عبارات خانصاحب کے اصول کی رو سے بالکل صاف اور بے غبار ہو چکی ہیں۔ فِللّٰہ الحمد علیٰ ذٰلک

بدعتی مناظر نے اپنی ٹرم میں مسئلہ بشریت پر بحث کرتے ہوئے خلط مبحث کی کوشش کی تاہم اس پر امیر عزیمت رحمہ اللہ نے بدعتی مناظر کو چیلنج دیا کہ میں اپنے فاضل مخاطب سے یہ گزارش کروں گا کہ پورے ذخیرہ احادیث میں سے کہیں ایک حدیث دکھائیں جہاں آپ نے فرمایا ہو کہ میں تمہاری مثل بشر نہیں ہوں۔ مگر سات گھنٹے جاری رہنے والے مناظرے میں بدعتی مناظر اشرف سیالوی اس کا جواب نہ دے سکا اور یہ چیلنج اشرف سیالوی اور رضا خانیوں پر آج تک قرض ہے۔

قارئین کے لئے یہ بات انتہائی قابل دید ہوگی کہ بدعتی مناظر اگرچہ اپنے اکابرین کی تشبیہات کے جواب دینے کی کوشش کرتا رہا مگر خود فاضل موصوف نے ایک منحوس تشبیہ پیش کی بلکہ اپنی کتاب میں لکھا جس کو خود رضا خانی حضرات نے نقل کیا بہتر یہی ہے خود انہیں کی کتب سے وہ الفاظ لکھے جائیں جن الفاظ کو انہوں نے اپنے ہی مسلک کے مناظر اشرف سیالوی کے خلاف لکھا۔

> ''مولوی صاحب یہ آپ نے کیسی منحوس تشبیہ پیش کی ہے۔۔۔۔۔۔لیکن خود ساختہ علمیت کے نا معقول نشہ میں مدہوش آپ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ایک سنگین جارحیت کا ارتکارب کر چکے ہیں لہٰذا ابھی اللہ جل جلالہ کے حضور سر بہ سجود ہوں اور اس گستاخانہ عبارت سے رجوع کریں''۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ۔ صفحہ ۶۳ مولف پروفیسر عرفان قادری)

اس کتاب پر رضا خانی حضرات کی مشہور و معروف شخصیت علامہ غلام مرتضی ساقی کی تقریظ بھی موجود ہے۔ کیا بریلویوں میں کوئی منصف مزاج مل سکتا ہے جو موجودہ تناظر بالا کی رو سے اشرف سیالوی پر کی گئی گرفت اور اس حوالہ سے خود حضرت کے اصول سے فاضل موصوف کو مسلمان ثابت کر سکے اور گستاخی سے بچا سکے ،

الغرض پہلے گھنٹے میں اشرف سیالوی کی بے بسی قارئین پر واضح ہو چکی ہوگی۔ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ کی بات رضا خانیوں کے بے بنیاد عقیدے کے تابوت میں آخری کیل کے طور پر ثابت ہوئی۔ امیر عزیمت نے فرمایا:

> ''جب بشریت اور رسالت کو وہ منافی سمجھتے تھے اور آپ اس شبہہ کو زائل کرنا چاہتے تھے تو آپ کو یہ نہیں کہنا چاہئے تھا آپ تو گویا صاف یہ کہہ رہے ہیں کہ میں بشر ہوں پھر مفتی

صاحب یہ یہ کیوں فرماتے ہیں آپ بشر نہیں تھے اور مائل کرنے کے لیے یہ پالیسی اختیار کی تو گویا میرا اعتراض اور وزنی ہو گیا"۔۔۔

یہاں سے صاف معلوم ہو گیا کہ بدعتی مناظر نے مسئلہ بشریت کو چھیڑ کر خلط مبحث کرتے ہوئے جو جواب دینا چاہا گویا اشرف سیالوی حضرت امیر عزیمت جھنگوی شہید کے دعویٰ کی حتمی تائید کری۔ **فللّٰہ الحمد علیٰ ذٰلک**

اب اعتراضات بدعتی مناظر مولوی اشرف سیالوی نے کرنا شروع کیے۔

پہلا اعتراض

شاہ اسمٰعیل شہید کی عبارت پر کیا اور پھر اس پر یوں تبصرہ کیا:

"علمائے دیوبند کی مسلمہ کتاب کے اندر ایک طرف سرکار کے خیال اور تصور کو رکھ کر دوسری طرف اس کے مقابل گدھے اور بیل کے تصور اور خیال کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے تو کیا اس توازن کے اندر اس موازنہ اور مقابلہ کے اندر سرکار دو جہاں کی بے ادبی ہوتی یا نہیں ہوتی"۔ (مناظرہ جھنگ صفحہ ۸۶)

حضرت امیر عزیمت نے اس کا کافی و شافی مسکت جواب عنائت فرمایا نیز فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان نے شاہ اسمٰعیل شہید کو کافر کیوں نہیں کہا تو بدعتی مناظر نے لزوم اور التزام کی بحث چھیڑ کر جواب دینے کی کوشش کی تو امیر عزیمت نے فرمایا۔

مولوی احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ شاہ اسمٰعیل شہید اپنے پیر کو صراحۃً نبی مانتا ہے اور شاہ اسمٰعیل نے خدا پاک کو ناپاک ترین گالیاں دی ہیں۔ اور حضور ﷺ کو ایسی گالیاں دی ہیں جو کسی پادری اور پنڈت نے بھی نہ دی ہوں گی۔ تو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گالیاں دے پھر مسلمان بدعتی مناظرے گھنٹے کے جاری رہنے والے مناظرہ میں اس کا جواب نہ دے سکا اور یہ جواب نہ دینا واضح طور پر اپنی شکست تسلیم کرنا ہے۔ نیز اگر اس طرح کے توازن اور تقابل سے گستاخی بنتی ہے تو خود مولوی احمد رضا خان بھی گستاخ قرار پاتا ہے عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"غیر خدا کو سجدہ شراب پینے اور سور کھانے سے بدتر ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ ج نمبر ۲۲: صفحہ نمبر ۴۶۶)

قارئین خصوصاً بریلوی حضرات توجہ فرمائیں کیا غیر خدا ہونے میں انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی داخل ہیں یا نہیں، یقیناً آپ کو بھی تسلیم ہوگا کہ داخل ہیں تو کیا یہاں انبیاء کا

توازن شراب پینے اور خنزیر کھانے سے نہیں کیا گیا کیا یہ گستاخی نہیں ؟ کیا انبیاء کو سجدہ کرنے کو شراب پینے اور سور کھانے سے بدتر نہیں لکھا گیا کیا یہاں گستاخی نہیں کی گئی ؟ ایک اور عبارت قارئین کی نذر کی جاتی ہے جو ان کے مسلمہ بزرگوں نے لکھی ہے چنانچہ خواجہ شمس الدین سیالوی تحریر فرماتے ہیں۔

''برزبان تسبیح وردل گاؤخر ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر؟

زبان پر اللہ اللہ کا ورد جاری ہے اور دل میں بیلوں اور گدھوں کا تصور منڈلا رہا ہے۔

بریلوی حضرات بتائیں کیا اس تحریر اللہ کے ذکر کو اور بیلوں اور گدھوں کے تصور کو یکجا ذکر کر کے ان دونوں کا آپس میں توازن و تقابل کر کے گستاخی نہیں کی گئی کیا اللہ کے ذکر کے مقابلے بیل اور گدھے کے علاوہ کوئی مثال نہیں تھی؟۔

قارئین تیسری عبارت ملاحظہ فرمائیں جو خود بدعتی مناظر اشرف سیالوی کی عبارت سے لازم آرہی ہے جس کی نشان دہی خود بریلوی حضرات نے کی ہے۔

''بقول آپ (یعنی اشرف سیالوی) کے عالم اجساد میں تقریباً چالیس سال تک نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ کفار کے سرداروں کے کفر سے کردیا۔ یعنی بقول آپ کے جس طرح عالم ارواح میں تو وہ مومن تھے لیکن عالم اجساد میں آکر کافر ہو گئے اس طرح رسول اللہ ﷺ عالم ارواح میں نبی تھے عالم اجساد میں آکر نبی نہ رہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ: صفحہ ۶۳)

نیز ے عدد اور عبارات بھی پیش کی جاسکتی ہیں تاہم تطویل سے بچنے کے لیے اب ہم امیر عزیمت نے از خود وہ عبارت جو مناظرہ جھنگ میں الزامی طور پر پیش فرمائی رہی بعینہ انہیں کے الفاظ میں پیش کرنے اور عجیب اتفاق بدعتی مناظر از خود توازن اور تقابل کو گستاخی قرار دے کر اپنی تقریر میں خود اس گستاخی کا ارتکاب کر چکا تھا سچ کہا گیا دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آ گیا مگر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہ آسکا۔ امیر عزیمت نے اپنی ٹرم میں فرمایا

’’آپ نے بعینہ اسی طرح فرمایا وہی علم شیطان اور ملک الموت میں شرک نہیں لیکن رسول خدا میں ثابت کرنا شرک ہے حالانکہ شرک ایک ہے غیر خدا ہونے میں سب برابر ہیں اب آپ نے انبیاء ملک الموت اور رسول اللہ ﷺ کو غیر خدا ہونے میں جب برابر بیان کیا ہے تو کیا یہ توہین ہوئی یا نہیں‘‘۔

(مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۱۱)

قارئین اس عبارت میں شیطان اور رسول اللہ ﷺ کے مابین غیر خدا نہ ہونے میں جو توازن و تقابل کیا گیا ہے کیا یہ گستاخی نہیں۔ بدعتی مناظر مناظرہ میں اس بات کا جواب گیارہویں کی کھیر سمجھ کر کھا گیا مگر جواب نہ بن سکا۔ پھر بدعتی مناظر نے امی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا فتویٰ پیش فرمایا جس میں تشبیہ والے اعتراض کو مزید پختہ کرنا چاہا تاہم امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اس پر تبصرہ کرتے فرمایا۔

’’تو اس صورت میں بات کھل سامنے آگئی آپ نے خود انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو شیطان کے ساتھ غیر خدا ہونے میں برابر کہہ دیا ظاہر ہے کہ اگر یہ توہین تو آپ خود توہین کا ارتکاب کر چکے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا فتویٰ آپ پر لگ جائے گا اور حضرت ﷺ اسی طرح عورت کا ذکر کر چکے ہیں۔

کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وہ الفاظ آنحضرت ﷺ پر بھی فٹ کریں گے کہ آپ نے عورتوں کی توہین کیوں کر دی ہے‘‘۔

(مناظرہ جھنگ ص ۱۱۳)

حضرت امیر عزیمت نے جب یہ جواب مرحمت فرمایا تو بدعتی مناظر اشرف سیالوی نے تادم آخر چپ سادھ لی اور آخر تک اس ضرب شدید کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

امیر عزیمت حضرت مولانا جھنگوی شہید رحمہ اللہ کی تیسری عبارت

مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی حضرات کے اکابرین میں سے ہے جس کا اقرار تذکرہ اکابر اہلسنت کے مؤلف علامہ عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے بھی کیا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے اگر
مسیح علیہ السلام پہلی بار ناکامیاب رہے یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سر
انجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے''۔
(مناظرہ جھنگ: صفحہ ۱۱۷)

چوتھی عبارت

بریلوی مسلک کے جید عالم اور محقق مولوی عمر اچھروی پر کیا گیا اصل عبارت کو نقل کرتے ہوئے میرا قلم لرزتا ہے لہٰذا فقط امیر عزیمت کے وہ الفاظ نقل کرتا ہوں جو حضرت نے اس گستاخی پر ارشاد فرمائے۔

''مولانا محمد عمر اچھروی صاحب کا یہ کہنا کتے کا نازل شدہ قرآن مان لینے سے
کوئی توہین مصطفیٰ نہیں ہے اور نہ ہی غلامان مصطفیٰ اس آدمی کے خلاف بولنا
چاہئے اور دوسرا فرماتے ہیں اگر کوئی ایسا شخص کرنے لگ جائے تو عذاب
الیم میں گرفتار ہونے سے بچ جائے گا''۔
(مناظرہ جھنگ: ص: ۱۲۰)

ناظرین خود عبارت پر غور فرمائیں ہم اس عبارت پر مزید تبصرہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔
بدعتی مناظر نے تیسری گستاخی کا یہ جواب دینے کی کوشش کی یہ علماء معتبرہ میں سے نہیں لہٰذا یہ عبارت پیش نہیں ہوسکتی، بالکل خلاف واقعہ یعنی جھوٹ بول کر جواب دینے سے راہ فرار اختیار کرلی ہم اوپر ثابت کرچکے کہ یہ ان کے اکابرین میں سے ہے۔
چوتھی گستاخی کا جواب تو قطعاً نہ دے سکے البتہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی عبارت حفظ الایمان والی اپنے دفاع میں پیش کرنا شروع کردی، بدعتی مناظر کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ اس میں کوئی گستاخی نہ تھی خود مولوی احمد رضا خان صاحب نے اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا مجھے اس میں کفر نظر نہیں آتا اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہوگئے۔ (سیرت انوار مظہریہ ص ۲۹۲)
لیجئے قارئین، ہم نے خود ان کی کتب سے اس عبارت کی صفائی پیش کردی۔ قابل توجہ امر یہ بھی ہے کہ رضاخانی مسلک کے محقق عظیم ڈاکٹر مسعود احمد کی تقریظ بھی موجود ہے۔

مناظرہ جھنگ پر مختصر سا تبصرہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا اگر اس پر تفصیلی تبصرہ کیا جائے تو کافی وقت درکار ہوگا اور بات بھی کافی طویل ہو جائے گی۔

الغرض مناظرہ جھنگ میں حضرت امیر عزیمت نے واقعتہ وہ جواہر پیش کیے جو تا قیامت اہل بدعت یعنی رضا خانیوں پر ایک نا قابل انکار حجت کے طور پر ثابت ہو چکے ہیں، گہری نظر سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی مناظر ہماری وہ عبارات جو مستقل طور پر اپنی ٹرم میں تحقیقی انداز میں پیش کر سکتا تھا مگر کیا کرتا اپنی نا کامی پر پردہ ڈالنے کے لیے اور اپنی گستاخانہ عقائد پر پردہ ڈالنے کے لیے الزامی طور پر پیش کرنا شروع کر دیں، اور یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ بدعتی مناظر اشرف سیالوی کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا اور آج تک دوبارہ اسے علمائے دیوبند کے سامنے دوبارہ مناظرہ کرنے کی ہمت پیدا نہیں ہوئی۔

اب آخری سطور میں بدعتی مناظر مولوی اشرف سیالوی کے عقائد و نظریات کو پیش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں تا کہ ہماری عوام بآسانی یہ فیصلہ کر سکے کہ رضا خانیوں کی طرف سے ان کا وکیل بن کر آنیوالا مناظر خود گستاخی انبیاء کا ارتکاب کر چکا ہے، عبارت ہم پیش کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین پر خصوصاً بریلوی علماء و عوام پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ عبارت گستاخی ہے یا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی

گستاخ رضا خانی مناظر مولوی اشرف سیالوی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام شب زفاف کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

> ''جب حضرت یوسف علیہ السلام ان کے ساتھ (یعنی زلیخا) زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری پایا آپ نے ان کے ساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا (معاذ اللہ از ناقل) اس بند ڈبیا کی چابی اپنے تر و تازہ یاقوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا اس بنڈ ڈبیا کو کھولا اور اس میں مادہ تولید والا گوہر ڈالا''۔ (تحقیق ص ۲۲،۲۱)

عبارت بلا تبصرہ قارئین خود سمجھ جائیں ورنہ مولوی احمد رضا خان کی طرح اگر واویلا کرنا چاہوں تو اس اس عبارت سے کئی کئی کفر ثابت کیے جا سکتے ہیں کیا ہے کوئی رضا خانی جو یہی عبارت اپنی ماں بہن کیلئے لکھ کر شائع کرے۔

بریلوی علماء ہمارے اوپر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کو اپنا جیسا بشر مانتے ہیں۔
اب ہم بدعتی مناظر اشرف سیالوی کی عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ بریلوی مفتیاں اپنے تحریرات میں اپنے ہی مسلک کے مقتدر شخصیت اشرف سیالوی کا تذکرہ بھی کیا کریں۔

''ضروری تھا کہ ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہماری لیے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے''۔

(تحقیقات،:ص ۹۱)

۴ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر دن رات انکار ختم نبوت کا الزام لگاتے ہیں۔ سچ ہے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے، اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم قدرت کا مشاہدہ ملاحظہ فرمایئے اللہ تعالیٰ اہل بدعت کی زبانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تائید نکلوادی۔ جو ان کے مسلک کی مقتدر شخصیت و مناظر کی کتاب تحقیقات میں بطور تتمہ کے چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ قارئین عبارت ملاحظہ فرمائیں اور علمائے دیو بند اہلسنت زندہ باد کے نعرہ لگائیں۔

''اگر سرکار کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کسی مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ بعداز زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آئے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے''۔

(تحقیقات:ص:۳۹۴)

اب تحذیر الناس پر بات کرنے سے پہلے ان سے یہ بات طے کروائی جائے کہ آپ سرکار کو سب سے پہلے ختم نبوت سے متصف مانتے ہو یا انکار کرتے ہیں۔ اگر تسلیم کریں تو بحث ختم اور اگر انکار کریں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت والے پہلو کا انکار کرنا پڑے گا اور ایسی گرداب میں پھنسیں گے کہ قیامت تک نکلنا نہ ممکن ہو گا۔

الفضل لما شهدت به الاعداء

فضیلت تو وہی ہے جس کا اقرار دشمن بھی کریں۔

اس حوالے پر ہمارے محترم عزیزم ساجد خان نقشبندی صاحب نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس کا

عادلانہ دفاع" میں کافی تفصیلی گفتگو کی ہے دعا کریں کہ یہ محققانہ کتاب جلد سے جلد چھپ کر منظر عام پر آجائے۔

۴ بریلوی مذہب کے مولوی محبوب علی قادری کی تصنیف النجوم الشہابیہ میں اکابرین اہلسنت پر تنقید کرتے ہوئے یعنی ترجمہ قرآن پر اعتراض کرتے لکھا:

حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین

تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان

(النجوم الشہابیہ: ص۴۴)

اب آیئے ہم مولوی اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات سے اسی آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہیں اور فیصلہ بریلوی علماء وعوام پر چھوڑتے ہیں کیا مذکورہ بالا عوام کا رو سے مولوی اشرف سیالوی حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کر چکا ہے یا نہیں۔

"اے محبوب کریم تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے ہماری وحی فرمانے سے پہلے"۔

(تحقیقات: ص۳۲۰۔ مولوی اشرف سیالوی)

۵ حضور ﷺ کے بارے ایک جگہ تبصرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف سیالوی تحریر کرتے ہیں:

"تم نبوت سے ضلال میں تھے یعنی اس کا طمع نہیں رکھتے تھے"

بریلوی علماء بتائیں کہ حضور ﷺ کے لیے اردو زبان میں ضلال کس معنی میں مستعمل ہے آیا یہ حضور ﷺ کی توہین ہے یا نہیں۔

۶ مولوی اشرف سیالوی علامہ آلوسی کے خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"بلکہ دوسرے جواب میں آپ کو وحی سے قبل اپنی رسالت کی درایت اور معرفت سے بھی بے خبر اور لاعلم ثابت کر چکے ہیں"۔

(تحقیقات: ص۳۲۳)

رضا خانی حضرات بتائیں کہ لفظ بے خبر آپ کے ہاں نبوت مصطفیٰ کی شان کے مناسب ہے؟ اور توہین کا کوئی پہلو موجود ہے یا نہیں؟

۷ مولوی اشرف سیالوی کا عقیدہ ہے کہ حضرت ﷺ کو چالیس سال قبل نبی ماننے والے گمراہ ہے، اشرف سیالوی کے اندازِ تحریر آپ کا اس عقیدہ نمایا ہو جائیگا ملاحظہ فرمائیں

''لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ نبی پیدا ہوتے ہی نبی ہوتا ہے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی جیسے کہ سید ذاکر حسین شاہ نے دعویٰ کیا ہے اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ہے''۔

• (اور اجماع کی خلاف ورزی ضلالت اور گمراہی ہوتی ہے)

(تحقیقات: ص:۳۳۱)

''سرکار علیہ السلام کو چالیس برس کے بعد نبوت ملنے پر اجماع ہے''۔

(تحقیقات: ص: ۳۶۹)

''غار حرا سے قبل رسول ہونے کا اثبات سراسر دھاندلی اور تحکم ہے''۔

(تحقیقات: ص:۷۱)

مزید عرض یہ ہے کہ یہ اس کتاب میں ایک عدد خواب کا تذکرہ بھی موجود ہے کہ حضور ﷺ نے بھی معاذ اللہ اس کتاب کی تائید فرمائی ہے۔ مولوی اشرف سیالوی کے مرید اپنا خواب بیان کرتے ہیں:

''دوران تلاوت اونگھ آئی لا الہ الا اللہ محمد الرسول میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سید عالم ﷺ جلوہ فرما ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں۔ اللہ بخش تم کیوں تذبذب میں پڑھ رہے ہو محمد اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد کیوں نہیں دیتے''۔ (تحقیقات: ص:۵۲)

نیز برآں مولوی اشرف سیالوی نے اپنے اس عقیدہ میں درج ذیل حضرات کو خصوصا شامل فرمایا ہے:

۱۔ حضور سیدنا غوث پاک رحمہ اللہ

۲۔ خواجہ شمس الدین سیالوی

۳۔ امام احمد رضا خان

۴۔ مہر علی شاہ

(تحقیقات: ص: ۹)

جبکہ جمہور بریلوی اس عقیدے کو گستاخی اور کفر قرار دیتے ہیں تو بریلوی جواب دیں کہ کیا تمہارے

یہ مناظر یہ عقیدہ اپنا کر گستاخ اور کافر ہوا کہ نہیں؟

۸ مولوی اشرف اپنی کتاب کوثر الخیرات میں لکھتے ہیں۔

"جتنے بھی تمہارے گناہ ہیں سابقہ یا آئندہ"

(کوثر الخیرات ص ۲۳۷)

بریلیو! بتاؤ! کیا تم کاظمی صاحبان کے خلاف سر پر آسمان نہیں اٹھالیا تھا جب اس خلاف اولی بظاہر محض صورۃ ذنب جیسے الفاظ کا اطلاق سرکار کے لیے کیا تھا۔ جس کے دفاع میں ان حضرات ایک عدد کتاب التصدیقات کے نام سے شائع کی۔ کیا اشرف کے خلاف محاذ آرائی قائم نہیں ہو سکتی بقول پیر نصیر الدین گولڑوی اشرف سیالوی تقریظی نے بدنام زمانہ کتاب مغفرت ذنب کی تائید میں فیصلہ مغفرت ذنب کو شائع کیا تھا۔ جو دراصل ابوالخیر زبیر حیدر آبادی کا دفاع تھا۔

۹ مولوی اشرف سیالوی کو اپنا بڑا ماننے والے ان کی اس بات کو بھی تسلیم کریں۔ چنانچہ مولوی اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

"اگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سرکار ﷺ کو بچپن سے نبی تسلیم کرتے ہوتے تو آپ یہ ترجمہ نہ فرماتے"۔ (تحقیقات)

گویا یہ فرمانے چاہتے ہیں اعلیٰ حضرت حضور ﷺ کی چالیس سے قبل نبوت کے منکر ہیں۔

۱۰ مولوی اشرف سیالوی کی کتاب مناظرہ جھنگ کا محشی لکھتا ہے:

"یہاں فقط اس عبارت میں بحث ہے جو صراط مستقیم میں ہے لہٰذا اس میں تاویل کی گنجائش ہے"۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۲۸۱)

جب صراط مستقیم کی عبارت میں تاویل کی گنجائش تھی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مسلمان تھے اور حضرت خود اس مناظرہ میں اس عبارت کو گستاخانہ تسلیم کر چکے تو گویا ایک مسلمان کو کافر کہہ کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مسلک اعلیٰ حضرت کو چھوڑ دیا جو بریلوی حضرات کے ہاں مستقل کفر ہے لہٰذا بریلوی ان دس عدد عبارات کا تحقیقی جواب عنایت فرمائیں۔ والسلام

تلک عشرة

جب حدیث صحت کو پہنچے بس وہی میرا مذہب ہے کی صحیح

الفضل الموهبي

إذا صح الحديث فهو مذهبي

تصنیف

[illegible]

ابتدائیہ: استاذ مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث و موسس جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

ناشر
مکتبہ مصباح القرآن
جامعہ غوثیہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور ۸۷۲۳۹۶۵

الفضل الموہبی

ہوا یا کفار سوفسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کرلیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہو جائے شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہراً یوماً درکنار ہر لحظہ آناً و محروماً آناً لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت رہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالتناقضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے گا قطعاً فعل و ترک روا مانے گا اس کا حکم اور اس کا منع بیہودہ ہے معنداً یہ شق بھی استحالہ اولیٰ کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز

ایک چیز کو ایک لمحہ حلال اور دوسرے لمحہ حرام ٹھیراتے ہیں جیسے جناب طاہر القادری کہ کبھی تو جب وہ جھنگ وکالت کرتے تھے یا کالج میں لیکچرار تھے اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کا جھنگ کے دیوبندی مولوی حق نواز کے ساتھ سرکاری اور شہری معززین کی موجودگی میں مناظرہ کے دوران سیالوی صاحب کے معاون تھے اور دیوبندی مکتب فکر کو گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اس مناظرہ کی جو روداد شائع ہوئی ہے اور مناظرہ جھنگ کے نام سے کتابی صورت میں اب بھی دستیاب ہے۔ اور سنی کتب خانوں سے مل سکتی ہے اس میں جناب کا اسم گرامی معاونین مناظرہ کی حیثیت سے یوں لکھا ہے "الجناب محمد طاہر القادری ایڈووکیٹ" یہ الگ بات ہے کہ مناظرہ کے ختم ہونے کے بعد جناب خفیہ طور پر دیوبندی مولوی حق نواز سے جاکر ملے اور ان کے خلاف مناظرہ میں شمولیت اور معاونت پر معذرت خواہی فرمائی یہ ثقہ کی خبر ہے جو جناب کے سامنے شہادت لانے کو تیار ہیں تو دیوبندی مکتب فکر کے لوگ جناب کے نزدیک پہلے گستاخ رسول تھے اب دوسرا وقت یہ بھی آگیا کہ وہ جناب کے منہاج القرآن کے ممبر بھی ہیں اور آپ فخریہ طور پر فرماتے ہیں "ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد بیسیوں تک پہنچتی ہے" اور فرماتے ہیں کہ "میں تکفیری قسم کا فرد نہیں ہوں" (نوائے وقت میگزین ۱۹ستمبر ۱۹۸۶ء) (باقی اگلے صفحہ پر)

حسبِ ارشاد: حضرت العلامہ الحافظ ابو العطاء
حافظ نعمت علی چشتی سیالوی
دامت برکاتہم العالیہ

تاریخی اور عدیم المثال روئیداد

مناظرہ جھنگ

مابین

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی بریلوی

مولانا مولوی حق نواز صاحب (دیوبندی)، خطیب جھنگ

ملنے کا پتہ
مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ
ساھیوال

مناظرہ جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منصفین کا فیصلہ

آج مورخہ ۸/۹/۷۲ کو بمقام بنگلہ (قول والہ، تحصیل جھنگ) مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا۔

"دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو اُن کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ گستاخانہ اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں۔ جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو اُن کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں"۔ —— مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب (چنیوٹی) اور بریلوی مکتب فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب (رضوی) نے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دیئے۔

ہم "منصفین" بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب (سیالوی) بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں ——

مورخہ ۸/۹/۷۲

پروفیسر تقی الدین انجم

غلام ہادی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار - جھنگ صدر

محمد منظور خان - ایڈووکیٹ

چودھویں صدی سے پہلے
اور
بعد کے علماء و مشائخ

عظمتوں کے پاسباں

تصنیف:

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

الممتاز پبلی کیشنز۔ لاہور

عظمتوں کے پاسباں

۲۷ر اگست ۱۹۷۹ء کو بنگلہ نول والہ ضلع جھنگ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ کا مولوی حق نواز جھنگوی سے سات گھنٹے تک تاریخی مناظرہ ہوا، جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو فتحِ مبین حاصل ہوئی۔ مناظرے کی رُوئداد مناظرہ جھنگ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ منصفین نے متفقہ فیصلہ دیتے ہوئے لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج مؤرخہ ۲۷ ۸/۷۹ کو بمقام بنگلہ نول والہ تحصیل جھنگ مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی کے مابین مناظرہ منعقد ہوا، جس کا موضوع یہ تھا:

"دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو اُن کی کتبِ معتبرہ میں موجود ہیں، گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات، جو اُن کی کتبِ معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں۔"

مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتبِ فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب چینیوٹی اور بریلوی مکتبِ فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے صدرِ مناظرہ کے فرائض انجام دیئے۔

ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی، بریلوی مناظر کو اُن کے نسبتاً وزنی استدلال کی بناء پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

مؤرخہ ۲۷-۸-۷۹

غلام باری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار جھنگ صدر | پروفیسر تقی الدین انجم | محمد منظور خاں ایڈووکیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج مورخہ ۸ جون ۷۹ کو مقام شعلہ نول والا متصل جھنگ مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی
مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی کا باہمی مناظرہ منعقد ہوا۔ جس کا موضوع یہ تھا
کہ دیوبندی مناظر یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں
درج ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظر یہ ثابت کرے گا
کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں درج ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں
مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی کی طرف سے مقرر کردہ منصف مولانا منظور احمد چنیوٹی اور بریلوی کی طرف سے
کے منصف مولانا عبد الرشید صاحب رضوی نے بعد مناظرہ یہ [illegible] فیصلہ دیا۔
ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور دیکھا مناظرہ میں مولانا محمد اشرف سیالوی
بریلوی مناظر کو اپنے [illegible] استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔ مورخہ 27/8/79

محمد منظور احمد [illegible] | منیر [illegible] الدین [illegible] | [illegible] محمد [illegible]

[illegible] | [illegible] | [illegible]

ہمارا ساتھ دیجئے

الحمدللہ! ادارہ علماء اہلسنت کی نادرونایاب نیز

ردرضاخانیت کی کتب کی اشاعت کا کام کررہا ہے۔

اس سلسلے میں الحمدللہ کئی کتب کی اشاعت ہوچکی ہے۔

مزید کتب کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ساتھ

تعاون

فرما کر ہمارے دست وبازو بنیں

اور ہمارے ساتھ اس کارِ خیر میں حصہ لیجئے

من جانب

ادارہ تالیفات اہلسنت والجماعت کراچی پاکستان

Contact: 0300-5860955